یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے روز روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ ..... ششماہی

اخبار معہ رسالہ قانونی ... ے ..... ے

صرف اخبار ..... ے ..... للہ،

طلبا، اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق .. ے .... عاہ،

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا ✣

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے ✣

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی -

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی - اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائے گا ✣

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے - روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جاوے - ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا ✣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل

THE VAKIL, AMRITSAR

نمبر ۲۴ | امرتسر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۳ ستمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

ترکی معاملات اور سرحدی ہنگاموں پر اہالی یورپ کے خیالات

جس طرح ہندوستان مین سرحدی فسادوں کے یکلخت مشتعل ہوجانے سے تمام اہالی ملک کی توجہ ممالک غیر کی طرف سے ہٹ کر خاص ملکی معاملات اور سرحدی فسادوں کی طرف منعطف ہوگئی ہے - اسی طرح یورپ والوں کی نگاہین بھی جنہون نے دنیا کے ہر ایک معاملہ مین دست اندازی کرنا اپنا فرض سمجھ رکھا ہے اسطرف ہوگئی ہین - ہر ایک ملک الگ علیحدہ علیحدہ اپنے خیالی پلاؤ پکا رہے ہیں - اور اس طوفان بے تمیزی کی موجبات و اسباب کے متعلق طرح طرح کی من گھڑت روائتین شہور کر رہے ہین - اون کے خیال مین ان فسادونکی تہ مین سلطان المعظم کا بھی ضرور ہاتھ ہے - لیکن یہ ایک بیسر و پا اور بے بنیاد اتہام ہے جسکی تردید کی کوئی ضرورت معلوم نہین دیتی - ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی خیال کر سکتا ہے کہ اگر حضرت ممدوح کسی ایسی کارروائی کی ضرورت دیکھتے تو وہ سب سے پہلے ایسے ممالک مین کیجاتی جہان اوسکی تکمیل مین انکو چندان مشکل پیش نہ آتی - ہان اس امر کا سب کو افسوس ہے کہ ان دونون سلطنتون مین جو کسی زمانہ مین یکجان دو قالب سمجھی جاتی تھین - ایسی کشیدگی ہی کیون پیدا ہوئی کہ اغیار کو اس قسم کی تہمتین تراشنے کا موقعہ ملگیا - سرحدی تنازعات کے ساتھ ہی گفتگوئی مصالحت کے طول کھینچتے چلے جانے سے جس کا الزام بھی لارڈ سالسبری کے ذمہ لگایا جاتا ہے - یورپ کے اہل الرای اصحاب کو خیالی گھوڑے دوڑانے کے لئے اور زیادہ وسیع میدان ملگیا ہے - جیسا کہ ایک انگلو انڈین اخبار کے ولایتی نامہ نگار کی تازہ ترین مراسلت سے جو ذیل مین درج ہے بخوبی واضح ہو رہا ہے - یہ نامہ نگار ۲۰ اگست کو لندن سے تحریر کرتا ہے :-

انڈین گورنمنٹ کی قابل تعریف مستعدی - طریقہ اجتماع فوجکی کامل درستی اور ہماری ہندوستانی فوجکی شاندار جنگی اوصاف کی طفیل جو کچھ ہندوستان مین واقع ہو رہا ہے یا جسکے آیندہ واقع ہونیکا احتمال ہے اوسکی متعلق گذشتہ چوبیس گھنٹون کی نسبت سنے آج پبلک کے فیلنگ اور جوش مین زیادہ طمانیت اور سکون پایا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اسپر سب متفق الرای ہین - کہ ہندوستان اور یورپ دونون جگہ انگلستان کے لئے پولیٹیکل منظر اور آثار کچھ کم اہم اور نازک نہین - مسئلہ روم و یونان سے جیسا کہ ابتدا ہی سے اکثر کو اندیشہ تھا - گذشتہ مشکلات کی نسبت زیادہ دقتین پیدا ہونیکا سخت احتمال ہو رہا ہے - اور یہ دقتین ایسی ہونگی جنمین سب سے بڑا ہمارا تعلق ہوگا - یہ مسئلہ ہماری اقتدار ہند اور سرحد افغانستان کی جنگ سے مخلوط ہوا جا رہا ہے - اس یورپین اتحاد کی شکست اور کل براعظم طاقتون کے انگلستان کے برخلاف متحد ہونیکے قرائن ظاہر ہو رہے ہیں - ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کی عام بدامنی مین دوبارہ قسطنطنیہ کی سازش ہونیکا کوئی بدیہی اور کافی ثبوت موجود نہین - مگر براعظم یورپ مین ہر جگہ یہی خیال ہے کہ دراصل ایسی سازش موجود ہے - وانیا - برلن - پیرس سے یہی خبر آرہی ہے - کہ سلطان المعظم نے انگلستان سے اوسکی سابق مخالفانہ رویہ کا بدلہ لینیکے لئے افغانستان اور ہندوستان کے مسلمانون کو بغاوت پر انگیختہ کیا ہے - اور کہ نواب وزیر ہند کے دفتر کو اس معاملہ کی عرصہ سے خبر ہے - لارڈ رابرٹس کو یقین ہے کہ وادی ٹوچی - سرحد سوات اور علاقہ مہمند کی حدود کے فسادونمین امیر عبدالرحمن ضرور شریک ہین - لاس امر کی تردید ہم کئی دفعہ پہلے کر چکے ہین - اور خوشی کا مقام ہے کہ اب گورنمنٹ ہند اور انگلو انڈین اخبارات کو بھی امیر صاحب کی کامل وفاداری اور مطلق بے لوثی کا پورا یقین ہوگیا ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ جب اس معاملہ مین لارڈ رابرٹس ایسے واقفکار کی رائے درست نہین نکلی تو اعلی حضرت امیر المومنین کی سازش کے متعلق دیگر یورپین ممالک کے باشندون کا بیہودہ ہذیان جنکو اصل حالات اور واقعات معلوم کرنیکے درست مواقع کبھی نصیب نہین ہو سکتے کسقدر فضول اور بے بنیاد ہے - وکیل) براعظم (یعنے یورپ) مین لوگون کا بیان ہے کہ دربار کابل کٹ پتلی کی شادی ہے - اور جو ڈوریان اوسے ہلا رہی ہیں وہ قسطنطنیہ مین کھینچی جاتی ہین - جرمن اخبار **واسی شی زی ٹنگ** اس امر کو مدلل پیرایہ سے ظاہر کرتا ہے - وہ لکھتا ہے کہ "ایک معمولی ملا جب وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اوسکا کوئی پشت پناہ موجود ہے جہاد کا اعلان نہین کر سکتا - (بیچارہ جرمن سرحدی ملاؤن کی اقتدار کو کیا جانے - وکیل) اور جبتک یہ صورت نہو نارضامند قبایل جو کئی سو میل لمبے ملک مین بکھرے ہوئے ہون کبھی مجتمع اور اوسکے زیر فرمان نہین ہو سکتے - اس معاملہ مین ایک چالباز ہاتھ یعنے غلام حیدر خان کی سازش موجود ہے - اوس کے بعد امیر افغانستان

اور بعد ازان خلیفہ المسلمین اسلامبول سے اونکی حمایت کر رہے ہین"

ہمارے براعظمی نکتہ چینون کی اس مزخرفات مین اطمینان بخش امر بہی پایا جاتا ہے - وہ تسلیم کرتے ہین کہ خواہ کیسی سخت سے سخت مشکل ہمکو درپیش آئے - اوسکا مقابلہ کرنیکے لئے ہم مسلمہ طور پر پوری قابلیت رکہتے ہین - اور انگریزی افواج کے آخرکار فتحیاب ہونے مین کسیکو شک نہین - بلکہ برلن کے فوجی اشخاص مین یہ عام خیال ہے - کہ سرحد پر یا افغانستان مین جنگ عظیم ہونا انگریزی قبضہ ہند کے لئے اسبارہ مین نہایت مفید ہوگا - کہ ہمارا اخلاقی اقتدار اور رعب بڑہجائیگا - لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ تسلیم کرتے ہین کہ اگر موجودہ مشکلات اس حد تک بڑہ جائین کہ امیر سے بہی لڑائی ہوجائے تو اسکا نتیجہ ایک سخت جانگداز لڑائی ہوگی - کیونکہ افغانی فوج نے پچہلے چند برسون مین بہت بڑی ترقی کرلی ہے - وائینا مین کہا جاتا ہے کہ امیر صاحب کی فوج گذشتہ چند برسون سے بخوبی مسلح ہے - اور یہ ہتھیار زیادہ تر ایک روسی کمپنی نے بہم پہونچائے ہین - آسٹریا کے چند سیاح جو افغانستان سے تازہ تازہ سیاحت کرکے آئے ہین - بیان کرتے ہین کہ نہ صرف روسی بلکہ جرمن افسرون نے بہی امیر عبدالرحمن کی ملازمت اختیار کی ہے - اسبارہ مین براعظم والون کی رای مختلف ہے - کہ آیا ان مشکلات مین جو ہندوستان کی گورنمنٹ کو اسطرح اچانک درپیش آگئی ہین - روس کی بہی سازش ہے یا نہین؟ باخبر لوگون کو یقین ہے کہ وہ اونمین شریک نہین لیکن اسپر سب متفق ہین - کہ اگر صورت حال زیادہ نازک ہوگئی - یا روس کو بہی انگلستان کی نسبت وہی شبہہ ہوگیا جو اکثر براعظمی اخبارات ظاہر کر رہے ہین - کہ وہ ایشیای معاملات سے توجہ کو ہٹانے کے لئے یورپ مین مشکلات پیدا کرنیکی کوشش کر رہا ہے تو پہر روس کی علیحدگی اور کنارہ کشی بہی جاتی رہیگی -

انگریزی اخبار ڈیلی ٹیلگراف کا نامہ نگار پیرس (دارالخلافہ فرانس) سے لکہتا ہے کہ "فرانسیسی دارالخلافہ مین یہ امر میرے دل پر نقش ہوگیا ہے کہ چند برسون سے اسلامی دنیا مین زیادہ تر سلطان روم کی تحریک سے جو انگلستان کی مستعد و سرگرم مداخلت سے جو وہ سلطان کی مظلوم رعایا کی حمایت کے لئے کر رہا ہے سخت برافروختہ ہو رہے ہیں معتدبہ ہلچل پیدا ہوگئی ہے مسلمانون کو یہ یقین دلایا گیا ہے - کہ انگلستان اونکا سخت دشمن ہے - اور اسطرح سے ایک قسم کے جہاد کی منادی کردی گئی ہے" نامہ نگار مذکور کا خیال ہے کہ اگر انگلستان مسلمانون کو یہ امر ذہن نشین کرادیتا کہ اوسے صرف عیسائی رعایا ہی سے نہین بلکہ خلیفہ المسلمین کی کل مظلوم رعایا سے ہمدردی ہے اور وہ یہ امر مبرہن اور واضح کردیتا - کہ میری خواہش فقط یہی ہے کہ کل قلمرو سلطانی مین مفید اور کارآمد اصلاحات کو مروج کراؤن تو اسحالت مین صورت معاملہ موجودہ حالت سے بہت مختلف ہوتی اوسنے ایسا نہین کیا - اس لئے گو بیشمار ترک (بیشمار ترکون سے نامہ نگار غالباً اون دس پندرہ نمک حرام ترکی نوجوانون سے مراد لے رہے ہین جو آزاد ترکی جماعت کے نام سے موسوم ہیں) سلطان کی ظالمانہ حکومت سے آہ و فغان کر رہے ہین - مگر وہ امداد و اعانت کے لئے انگلستان سے استدعا کرنیکا خیال تک بہی نہین کرتے - امیر صاحب کے دعاوی رفاقت اور اظہارات محبت و صداقت پر بہت کم اعتبار کیا جا رہا ہے - بعض کو شبہہ ہے کہ موجودہ فساد ایسی سازش کا نتیجہ ہین جو نہایت سوچ سمجہکر تجویز کی گئی تہی - مگر چونکہ قبل از وقت کارروائی کردینے سے کم از کم سردست وہ کہیل کسی قدر بگڑ گئی ہے - اس لئے امیر صاحب اپنی تدابیر کی تکمیل کے لئے مناسب وقت اور مہلت حاصل کرنے کے لئے دوستی کا یقین دلا رہے ہین -

انگریزی اخبار اسٹنڈرڈ نامہ نگار قسطنطنیہ سے ایک ترک کی گفتگو تحریر کرتا ہے - نامہ نگار اوسکے خیالات کے متعلق لکہتا ہے کہ اگر اوس عام ناراضگی کو مدنظر رکھا جائے جو انگلستان کے فعل و عمل سے عثمانیون مین پہیلی ہوئی ہے تو وہ بہت ہی معتدل ہین - تاہم یہ ترک فقط انگلستان ہی سے نہین بلکہ کل اتحاد یورپ سے آزردہ ہے جسکی نسبت اوس ترک کا (جو اپنی گفتگو سے اگر وہ درست ہے تو سخت پاجی اور کورنمک ظاہر ہوتا ہے) خیال ہے کہ "یہ اتحاد گو بظاہر عثمانیہ سلطنت کے قیام و سلامتی کا مدعی ہے - مگر دراصل (نقل کفر کفر نباشد) عبدالحمید کی جہنمی حکومت کی استقلال اور قیام مین سرگرم ہے - اور اسوقت تو یہ اتحاد ایسا نکمہ ہوگیا ہے کہ وہ اپنے وجود کو قایم رکھ سکنے سے زیادہ کوئی کارروائی نہین کرسکتا - گفتگوئے مصالحت اپنے اصل مقصد سے گرتی گرتی اب ایک قابل شرم باہمی مخاصمت کی حیثیت مین آگئی ہے - جسمین طاقتین ٹرکی اور یونان کے امور متنازعہ سے بالکل غیر متعلق امور یعنی اپنی اپنی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ایکدوسری سے دست بگریبان ہو رہی ہین - جرمن کا دعوے دوستی محض اس امر کا بہانہ ہے کہ ترکی فتوحات سے ترکون کی جائز اور منصفانہ مطالبات کو نقصان پہونچا کر یونان کے جرمن قرضخواہون کا فایدہ نکالا جائے - اور انگلستان عثمانیون کو علانیہ ارضی اور مالی فواید سے محروم کرنے اور بلا دلیل و حجت زبردستی اونکو فتح کے ثمرات چہوڑنے پر مجبور کرنے کی کوشش کر رہا ہے"

ڈیلی ٹیلگراف کا نامہ نگار برلن (جرمن کا دارالخلافہ) سے ایک نامور جرمن کی رای تحریر کرتا ہے - یہ جرمن امیر صاحب کی غداری کی کوئی وجہ نہین بتا سکتا کہ انہین انگلستان سے بگڑنے کی کیا ضرورت تہی - مگر بیان کرتا ہے کہ برلن مین یہ بات دو برسون سے معلوم ہے کہ بعض لوگ افغانستان اور ہندوستان مین مسلمانون سے بغاوت کرانیکی کوشش کر رہے ہین اور اس تحریک کے بانی مبانی سلطان روم ہین - اس امر کی کافی شہادت عرصہ سے برلن مین پہونچ چکی ہے - اور یہ یقینی امر ہے کہ برٹش گورنمنٹ کو بہی یہ اطلاع ضرور پہونچگئی ہوگی کہ سلطان المعظم نے انگریزون سے اسبات پر ناراض ہوکر کہ اونہون نے آرمینیون کو مدد دی ہے یہ ثابت کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا کہ وہ بحیثیت خلیفہ انگلستان کو نقصان پہونچانیکی طاقت رکہتے ہین - چنانچہ وہ ایران کی وساطت سے اپنی تجاویز کو عمل مین لے آئے" جب اس جرمن سے سوال کیا گیا کہ غالباً روس بہی اس سازش مین امیر صاحب کے ساتھ شامل ہوگا - تو اوسنے جواب دیا "نہین - میرے خیال مین روس کی طاقت وسط ایشیا مین ایسی مضبوط نہین ہے - کہ وہ ایسا کرنیکے قابل ہو - اگر اوسنے کبھی تمپر (انگریزون پر) ہندوستان مین حملہ کیا تو وہ تمسے ملک کو چہیننے کے لئے ہوگا - نہ کہ اپنی طاقت کو بیفایدہ کوششون مین ضایع کرنیکے لئے البتہ ہم برلن والے موجودہ شکل مین یہ امر خطرناک پاتے ہین کہ مسلمان اسدفعہ دوسرونکو بہی تمہارے برخلاف اپنے ساتھ ملانیکی کوشش کر رہے ہین - سابقہ مشکلات مین یہ صورت نہ تہی"

افغانی تحریک مین روس کی سردست عدم شرکت کے متعلق آسٹریا کی قصبہ پستھ کا اخبار پستھر لائیڈ اور جرمن اخبار واسی شی زے ٹنگ بہی یہی رای ظاہر کرتے ہین - مگر وہ دونون ساتھ ہی انگلستان کو مشورہ دیتے ہیں کہ اگر وہ چاہتا ہے کہ روس کو مداخلت کے لئے کوئی بہانہ یا اشتعال نہ دیا جائے تو اوسے نہایت حزم و احتیاط سے کام کرنا واجب ہے - جرمن اخبار لکہتا ہے کہ "اگر روس ایکدفعہ بام دنیا یعنے دشت پامیر سے دریائے سندہ کے میدانون مین اتر آیا تو وہ پہر پیچہے پہرنیکا راستہ بہول جائے گا"

معاملات سرحد ہند کی تشویش بخش حالت کے ساتھ ہمین خبر موصول ہوئی ہے کہ اب اکیلا انگلستان ہی قسطنطنیہ کی گفتگوئے مصالحت کی تصفیہ مین مزاحم ہو رہا ہے - اوسکی اس کارروائی پر چارون طرف سے کمال ناراضگی کا اظہار ہو رہا ہے - حتی کہ آسٹریا جو بالعموم ہمارا دوست اور رفیق رہتا ہے - اور فرانس بہی جہان کچہہ عرصہ سے ہمارے ساتھ ازدیاد محبت کے نسبی تخفیف عداوت کے آثار پائے جاتے تہے - اس معاملہ مین ہمسے ناراض ہوگیا ہے - ہفتہ گذرا ہے کہ یہ عام یقین ہوگیا تہا کہ اتحاد یورپ نے باتفاق یہ منظور کرلیا ہے - کہ تاوان جنگ کے وصول ہونے تک ترک تریخالہ - لاریسا اور دولو پر بدستور قابض رہین - اور جیسے جیسے اقساط وصول ہوتی جائین - اول لاریسہ اور پہر دوسرے شہر یکے بعد دیگرے خالی کردئے جائین - بعض روایات کے مطابق یہ تجویز کل سفرائے دول متعینہ قسطنطنیہ نے منظور کرلی تہی - مگر جب اونہون نے اس امر کی اطلاع اپنی اپنی گورنمنٹونکو دی تو لارڈ سالسبری نے سر فلپ کری کو مخالفت کرنیکی ہدایت کی - الغرض خواہ انگریزی سفیر نے اس تجویز کو پہلے مان لیا تہا یا نہین یہ یقینی بات ہے - کہ اب اکیلا انگلستان اسکا مخالف ہے اور باقی تمام دولتین اسکو قبول کرنے پر تیار ہین - اور اسطرح گفتگوئے مصالحت کا تصفیہ رکا پڑا ہے - انگلستان اوس نئی حد سے آگے جو ٹرکی اور یونان مین اب منظور ہوئی ہے اور جسکی رو سے ٹرکی کو صرف پہاڑون کی چوٹیان اور درے اور چند ایک غیر آباد سے دیہات دلائے گئے ہین تہیسلی کے کسی حصہ پر ٹرکی کے قابض ہونیکی اس بنا پر مخالفت کرتا ہے کہ یونان فقط چہوٹی چہوٹی سالانہ اقساط سے قبضہ دلانا مدامی قبضہ کے برابر ہوگا - ٹرکی کہتی ہے - کہ جبتک پہلے ایک معقول رقم جو دس لاکھ

صہ تاوان جنگ ادا کرسکیگا جو اس حساب سے عرصہ دراز مین بیباق ہوگا اور اس لحاظ سے تا بیباقی

پونڈ بتائی جاتی ہے - ادا نہ کیجائے - مقبوضہ علاقہ سے ہم ایک قدم پیچھے نہین ہٹائینگے - اور پھر جون جون قرضہ ادا ہوتا جائے گا اوسی نسبت سے ملک کو خالی کرتے جائینگے - اوسکے اس دعوی کو براعظمی دول تسلیم کرتی ہین اور وہ ٹرکی کو اس امر پر مجبور کرنے سے انکار کرتی ہین - کہ وہ ایسی شرائط پر جسے وہ وصولی کے متعلق اطمینان بخش نہین سمجھتی تھیسلی کو خالی کر دے - رائٹر کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ قیصر جرمن نے سینٹ پیٹرزبرگ کی سیاحت کے دوران مین عثمانی سفیر کو سلطان کی خدمت مین یہ تحریر کرنیکی اجازت دی تھی کہ وہ حضور ممدوح کو قیصر اور زار کی طرف سے یقین دلا دے کہ یہ دونون فرمانروا تاوان جنگ کے معاملہ مین اونکی پوری طرفداری کرین گے -

جرمن کا اخبار نیشنل زے ٹنگ بھی جو قیصر ولیم کا خاص الخاص پرچہ اور لسان الحال سمجھا جاتا ہے بڑے زور سے لکھتا ہے کہ کوئی شخص ٹرکی اس حقیر سے تاوان سے جو اوسے اخراجات جنگ کے عوض ملیگا ت بردار ہونیکی امید نہین کر سکتا - اور یہ ظاہر ہے کہ بلا وصولی تھیسلی کو چھوڑ دینا دست برداری کے مساوی ہے - کیونکہ نہایت ہی سخت اور معتبر ضمانتون کی بغیر ٹرکی کی مطالبات کا خفیف ترین حصہ بھی بیباق نہین کیا جائیگا - یونان روپیہ ادا کر دینے سے بیشک اس مشکل کو دور کر سکتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اسکے پاس روپیہ نہین - جسکے بہم پہونچانیکے لئے اوسنے بیطرح جد و جہد کیا ہے - یونانی بنکون کے مہتممون اور دیگر ساہوکارون سے صلاح و مشورہ کیا گیا - کہ دس لاکھ پونڈ مطلوبہ کسطرح سے بہم پہونچائے جائین کہ ترک تخلیہ کی کارروائی شروع کر دین - مگر اون سب نے کہدیا کہ ہم کوئی معقول تدبیر نہین سوچ سکتے - اون یونانی متمولین سے بھی جو ممالک اجنبیہ مین مقیم ہین التجا کیگئی - مگر جیسا کہ دولتمندون کا قاعدہ ہے کہ جب اونکو شک ہو کہ فلان شخص قرض مانگنے کیلئے آیا ہے تو وہ نوکر کے ہاتھ کہلا بھیجتے ہین کہ میان صاحب گھر مین نہین - اسی طرح ان لوگون نے ٹال مٹولا بتلا دیا - چنانچہ اکثر متمولین کی کوٹھیون سے جواب آگئے کہ مالک بغرض سیر و سیاحت باہر گئے ہوئے ہین - اسبات کا کچھ چرچا ہو رہا ہے کہ عثمانیہ بنک نے دس لاکھ پونڈ مطلوبہ قرض دینے کا ارادہ کیا ہے - مگر یہ خبر بالکل مجمل ہے اور اس بات کا کوئی پتہ نہین چلتا کہ کیا بنک توکل علی اللہ موجودہ حالت کی کل جوکھون اٹھا کر قرض دینے کو تیار ہے یا کسی معتبر اور مستند ضمانت اور کفالت پر دینا چاہتا ہے - اگر یونان دول یورپ کی ضمانت دیدے تو روپیہ ابھی میسر ہو جاتا ہے لیکن ایسا کرنیکے لئے اوسے لازمی طور پر یورپین نگرانی قبول کرنی پڑیگی جس سے اوسے بدستور سابق سخت انکار ہے - پس جب ٹرکی - انگلستان - جرمن اور یونان متضاد شرائط پر مصر ہون تو کم از کم سردست اتحاد یورپ کی محنتون کا خاتمہ نظر آتا ہے اور ہر ساعت اوسکی شکست ہونیکی توقع لگ رہی ہے - اگر ایسا ہو گیا تو سارا الزام انگلستان کے سر تھوپا جائیگا - اور براعظمی اخبارات کی خفگی آمیز تحریرات اگر سطحی نہین ہین اور باوجود اسکے یہ خفگی کوئی زیادہ خطرناک صورت نہ اختیار کرے تو ہمین اپنے تئین کمال خوش نصیب سمجھنا چاہئے - حسب معمول ہم پر خود غرضی کے الزام لگائے جا رہے ہیں - وائینا دار الخلافہ آسٹریا مین ہم پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم ایشیائی معاملات کی طرف سے توجہ ہٹانیکے لئے یورپ مین مشکلات پیدا کر رہے ہین - اور اسکے ساتھ ہی ہمین متنبہ کیا جا رہا ہے کہ ہماری اس تجویز کو کبھی کامیاب نہین ہونے دیا جائیگا - آسٹریا والون کا بیان ہے کہ گو یورپ انگریزی حکومت ہند کو مخدوش حالت مین نہین دیکھنا چاہتا لیکن اگر اوسے یورپ مین سخت پیچیدگیان پیدا ہونے یا یورپین عالمگیر جنگ کے خطرہ اور ہندوستان کی مخدوش حالت مین سے ایک کو منتخب کرنیکی ضرورت لاحق ہوئی تو وہ کوئی ایسا لمبا چوڑا غور و فکر نہین کریگا - بعض آسٹروی ہنگروی اخبارات خیال کرتے ہین کہ جسطرح سلطان لارڈ سالسبری سے اونکے اس طریق عمل کا جو وہ قسطنطنیہ مین اختیار کئے ہوئے ہین افغانستان مین مشکلات برپا کرا کر بدلا لے رہے ہین اوسی طرح لارڈ سالسبری سلطان المعظم کی اس افغانستانی فعل کا قسطنطنیہ مین مشکل حادث کر کے عوض لے رہے ہین - قصہ مختصر ہمارے براعظمی نکتہ چینون مین سے ایک بھی ہماری نسبت یہ حسن ظن نہین رکھتا کہ ہم محض یونان کی بلا غرض دوستی کیوجہ سے یہ سب کچھ کر رہے ہین سب کے سب یکزبان ہو کر یہ کہہ رہے ہین کہ انگلستان نے کسی خاص خود غرضی کو مد نظر رکھا ہوا ہے -

اخبار پستھر لائیڈ بڑے دعوی سے لکھتا ہے کہ اگر انگلستان نے اور زیادہ مزاحمت کی تو دول یورپ اوسکے بغیر ہی تنازعہ روم و یونان کا تصفیہ کرنا شروع کر دین گی - اگر برٹش گورنمنٹ کل تاوان جنگ کی ادائیگی تک ترکی قبضہ تھیسلی کو منظور نہین کریگی تو یہ ممکن ہے کہ دول عظام یونان کو ادائیگی کے لئے کوئی اور معقول ضمانت ٹرکی کو دینے کی قابل بنا دین مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ تھیسلی کے مسلسل ترکی قبضہ کے لئے براعظمی طاقتون کو انگلستان سے منظوری حاصل کرنا ضروری ہے - اگر باقیماندہ طاقتین متفق ہو جائین کہ تا وصول تاوان ٹرکی قابض رہے تو ایسی حالت مین دو ہی صورتین ممکن ہیں - ایک یہ کہ شاید یونان اس بات پر رضامند ہو جائے - اس صورت مین بمصداق پنجابی مثل "ماسے ماتر پہا پاکٹنی" - لارڈ سالسبری شاہ جارج سے زیادہ خیر خواہ یونان نہین ہو سکتے - دوم یہ کہ یونان رضامند نہو - اور لارڈ ممدوح کی ہمرائے ہو - کہ ترکون کو بہر نوع و بہر حال فی الفور تھیسلی خالی کر دینی چاہئے تو اس صورت مین ٹرکی و یونان مین کوئی صلح باہم نہین ہوگی - بلکہ ترک جبتک اونکا دل چاہے تھیسلی مین مقیم رہینگے - ہان "بہادر یونانی فوج" یا برطانیہ کلان اونکو نکالدے تو دوسری بات ہے - مگر ان دونون صورتون مین سے کسی کے بھی پیش آنیکا احتمال نہین - روس اگر اب سے بارہ مہینے پیشتر ٹرکی کو مجبور کرنے پر رضامند نہین ہوا تھا تو باغلب وجوہ اب بھی نہین ہوگا - جرمن یونان کی طرفداری مین سلطان المعظم پر زیادتی کئے جانیکی یقیناً مزاحمت کریگا -

اخبار مذکور کی تحریر کا پچھلا حصہ بیشک بالکل درست ہے - پانچون براعظمی طاقتون مین سے چار بالضرور انگلستان کو بابعالی کے برخلاف کوئی عملی مخالفانہ کارروائی نہین کرنے دینگی - اور خود انگلستان کی باشندے بھی یونان کی محض اس ناز برداری کے لئے کہ اوسکی خودداری مین حرف نہ آئے اپنی گورنمنٹ کو یورپ کے امن مین خلل ڈالنے کی اجازت نہین دینگے - نہ یہ ممکن ہے کہ یونان ہی پھر لڑائی کو شروع کر دیگا - یہ ٹھیک ہے کہ اتوار گذشتہ (۱۵ - اگست) کو اتھنز مین ایک عام جلسہ ہو کر یہ رزولیوشن پاس ہوا تھا کہ "چونکہ یورپ ذلیل شرائط پر صلح کو ہماری سر منڈھنا چاہتا ہے - اور نیز چونکہ بقول مبصرین فنون حرب یونانی فوج کے موجودہ مورچے اور حصار (جو سلسلہ کوہ اوتھریس کے پیچھے تھرموپائلی ایسے محفوظ درون کی پناہ مین ہیں) "ناقابل فتح" ہین - لہذا گورنمنٹ سے استدعا کیجائے کہ وہ کل توانا و تندرست باشندگان یونانی کو مسلح ہونیکے لئے طلب کرے اور شاہ بذات خاص فوج کی کمان لے" مگر قرائن بتا رہے ہین کہ یونانیون کے سمجھدار حصہ کو ہوش آنی شروع ہو گئی ہے - بدھ (۱۸ - اگست) کے ڈیلی نیوز مین یونانی اخبار اکروپولس کے اڈیٹر نے یونانی گورنمنٹ کی کل انتظام حکومت پر ایسا زہر آلود مضمون لکھا ہے کہ اوس سے زیادہ سخت ممکن نہین تھا - وہ لکھتا ہے کہ آئینی طرز حکومت یونان مین بالکل بودی ثابت ہوئی ہے - پارلیمنٹ عہدے تلاش کرنے اور سرکاری اجارے ملنے کا ذریعہ ہو رہا ہے - اور ہر ایک سرکاری محکمہ اور اسکی متفرق شاخین - مجلس وضع قوانین صیغہ انصاف و معدلت - پولیس - تعلیم - لوکل گورنمنٹ - فوج بحری فوج - تار اور ڈاک سب کے سب رشوت اور خیانت کے جذام سے از سر تا پا بوسیدہ اور متعفن ہو رہے ہین - بادشاہ بہتری کے لئے کوئی کوشش نہین کرتا - کاہلی - بزدلی یا خود غرضی خواہ کوئی وجہ ہو وہ بمرضی خود شاہ سطرنج بنگیا ہے - اور محض وزراء کے احکام پر دستخط کرنیکی مشین ہے - مگر وہ شاہ کو ہی ملک کا نجات دہندہ تصور کرتا ہے - وہ لکھتا ہے کہ اگر جمہوری ریاست قایم کرو تو وہ گویا انجام کی خود ابتدا کرنی ہوگی اور موجودہ خاندان کو بدلنا صریح مشکل ہے - یونان کا تخت ایسا آرام دہ نہین کہ اوسکے لئے کوئی امیدوار بہم پہونچ سکے - ہان یہ ضروری ہے کہ بادشاہ اوس کام کو جو اوسکے سامنے ہے بخوبی سمجھے اور اوسکی تکمیل کے لئے کمر ہمت چست باندھکر جسطرح کہ اب وہ نام نہاد بادشاہ ہے پھر فی الواقع بادشاہ بھی بنے - اوسکے خیال مین یونان کو کامل تباہی سے بچانیکے لئے زبردست اور مستعد مطلق العنان حکومت کی ضرورت ہے - اڈیٹر مذکور بادشاہ کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ حتی الوسع ٹرکی سے بہت جلد صلح صفائی کر کے اپنے اندرونی نظم و نسق کی ناپاک اصطبل کو جسقدر جلد ممکن ہو صاف کرے - یہ اخبار یونان مین بہت مقتدر ہے - اور امید ہے کہ وہ ابنائے ملک کو اپنا ہمخیال بنانے مین کامیاب ہو جائیگا مگر ساتھ ہی بعض کو اندیشہ ہے کہ انگلستان کی غیر مترقبہ اور مسلسل امداد و سہارے سے شاید یونان راہ راست پر آنے سے برابر مچلتا رہیگا - موجودہ مشکلات سے باہر نکلنے کا راستہ ایسا صاف اور سادہ ہے کہ براعظمی اخبارات مزاحم سے اسلئے بگڑ رہے ہین کہ کیا وہ ایسی بھی بات کو بھی نہین دیکھ سکتا - یونان فقط چند مدات محاصل یورپین مجلس نگرانی کے سپرد کر دے تو وہ تھیسلی کو ترکون سے خالی کرانیکے لئے کل ہی کافی رقم حاصل کر لیتا ہے - اسبارہ مین ڈیلی نیوز بھی ترکون کی حمایت کرتا ہے - وہ لکھتا ہے کہ اگر ترک تھیسلی کو یونہی چھوڑ دینگے تو پھر اونکو ایک حبہ بھی وصول نہین ہوگا -

اگر اتحاد یورپ شکست ہوگیا تو سلطان کے اقتدار مین جو پہلے ہی بہت بڑھگیا ہے اور زیادہ اضافہ ہوجائے گا۔ پرنس بسمارک کا اخبار نیشنل زیتنگ لکھتا ہے کہ یہ **خلافت** سلطان روم کی ذات مین بہت بڑی طاقت ہے۔ اور یورپین مدبرین و سفرائے کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اب اونکو ایسی ٹرکی سے سابقہ نہین جسکی کمزوری کی روائتین مشہور ہو رہی تہین۔" کچھ عرصہ سے تقریباً ہر ایک واقعہ کسی نہ کسی طرح سلطان کے حق مین نہایت مفید پڑتا ہے۔ اور جس طریق سے برعظمی اخبارات بالعموم اور جرمنی اخبارات بالخصوص سلطان المعظم کی طاقت و جرءت کی صفت و ثنا کرنے اور اونکے ہندوستان، افغانستان اور مصر مین انگلستان کو کسی ایسے ایذا کا جو وہ یورپ مین اونکو پہونچائے موثر ترکی بہ ترکی جواب دینے کی کافی قوت رکھنے پر لمبی چوڑی تحریرین لکھنے مین ایک دوسرے سے ضد بضد ہوکر مقابلہ کر رہی ہین وہ طریق اسلامی دنیا مین سلطان المعظم کے اقتدار کو کسطرح کم ہونے دیسکتا ہے۔ تازہ ترین واقعات مین سے ایک شاہزادہ فرڈیننڈ والی بلگیریا کا اپنے تئین قدوم سلطانی پر ڈالنے کا واقعہ ہے۔ شاہزادہ مذکور نہایت مدبر زمانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہے۔ اوسکا وزیر اعظم ڈاکٹر ساٹیلاف کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے دیکھ لیا کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات کو طفیل سلطنت عثمانیہ کا آفتاب نحوست اور ادبار کی ظلمت سے نکلکر پھر طلوع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ چنانچہ وہ سابقہ تقصیرات کی معافی اور آیندہ کے لئے نوازشات شاہی کے شامل حال رہنے کی استدعا کے لئے فوراً پایہ عرش خلافت کو چومنے کے لئے آستانہ علیہ کو دوڑا گیا۔ شاہزادہ نے آسٹریا کو بھی آزمالیا ہے اور روس کو بھی۔ اور ان مین ہی کسی سے اوسکی مراد حاصل نہین ہوئی۔ اُسے اب یقین ہوگیا ہے کہ میرا اور میرے ملک (یعنی بلگیریا۔ افسوس یہ وہی ملک ہے جسکو اب سے بیس برس پہلے ترک اپنا کہتے تھے اور اب وہ فرڈیننڈ کا کہلاتا ہے۔ وکیل) کا اسی مین بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ مین قرب حاصل کرون۔ بلگیریا کو مغربی تہذیب کا رنگ دینے کی بجائے مشرقی تہذیب سے منور کرون اور خود ایک یورپین مذاق اور خیالات کا شہزادہ بننے کی بجائے مشرقی نائب السلطنت بننا اپنا مقصد ٹھہراؤن۔ یہ ہے وہ پالیسی جو شہزادہ کو قسطنطنیہ لیگئی۔ جہان اوسنے کل اقامت کے دوران مین باجگزارانہ حیثیت سے تجاوز نہ کیا۔ اس طرح سے اوسنے عثمانیہ قوم کو اپنا ہوا خواہ بنالیا ہے اور سلطان المعظم سے یہ وعدہ حاصل کرلیا ہے کہ مقدونیا کے متعلق بلگیریا کی خواہشون کو پورا کیا جائے گا۔" ڈاکٹر ساٹیلاف دعوے سے کہتا ہے کہ "شاہزادہ فرڈیننڈ سلطان المعظم کا وفادار غلام ہونیکی وجہ سے ارمینیا یا سرویا سے جنگ ہونیکی صورت مین منتخب رہیگا۔ ٹرکی عظیم الشان اور کثیر التعداد فوج رکھتی ہے۔ اور جنگ کے وقت بلگیریا اوسمین ایک لاکھ بہادر اور شامل کرسکیگی۔ جہان تک یورپ کا تعلق ہے بلگیریا اوسکے سامنے اب کبھی ذلیل نہین ہوگا۔ شاہزادہ فرڈیننڈ یورپ کے وزیرون کے روبرو سر نیاز خم کرنے کی بجائے اپنے آقائی نعمت سلطان المعظم کے دست مبارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے۔"

وزیر موصوف کی اس تقریر پر پاؤنیر کا نامہ نگار کمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے ایزاد کرتا ہے کہ فی الواقع قومون کی زندگی بھی افراد کی زندگی کیطرح زمانہ کی نیرنگیون سے خالی نہین۔ بیس برس ہوئے روس بلگیریا کے میدانون کو بظاہر اوسے ترکی جوئے سے آزاد کرانیکے لئے اپنے ابنائے وطن کے خون سے سیراب کر رہا تھا۔ آج اوسی ملک کا شہزادہ عبدالحمید کے قدمون پر گرکر اوسکے ماتھون کو چوم رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو ترکی باجگزار پکارنے پر بیحد فخر کرتا ہے۔ اور ادہر دوسری طرف عہدنامہ برلن کے (جسکے تمام دستخط کنندگان باستثنائے معدودے چند اس وقت ٹرکی کے جانی دشمن تہے) اکثر دستخط کنندگان (یہان بالخصوص پرنس بسمارک سے مراد ہے جو اس وقت ٹرکی اعضا کے کاٹنے مین ہیڈ بوچر کا کام کر رہا تھا) سلطان کی مدح سرائی مین سرگرمی کے ساتھ مصروف ہین۔ ✤

سرحدی ہنگامے

پچھلے ہفتہ یہ لکھا گیا تھا کہ گورنمنٹ نے کامل غور و فکر کے بعد بونیر والون کو چھوڑکر جو آٹھ ہزار مرد جنگ آزما میدان مین لاسکتے ہین اور جنکے ساتھ ۱۸۶۳ء کی جنگ درہ امبیلا کے بعد پھر کوئی معرکہ آرائی نہیں ہوئی، مہمندیون۔ آفریدیون اور اورکزیون کے برخلاف جو ستر ہزار برد آزما دون کی جمعیت رکھتے ہین پیش قدمی کا حکم دیدیا ہے۔ چنانچہ مہمندیون پر دو طرف سے حملہ کرنے کی تجویز کی گئی۔ کہ جنرل بلڈ صاحب افسر اعلےٰ مہم مالاکھنڈ دو بریگیڈ لیکر چکدرہ سے براہ سدا دونواگئی مہمندی علاقہ کے شمال مشرقی گوشہ سے اوسپر حملہ کرین اور جنرل ایلیس صاحب خاص مہم مہمند کی فوج شب قدر سے لیکر رسید ہے بجانب غرب پیش قدمی کرین چنانچہ اس کام کے لئے شبقدر مین فوجین جمع ہونی شروع ہوگئین۔ اور پیش قدمی کے لئے ایک طرح سے ۱۰ ستمبر کی تاریخ بھی معین کردی گئی۔ مگر عین اس تاریخ پر جنرل موصوف کو مزید احکام کے پہونچنے تک شب قدر سے آگے بڑہنے کا حکم موصول ہوگیا جس سے تمام لوگون مین عام حیرانگی پھیل گئی ہے کہ گورنمنٹ کب تک اس بے تکا پن کی پالیسی کو نہ چھوڑیگی۔ پچھلے ہفتہ تمام سرحد پر فوج کی تعداد چالیس ہزار تہی۔ ۱۰ ستمبر کا سول اب فوج کا شمار ستر ہزار بتاتا ہے۔ بمبئی گزٹ تخمینہ لگاتا ہے کہ میدان جنگ مین فی سپاہی ایک سو پونڈ ماہوار خرچ کی اوسط ہے اس حساب سے اب سرحدی ہنگامون کی طفیل گورنمنٹ کو ستر لاکھ پونڈ (یعنے ساڑہے دس کروڑ روپیہ) ماہوار خرچ کرنا پڑتا ہوگا۔ اگر یہ اندازہ درست ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان کے معمولی محاصل پانچ چار کروڑ روپیہ کے جدید قرضے جنمین سے ایک ہندوستان مین لیا گیا اور دوسرا انگلستان مین لیا جانیوالا ہے کب تک اکتفا کرسکتے ہین۔ اس امر پر غور کرنے سے اینگلو انڈین اخبارات کے اعتراضات بالکل درست اور حق بجانب پائے جاتے ہین۔ کہ اگر سرحدیون کی قرار واقعی گوشمالی کرنے کی صلاح نہین تہی تو اتنی بھیڑ بہاڑ کیون جمع کی گئی۔ اور خزانہ ہند کو کیون اس قدر زیر بار کیا گیا۔ اور اگر اونکو سزا دینے کی پختہ نیت ہی تو پھر اس تردد اور پس و پیش کے کیا معنی۔ جتنا عرصہ اس مین ضائع کیا جارہا ہے۔ اتنے عرصہ مین فوجین اپنے کام سے بھی فارغ ہوجاتین۔ مگر ہم اس بحث کو بمصداق۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند۔ اور زیادہ طول دینا پسند نہ کرکے اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین۔

اس ہفتہ مین سرحدیون کے ساتھ کوئی قابل تذکرہ مٹ بھیڑ نہین ہوئی۔ زیادہ تر فوجون کی نقل و حرکت کی خبرین موصول ہوتی رہی ہین۔ تاہم چند ایسے واقعات جنسے اردو خوان ناظرین کو دلچسپی ہوسکتی ہے ذیل مین درج کئے جاتے ہین:۔

جنرل ایلیس کے ماتحت مہم مہمند کے لئے مندرجہ ذیل فوجین مختص کیگئین۔ اول بریگیڈ۔ ایک پیدل رجمنٹ گورہ۔ ۲۰ ویں پنجاب انفنٹری۔ دو کمپنیان اول گورکھہ پلٹن کی۔ دوم بریگیڈ۔ ایک گورہ رجمنٹ پیدل۔ ۳۷ ویں ڈوگرا رجمنٹ۔ نوین گورکھہ پلٹن۔ ڈویژنل فوج۔ ۱۴ ویں رسالہ بنگال لینسرز۔ نمبر ۳ کوہی باتری۔ نمبر ۴ بمبئی کوہی باتری۔ ۲۸ ویں بمبئی پاونیرز۔ ایک رجمنٹ امپیریل سروس ٹرپس۔

مہم مالاکھنڈ کی فوج کا ایک دستہ ۱۵ ستمبر کو دریائے پنجکورہ کے پل آویزان کی نگرانی کے لئے جو ۱۸۹۵ء مین مہم چترال کے وقت بنایا گیا تہا بھیجا گیا۔ جس نے پل کو صحیح و سالم پایا۔ مگر اوپر سے فی گھنٹہ سو سے زیادہ اونٹ نہین گذر سکتے۔ ایک ایک اونٹ گذارنا پڑتا ہے۔

۴ ستمبر کی رات کو چوکی عیدک (واقع وادی لوڈی) پر غنیم نے گولیان چلائین جان کا کوئی نقصان نہ ہوا فقط ایک اونٹ ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ دیہات ملحقہ سے ملک گرفتار کرلئے گئے ہین۔

یہ محقق ہوگیا ہے کہ ملا ہڈا اور سواتی فقیرون نے محض مذہبی پرجوشی سے آفریدیون کو فساد پر برانگیختہ کیا ہے۔ جنہون نے درہ خیبر پر حملہ آور ہونے سے پہلے بمقام بل غیر توشہ نامی ایک سید کو اپنا بادشاہ بنایا۔ آفریدی اب جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے تین شرائط پیش کرتے ہین۔ (۱) محصول نمک کم کیا جائے۔ (۲) اونکی جو عورتین پشاور کو بہاگ گئی ہین واپس کیجائین۔ (۳) انگریز اخوند سوات کی مزار تک علاقہ سوات مین پیشقدمی نہ کرین۔

بلوچستان مین بمقام بلالی جو دو ہندو قلی مارے گئے تہے اونکو جعفر خان کی جماعت نے قتل کیا تہا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے ۶ اگست کو بمقام مستونگ تانگہ والے کو قتل کیا تہا۔ اور ۷ اگست کو بلوچ سردار اوسکے

تعاقب مین پیچھے گئے تھے۔ مگر وہ بجائے تعمیل احکام سیدہی اپنے گہرون کو چلے گئے۔ اس قصور پر سردار یار محمد کرد اور مہر اللہ خان پکڑے گئے تھے۔

۶ ستمبر کو امیر صاحب کی صداقت شعاری کی تصدیق مین اور خبر کابل سے موصول ہوئی۔ انگریزی ایجنٹ نے دربار سالگرہ خطاب ضیاء الملت والدین سے چند دن بعد شکایت کی کہ لغمان اور دیگر علاقون کے باشندے ملا ہاڈا کے پاس چلے جا رہے ہین۔ امیر صاحب نے دست خاص سے جواب دیا کہ ہمنے نن گراہر کے حکام کو اس بارہ مین سخت احکام بہیجدیئے ہوئے ہین۔ چنانچہ حال ہی مین گورنر لغمان نے پانچسو آدمیون کے انبوہ کو جو ملا ہاڈا کے مریدون کے اغوا سے جمع ہوئے تھے منتشر کر کے اون مین سے چالیس کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور سرغنہ کی گرفتاری کی کوشش کر رہا ہے۔ مین آیندہ ملا ہاڈا کی بہی سخت نگرانی کرونگا۔ ضلع لغمان جلال آباد اور کابل کے درمیان ہے۔

اسی تاریخ خبر آئی کہ آفریدی اپنی حرکت پر نادم ہوئے ہین۔ مگر ساتھ ہی یہ خبر آئی ہے کہ کرنیل ریڈ کے دستہ پر جو پانی لینے گیا غنیم نے گولیان چلائین۔ فوج نے حملہ کر کے پانچ دشمنون کو قتل کیا۔ ایک سرکاری سپاہی بہی ہلاک ہوا۔

۶ ستمبر تک دریا سوات کے دونون کنارون کے قبایل سے دو ہزار تین سو توڑے دار بندوقین۔ ایک ہزار دو سو تلوارین اور ۷۱ بریچ لوڈر بندوقین پولیٹکل افسر اور فوج نے لین۔ اور تین سو تلوارین خان دیر کو حوالہ کی گئین۔ سواتیون پر اسیقدر ہتہیارون کا جرمانہ کیا گیا تہا جو پورا ہو گیا ہے۔ نقد جرمانہ پہلے وصول ہو چکا ہے۔

وادی کرم مین ۳ ستمبر کی شام کو غنیم نے گلستان پر بیدلی سے حملہ کیا۔ اوسکا ایک آدمی قتل اور تین زخمی ہوئے۔ لفٹنٹ ہافٹن کے تین سپاہی گلستان جاتے ہوئے زخمی ہوئے۔ اور لفٹنٹ پراٹ کی ٹوپی گولی سے چہد گئی۔ ۱ ستمبر کو تین ہزار آفریدیون نے بالش خیل پر حملہ کیا۔ ہمارے تین سپاہی قتل ہوئے

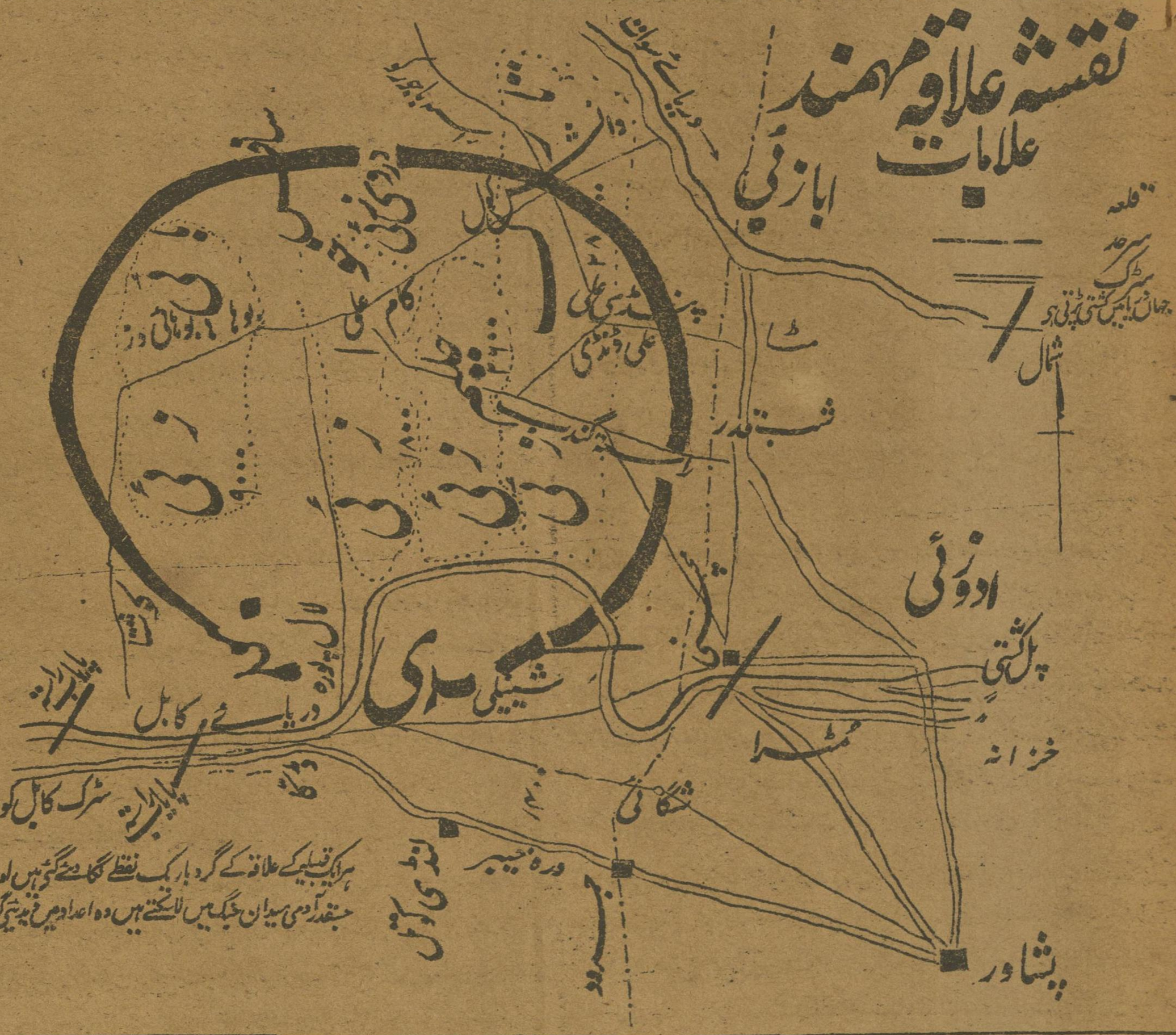

ایک سکہہ سپاہی سخت زخمی ہوا۔ دشمن اوسکی بندوق اور کارتوس بہی لے گئے۔ بمقام ڈہار ایک بہشتی قتل ہوا۔ اور دشمن تین خچرین لے گئے۔ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کو دو قاصد بمعہ خطوط بہیجے گئے۔ بمقام علی زئی ایک قتل دوسرا سخت زخمی ہوا۔

بلوچستان مین پہر کئی جگہہ سے تار کاٹا گیا لیکن اس دفعہ چند بدمعاش گرفتار بہی ہو گئے ہین۔

مہاراجہ کوچ بہار ۴ ستمبر کو بمقام ہنگو جنرل بگز کو جا ملے۔

تیراہ کی مہم وایسرائے کی کونسل مین صرف ایک رائے کی زیادتی سے منظور ہوئی۔ مخالف الرائے ممبر مالی و پولیٹکل وجوہات سے اسکے مخالف تہے۔ مگر مہم کی روانگی مین اسقدر توقف ہو جانے سے اینگلو انڈین اخبارات کو اندیشہ ہے کہ کہین ان ممبرون کی رائے مکرر غور ہونے پر غالب نہ ہو گئی ہو۔ لیکن جس سرگرمی اور مستعدی سے پنجاب و اضلاع مغربی شمالی مین بارکش مویشی اور چہکڑے وغیرہ خریدے اور کرایہ پر لئے جا رہے ہین۔ وہ اس اندیشہ کو باطل کر رہی ہے۔ ان اخبارات کی رائے ہے کہ جس طرح سکاٹ لینڈ کے کوہستانی اس وقت تک مطیع و منقاد نہین ہوئے تہے۔ جبتک کہ اونسے کل ہتہیار نہین لے لئے گئے تہے اسی طرح یہ سرحدی بہی کامل انتزاع اسلحہ تک ہرگز خودسری نہین چہوڑین گے۔ ٹربیون اور بعض دیگر پرچے شکایت کرتے ہین کہ مفصلات بلکہ خود اضلاع کے صدر مقامون مین مالکان کی بلا رضامندی اون سے مویشی وغیرہ لئے جا رہے ہین۔ یہ خبر بے اصلیت تو نہین۔ لیکن اس مین بہی کلام نہین کہ اگر مہاشا صاحب کو

مراسلات

ندوۃ العلما ۲۳ اگست ۱۸۹۸ء کے وکیل مین حاشیہ پر ندوۃ العلما کے عنوان سے تہوڑی سی عبارت لکہی گئی تہی جسمین ندوۃ العلما کیطرف سے بڑے بڑے شہرونمین ڈیپوٹیشن (وفد) بہیجنے کی تجویز منظور ہونیکا ذکر کرکے مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری کی سرگرمی اور انکی وعظ کی کیفیت درج ہے

اس مین کیا شک ہے کہ یہ عالمون کی مجلس ہے اور اس مقدس مجلس کیواسطے ہمارے سرتاج عالم لوگ ہی جو کچہہ کرینگے وہ ہوسکیگا۔ اب وہ زمانہ گذر گیا ہے کہ جب کسی بات کا مدار شخصی حالت پر ہوا کرتا تہا اب ہر ایک بہلائی برائی کے اندازہ کا مدار قومی حالت پر رہگیا ہے۔ اور مجموعی قومی حالت کی بنا پر ہی کسی قوم کی عزت یا ثروت شمار کی جاتی ہے پس اسواسطے اب لوگون مین یہ خیال پیدا ہونا چاہیئے کہ جو کام ہم کرتے ہین اگرچہ وہ قومی کام ہے لیکن ہمکو اس مین اپنے ذاتی کام سے زیادہ مدد اور اعانت کرنی چاہیئے۔ ہم جبتک اپنی ذاتیات کو قومی اغراض پر قربان نہین کردینگے تب تک قومی بہتری کی صورت نظر آنی ایک امر ناممکن ہے اور قومی بہتری کا پیدا ہوجانا گویا ہر جدا جدا شخص کی ذاتی بہتری کا مجموعہ ہے پس اگر اس قسم کی قومی بہتریون کی کوشش کا نتیجہ آج ہم خود نہین دیکہہ سکینگے۔ تو یہ ضروری بات ہے کہ کل کو ہماری آیندہ نسلین اُس سے متمتع ہون۔ قومی کام عموماً اسی قبیل کے ہوتے ہین کہ بنیاد کوئی شخص رکہتا ہے اور اُسکے بار آور ہونیسے اُسکی نسل یا قوم فایدہ اُٹہاتی ہے لیکن اسکو غیر کا فایدہ خیال کرنا اس سے زیادہ حماقت یا غلطی اور کیا ہوسکتی ہے۔ اور اگر یہ خیال کرلیا جاوے تو غالباً دنیا مین کوئی ترقی ہی نہین ہوسکتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ جسنے مسلمانون مین موجودہ ذلیل حالت پیدا کردی ہے مسلمانون نے اخیر مین آکر ذاتی فایدہ اور ذاتی نقصان پر تمام دارومدار رکہہ لیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ کچہہ عرصہ بعد آہستہ آہستہ ذاتی تنزل ہوتے ہوتے آخر قومی تنزل ہوگیا۔ قومی عزت یا قومی ترقی کس چیز کا نام ہے۔ زیادہ تر افراد قوم کی ترقی کا نام قومی ترقی اور زیادہ تر افراد قوم کی مفلوک الحالی کا نام قومی تنزل ہے۔

ایک قوم جو معزز یا ترقی یافتہ کہلاتی ہے اس مین کیا ہوتا ہے یہی کہ فرداً فرداً اسکا ہر ایک ممبر یا عضو معزز اور ممتاز ہوتا ہے اور مجموعی حالت مین اُسیکو معزز قوم اور ممتاز قوم کہا جاتا ہے اور پہر جب ایک قوم معزز و ممتاز ہوجاتی ہے تو اُسکا کوئی ایک فرد یا چند افراد خواہ کتنی ہی بُری حالت مین ہون لیکن پہر بہی زمانہ اونکو عزت کی نگاہ سے دیکہتا ہے۔ خستہ حال سے خستہ حال انگریز یا یورپین ہمارے پاس آجائے اُسکی شکل دیکہتے ہی ہمارے دل مین فوراً اُسکی نسبت عزت و وقعت کا خیال پیدا ہوجائیگا اسکا کیا سبب ہے سوائے اسکے کچہہ نہین کہ ہمارے دل یورپین اقوام کو اپنی نسبت زیادہ تر معزز و ممتاز سمجہہ چکے ہین۔ یا یون کہئے کہ یورپین اقوام ہمارے دلون مین اپنا تعزز و وقار پیدا کرچکی ہین یہ ہم نے مانا کہ ہندوستانی ہونیکی وجہ سے یورپین اقوام کو اس واسطے بہی معزز مانتے ہون کہ وہ ہم پر فاتح اور ہم اونکے مفتوح ہین۔ لیکن نہین اُن ممالک مین بہی کہ جہان یورپین اقوام بطور ایک رعیت کے رہتی ہین وہان بہی اُنکا وقار اور اُنکی عزت اُس سے کم نہین کیجاتی کہ جس قدر ذاتی اُنکی عزت ہے۔ پس اس صورت مین یہی ماننا پڑتا ہے کہ بیشک قومی عزت اور قومی وقار کوئی چیز ہے اور جسکا اثر بادشاہی یا سلطنت کی بغیر بہی بحیثیت معزز قوم ہونیکے ضرور پڑتا ہے۔ خیر غرضیکہ یہ تو بجائے خود ایک مستقل بحث ہے ہمارا مدعا اس سے یہی ہے کہ جس صورت مین قومی عزت کوئی چیز ہے تو پہر کیا وجہ ہے کہ اُسکو حاصل نہ کیا جائے لیکن وہ پیدا کرنیسے ہوسکتی ہے اور مسلمانون کو جہانتک خیال کیا جاسکتا ہے یہ بدرجہ غایت حاصل تہی جس کو خدا جانے کن کن غلط فہمیون اور آپس کی بعض ذاتی اور نفسانی باتون نے اس زمانہ مین صدمہ پہنچاکر منتشر اور پریشان کردیا ہوا ہے جو بہت تہوڑی توجہ سے پہر ایک سلسلہ مین آسکتا ہے اور جس کے واسطے ہندوستان کے مختلف حصون مین مختلف طریقون پر کوششین کیجارہی ہین لیکن وہ ایک تو مختلف طریقون کی وجہ سے نیز کسی بڑی پیمانے پر مجموعی طور پر نہ ہونیکے باعث اسقدر اثر پذیر نہین ہوسکین کہ جسکی ضرورت تہی

بارے خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ دو تین سال سے جو کوشش جاری کی گیگئی ہے اور جس کا مبارک نام ندوۃ العلما ہے وہ تمام اصول پر وسعت کیساتہہ حاوی ہونیکے علاوہ تمام فروعی اختلافات کو مٹاکر مسلمانون کو ایک قوم کا مصداق بنانے مین کامیاب ہوتی نظر آتی ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو وہ جس طرح ہندوستان کے کسی خاص حصہ سے متعلق نہین ہے اسیطرح مسلمانون کے کسی خاص خیالی فرقہ یا گروہ سے تعلق نہین رکہتی۔ اسکی نزدیک جس طرح دنیا کے خواہ کسی حصہ کا رہنیوالا کلمہ گو مسلمان ایک پکا مسلمان ہی اسیطرح مسلمانون کے من گہڑت فرقون مین سے ہر ایک فرقہ کا کلمہ پڑہنیوالا ایک سچا مسلمان ہے +

اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جس مین تفرقہ اور اختلاف ہو ہی نہین سکتا فروعی باتون سے جو کچہہ جہگڑے اور تنازعے پیدا کرلئے گئے ہین سب اپنی جہالت اور غلط فہمی کا نتیجہ ہین یہ ہم معاملہ پر بحث کرنا نہین چاہتا۔ کیونکہ یہ بات میرے مضمون نویسی کے منشا سے باہر ہے میرا مدعا اس سے یہی ہے کہ ندوۃ العلما ایک متفقہ شاہراہ ہے کہ جسپر ہر فرقہ کا مسلمان چل سکتا ہے (حالانکہ مجہکو مسلمانون کیساتہہ ہر فرقہ کا لفظ لکہتے یا کہتے ہوئے سخت تکلیف ہوتی ہے لیکن موجودہ حالت کے لحاظ سے مجبور ہون) اور ندوۃ العلما ایک ایسی مبارک مجلس ہے کہ جس کی آغوش عافیت مین ہر ایک مسلمان کو اپنے تئین سپرد کرکے بالکل مطمئن اور بیخوف ہوجانیکا یقین کامل ہونا چاہیئے +

ندوۃ العلما کی طاقت اور قدرت کی حالت لفظون کے ذریعہ سے بارہا دکہائی جا چکی ہے لیکن خوش نصیب ہونگے وہ لوگ کہ جو اپنی آنکہون سے اسکے کارنمایان دیکہکر اس کی قوت اور طاقت سے فایدہ حاصل کرینگے۔ اے خدا تو کچہہ ایسی مہربانی کر کہ ہم کو بہی وہ دن دیکہنا نصیب ہو کہ جس کا لفظہ اور جس کی کیفیت ہماری دل و دماغ مین بہر رہی ہے +

کسی قومی اسٹیٹیوشن کی ترقی دیر مین یا جلدی مین اُس قوم کے لوگون کی توجہ کے لحاظ پر ہے کسی ایک ہی کام کو ہوتے ہوتے سالہا سال اور صدیان بہی گذر سکتی ہین اور وہی کام چند سال مین بہی پورا ہوسکتا ہے۔ پس اُسکے جلدی یا دیر مین ہونیکا انحصار قوم کی توجہ اور کوشش پر ہے لیکر اسوقت مسلمانون کیواسطے جو کل امراض قومی کی دوا ہے وہ تعلیم ہے۔ یعنی موجودہ والدین اگر اور کچہہ نہ کرین تو اتنا تو کرین کہ اپنے بچون کو لگاتار تعلیم دیئے جائین۔ پہر یہ نسخہ خود بخود آہستہ آہستہ تمام قومی اغراض پر حاوی ہوتا چلا جائیگا لیکن فقط تعلیم ہی سے کچہہ نہین ہوگا بلکہ اُسکے ساتہہ اعلےٰ تربیت ہو اور ان دونون مین قومیت کی چاشنی دیجائے۔ ورنہ خشک تعلیم جیسی کہ کثرت سے آجکل ہندوستان مین دیجارہی ہے۔ ہندوستان مین ہر ایک قوم کیواسطے مضر ثابت ہورہی ہے۔ مسلمانون کو خصوصیت سے ضرورت ہے کہ اپنی قومی مدرسہ اور قومی دارالعلوم بناکر انمین اپنے موافق تعلیم دین جنمین مذہبی تعلیم کہ جو مسلمانون کی ترقی کا جزو اعظم ہے ضرور داخل ہوگی ورنہ موجودہ وضع کی تعلیم بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے پس انہی وجوہات پر غور کرکے ہمارے محترم مجلس ندوۃ العلما نے جو ایک دارالعلوم بنانیکی تجویز کی ہے اور جو ایسی ہی اعلےٰ پیمانہ پر بنانا تجویز کیا گیا ہے جیسے اعلےٰ خیالات کی مسلمانون مین ..... ضرورت ہے اُسکے واسطے اسبات کی سخت ضرورت ہے کہ ندوۃ العلما کی اصلی کیفیت لوگون مین پہیلائی جاوے اور اُسکے ساتہہ لوگون مین ہمدردی اور اعانت کا خیال پیدا کیا جائے پس اس کام کیواسطے علما کا مقدس گروہ ہی زیادہ بااثر اور مفید خیال کیا جاسکتا ہے جسکے عوض مین قوم کے پاس سوائے شکریہ کے اور کیا ہے

باقی آیندہ

راقم خاکسار صادق بلند شہری از سرسہ پنجاب

حیدرآباد (تغیر و تبدل) اخباروں کے ذریعہ سے یہ امر ہند کے کسی آدمی سے پوشیدہ نہین رہگیا کہ حضور نظام نے عنان حکومت و مہام سلطنت شروع سال اسلامی سنہ روان

سے اپنی دست قدرت میں لی ہی اور جیسے مدار المہام کے اعتماد پر کلیتہً چھوڑ دیا تھا اب وہ بات نہیں رہی اور نہایت توجہ اور بیدار مغزی سے انتظام ممالک و اصلاح انتظام میں مصروف و مشغول ہیں اور خود دست مبارک سے ہر ایک مسئلہ کی نسبت تحریری حکم نافذ فرماتے ہیں۔ مولوی احمد حسین صاحب مددگار معتمد پیشی کو آجکل باریاب اور پیشی کے کام کی انجام دہی کا صرف اسی قدر موقعہ ملتا ہے کہ عرضداشت معین المہامان و مدار المہام و عرائض رعایا وغیرہ پیشگاہ عالی میں پیش کرتے اور احکام بندگانعالی کی کتھا و دن اجرائی کرتے ہیں۔ نواب مدار المہام کی پارٹی سے جسقدر ناخوشی کا اظہار ہو رہا ہے اُسکے ثبوت کے لئے "باوجود تائید و سفارش نواب صاحب و مسٹر پلوڈن" مسٹر ہرمزجی کا اخراج کافی ہے۔ اور فی الواقع نواب مدار المہام بہادر نے ذاتی کسی احکام میں روگردانی نہیں کی۔ بلکہ بعض بعض معتمدین ناہنجار و مشیران ناکار و بداندیش نے بعض مسئلہ میں خلاف مصلحت کارروائی کی جو صریح حضور نظام کے خلاف منشاء واقع ہوئی یا بعض احکام کی اجراء میں پہلوتہی کی گئی جسکا نتیجہ مشیران بدکردار نے بھگتا اور بھگتینگے جس کی وجہ سے رئیس ہی نہیں بلکہ رعایا بھی رنجیدہ خاطر ہو گئی ہے۔ حضور نظام دام ملکہ کی توجہ انتظام سلطنت کی نسبت کافی ثبوت ملتے جا رہے ہیں چنانچہ مجلس مالگذاری جس کی شکست ہونیکی مدت سے افواہ اُڑ رہی تھی۔ اب بندگانعالی نے حکم نافذ فرمایا ہے۔ مگر چونکہ اراکین مجلس کیلئے ہنوز کوئی حکم صادر نہیں فرمایا گیا اسوجہ سے عہدہ دار بدستور قائم اور کارگذار ہیں اور یقین کیا جاتا ہے کہ بہت جلد تفصیلی احکام نافذ ہونگے۔ ہفتہ عشرہ سے بذرائع معتبر مشہور ہو رہا ہے کہ عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر کو پیشگاہ اعلیحضرت حضور نظام سے معین المہامی مال کیلئے حکم نافذ ہوا ہی مگر ہنوز اُسکی تعمیل و اجرائی نہیں ہوئی غالباً مجلس مالگذاری و معین المہامی کی اجرائی کے ساتھ ہی ساتھ ہوگی۔ مگر ہم کو تعجب اس امر کا ہے کہ آخر اجراء احکام کیوں نہیں کیگئی تامل کیا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا سمجھا جاتا ہے کہاں تک مناسب کہا جا سکتا ہے۔ یہ ہی قیاس میں نہیں آتا کہ یہ خبریں غلط مشہور ہو گئی ہیں جبکہ ستبر ذرائع اور بالعموم ملکی اخبارات اُن کو تالیف سے مامور ہیں اور اسوجہ سے کوئی قوی وجہ غلط اعلان ہونیکی معلوم نہیں ہوتی۔ بمصالحت انتظامی بندگانعالی نے مولوی علی حسن صاحب معتمد فنانس کو اس خدمت سے علیحدہ کر کے اُنکی اصلی خدمت نظامت بندوبست پر واپسی کا حکم صادر فرمایا ہی چنانچہ ۲ ستمبر کو مولوی علی حسن صاحب نے نواب عماد جنگ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کو جو حال میں مسٹر ہرمزجی کی جگہ پر مامور ہوئے ہیں چارج دیکر سبکدوشی حاصل کی۔ اور چونکہ ۴ کو تعطیل سالگرہ حضور نظام کی ہے۔ اسلئے یکشنبہ ۵ کو نظامت کا چارج مولوی صاحب ممدوح لینگے۔ اسطرح مسٹر برزوجی اپنی اصلی خدمت بندوبست پر اور مولوی ضمیر حسین صاحب مددگاری پر واپس ہونگے۔ نواب عماد جنگ بہادر کا تقرر منصرمانہ ہوا ہے اور عام طور سے یقین کیا جاتا ہے کہ اس بار گراں اور اہم ذمہ داری اور اعلے دماغی اور پوری قوت انتظامیہ اور نہایت سنجیدہ مزاجی کے بغیر نہیں چل سکتا۔ جسکے لئے مولوی صاحب مان لئے گئے ہیں اور نواب صاحب ممدوح کے عدم قیام کی نسبت بالعموم یقینی خیال کیا جاتا ہے کہ اس جگہ پر کوئی بڑا شخص بلایا جائیگا۔ نواب صاحب نے جائزہ لیتے ہی پہلا خیال غیر ملکیوں کی نسبت تعصبانہ ظاہر کیا۔ مولوی خلیل الرحمان صاحب صیغہ دار نگرانی کی انتقال سے اُنکی جگہ خالی اور سلسلہ میں آخری جائداد تقرر طلب ہے جس کی نسبت ایک کار آزمودہ تجویز کیا گیا۔ آپنے دریافت فرمایا ملکی ہی یا غیر ملکی۔ اعلیحضرت نظام کا یہ ہرگز منشاء نہیں ہی کہ ایسا تعصب کیا جائے ہاں ملکی اور غیر ملکی ہر ایک حیثیت سے ہم پلہ ہوں تو ملکی کو ترجیح دیجائے۔ بنظر انصاف دیکھا جائے کہ اعلیٰ سے ادنیٰ دفاتر کو ہر حیثیت سے کس گروہ نے درست کیا اور کس نے رونق و تہذیب دی۔ اگر نظر انصاف میں سے دیکھا جائے تو غیر ملکیوں کی شکر گذاری و مشکوریت کا موقعہ ہے۔ نواب صاحب مذکور کی جگہ پر فی الحال مولوی عزیز مرزا صاحب منصرماً کارگذار ہیں اور چونکہ نواب صاحب کے قیام معتمدی فنانس پر شک ہے اسلئے انکا تقرر اور نیز اُنکی جگہ کا منصرمانہ کیا گیا ہے۔ مولوی اکبر علی صاحب مددگار معتمد امور مذہبی کی نسبت قطعی ۲۴ گھنٹہ میں اخراج کا حکم ہوا ہے۔ اور سرکاری افشاء راز وغیرہ کا جرم خیال کیا گیا ہے۔ اور نیز خداداد بیگ مددگار ہوم سیکرٹری کی جانب بھی ایسے ہی خیال ہیں اور اُنکو ضلع بھیجنے کا حکم ہوا اور ان احکام کی تعمیل بھی ہو چکی۔

[فصل و موسم] بارش حسب خواہش اضلاع و بلدہ میں ہوئی اور کئی روز سے متواتر ہو رہی ہے۔ تمام ندی تالاب لبریز اور مویشیوں کے گھاس بکثرت و بافراط دستیاب ہوتی ہے فصل کی حالت بہت اچھی ہے اور نیا غلہ بہت جلد ہونیکی امید ہے مگر گرانی بدستور ہے۔ اور اسکی بھی وجہ ہی کہ سرکار سے اسکی نسبت دکانین سرکاری طور سے کھلنے کے اور کوئی انتظام نہیں ہوا جس سے بنیوں میں ایک قسم کی ضد پائی جاتی ہے۔ زکام۔ درد سر پیچش اور تپ لرزہ کی علی العموم شکایت ہے اور وبا واردات الشاذ کالمعدوم کے مصداق ہیں۔ اضلاع میں ہنوز کسیقدر شکایت پائی جاتی ہے۔

بندگانعالی رونق افروز ملک پیٹھ ہیں اور انتظام سلطنت میں مصروف۔ نواب مدار المہام بہادر کوہ مولا پر قیام پذیر ہیں اور احکام حضور نظام کی اجراء میں مصروف۔ مسٹر پلوڈن کی نسبت خبر ہی کہ شملہ جانیوالے ہیں عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر وزیر افواج سرکار عالی نوچندی پنجشنبہ کو شرف الدین بابا کی پہاڑی پر ۴ بجے صبح کو جایا کرتے ہیں۔ اور آمد و رفت میں بہت کچھ خیرات فرماتے ہیں۔ آجکل جب سے دواخانہ قائم ہوا ہے صیغہ طبابت کی جانب خاص مذاق دیکھا جاتا ہے اور دواخانہ میں اکثر رونق رہتی ہیں۔ مظلومان کریٹ کے لئے ملا عبد القیوم کی سعی سے چندہ فراہم ہو رہا ہے۔ اور بہت کچھ ہو چکا ہی مفصل کیفیت۔ وکیل جریدہ روزگار۔ مخبر دکن وغیرہ کے معائنہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔

سالگرہ حضور نظام میں روشنی کرنیکے لئے کیبنٹ کونسل میں مسئلہ پیش ہوا ہے جسکے محرک عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر ہیں اور سوال کیا گیا ہے کہ تمام ملک میں عام طور سے کیوں روشنی نہ کی جاوی اور اس مبارک تقریب میں اظہار خوشی سے کیوں دریغ کیا جائے۔ اور مہاراجہ صاحب کی ڈیوڑھی پر بہت اہتمام کیساتھ روشنی کی جاتی ہی اس سال معمول سے زیادہ انتظام ہوا ہی۔ اور تمام علاقہ بازارات پیشکاری میں مہاراجہ صاحب بہادر کیطرف سے روشنی کرنیکا حکم نافذ ہوا ہے اور علی العموم تمام بلدہ میں معمول سے زیادہ انتظام ہو رہا ہے۔ (ر۔ک)

بغداد شریف - شب پنجشنبہ بتاریخ ۱۱ ربیع الاول مولود مبارک حضرت سرور کائنات ختم الانبیاء کا بڑی دھوم دھام سے امام اعظم میں ہوا۔ ۱۲ تاریخ سے لیکر ۱۵ تک ہر نماز کیساتھ ۲۱ توپ کی سلامی دولت العالیہ کیطرف سے سر ہوتی رہی۔ اور مخلوق کا بڑا ہجوم تھا جسمیں بغداد والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری بمعہ حضور مشیر بغداد دولتلو رجب پاشا حضرتلری و دیگر پاشاہات عسکریہ رونق افروز تھے۔ امام اعظم رح کا مقبرہ مبارک بغداد سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ یہ دو کوس بجائے رات کے دن ہو رہا تھا۔ آدھی رات کے قریب نصف راستہ پر گاڑی والونکو چور پڑے اور گاڑی والونپر بندوقوں کے فیر کئے اور لوٹ لیا سنا جاتا ہے کہ ایک شخص کی ۱۵۰ پونڈ عثمانی نقد لئے پولیس چورونکی تلاش میں ہے۔

۱۴ تاریخ شب شنبہ کو حضرت مولانا و سیدنا محبوب سبحانی قطب ربانی والہیکل الصمدانی والقندیل النورانی السید الشیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی روضہ مبارک میں مولود تھا۔ یہاں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ سے زیادہ ہجوم تھا۔ کیونکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کا روضہ خاص شہر میں ہے۔ روشنی کا یہ عالم تھا کہ جسطرح فلک ستاروں سے مزین ہے اسیطرح حضرت ممدوح کی کافی جھاڑ فانوسوں سے مزین تھی غرضیکہ روشنی نہایت قابل دید تھی کوٹھوں کی سقف پر ہزارہا عورتیں بیٹھیں تھی اور کافی میں مرد دوش بدوش تھے اور مولود باہر کی مسجد یعنے صحن میں پڑھا گیا۔ سامنے کے حجروں کی سقف پر والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری اور حضور کمانڈر انچیف رجب پاشا مشیر بغداد بمعہ اعلے عہدہ داران اور سادات پناہ نقیب اشرف بغداد و امراء شہر بیٹھے تھے۔ اور مولود سن رہے تھے۔ بعد ختم مولود مٹھائی تقسیم ہوئی۔ تمام خرچ حضرت امام اعظم اور حضرت شیخ میں حضرت خلیفۃ المسلمین کی طرف سے ہوا۔ پختہ ذریعہ سے ابھی تک خبر نہیں ملی کہ کتنی ہزار پونڈ صرف ہوا۔

بغداد کے اخبار میں جو فہرست چندہ عسکریہ شاہانہ کیواسطے اعلے عہدہ داران کیطرف سے شائع ہوئی وہ یہ ہے۔ بغداد والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری ۱۵۰۰ قرش۔ بغداد قاضی فضیلتلو نجم الدین بیگ آفندی ۵۰۰ قرش۔ مفتی آفندی ۵۰۰ قرش۔ عبد القادر آفندی دلہ زادہ تاجر بغداد ۵۰۰ قرش۔ کمنجی بلدیہ یعنی بلدیہ نمبر دوم بغداد احمد بیگ آفندی ۳۰۰ قرش

مراسلات

ندوۃ العلما ۲۳ اگست ۱۸۹۸ء کے وکیل مین حاشیہ پر ندوۃ العلما کے عنوان سے تھوڑی سی عبارت لکھی گئی تھی جسمین ندوۃ العلما کیطرف سے بڑے بڑے شہرونمین ڈیپوٹیشن (وفد) بھیجنے کی تجویز منظور ہونیکا ذکر کرکے مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری کی سرگرمی اور انکے وعظ کی کیفیت درج ہے اس مین کیا شک ہے کہ یہ عالمون کی مجلس ہے اور اس مقدس مجلس کیواسطے ہمارے سرتاج عالم لوگ ہی جو کچھہ کرینگے وہ ہوسکیگا۔ اب وہ زمانہ گذر گیا ہے کہ جب کسی بات کا مدار شخصی حالت پر ہوا کرتا تھا اب ہر ایک بھلائی برائی کے اندازہ کا مدار قومی حالت پر رہگیا ہے۔ اور مجموعی قومی حالت کی بنا پر ہی کسی قوم کی عزت یا ثروت شمار کی جاتی ہے پس اسواسطے اب لوگون مین یہ خیال پیدا ہونا چاہیئے کہ جو کام ہم کر رہے ہین اگرچہ وہ قومی کام ہے لیکن ہمکو اس مین اپنے ذاتی کام سے زیادہ مدد اور اعانت کرنی چاہیئے۔ ہم جبتک اپنی ذاتیات کو قومی اغراض پر قربان نہین کردینگے تب تک قومی بہتری کی صورت نظر آنی ایک امر ناممکن ہے اور قومی بہتری کا پیدا ہوجانا گویا ہر جدا جدا شخص کی ذاتی بہتری کا مجموعہ ہے پس اگر اس قسم کی قومی بہتریون کی کوشش کا نتیجہ آج ہم خود نہین دیکھہ سکینگے۔ تو یہ ضروری بات ہے کہ کل کو ہماری آیندہ نسلین اُس سے متمتع ہون۔ قومی کام عموماً اسی قبیل کے ہوتے ہین کہ بنیاد کوئی شخص رکھتا ہے اور اُسکے بارآور ہونیسے اُسکی نسل یا قوم فایدہ اُٹھاتی ہے لیکن اسکو غیر کا فایدہ خیال کرنا اس سے زیادہ حماقت یا غلطی اور کیا ہوسکتی ہے۔ اور اگر یہ خیال کرلیا جاوے تو غالباً دنیا مین کوئی ترقی ہی نہین ہوسکتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ جسنے مسلمانون مین موجودہ ذلیل حالت پیدا کردی ہے۔ مسلمانون نے اخیر مین آکر ذاتی فایدہ اور ذاتی نقصان پر تمام دارومدار رکھہ لیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھہ عرصہ بعد آہستہ آہستہ ذاتی تنزل ہوتے ہوتے آخر قومی تنزل ہوگیا۔ قومی عزت یا قومی ترقی کس چیز کا نام ہے۔ زیادہ تر افراد قوم کی ترقی کا نام قومی ترقی اور زیادہ تر افراد قوم کی مفلوک الحالی کا نام قومی تنزل ہے۔

ایک قوم جو معزز یا ترقی یافتہ کہلاتی ہے اس مین کیا ہوتا ہے یہی کہ فرداً فرداً اسکا ہر ایک ممبر یا عضو معزز اور ممتاز ہوتا ہے اور مجموعی حالت مین اُسیکو معزز قوم اور ممتاز قوم کہا جاتا ہے اور پھر جب ایک قوم معزز و ممتاز ہوجاتی ہے تو اُسکا کوئی ایک فرد یا چند افراد خواہ کتنی ہی بُری حالت مین ہون لیکن پھر بھی زمانہ اونکو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ خستہ حال سے خستہ حال انگریز یا یورپین ہمارے پاس آجائے اُسکی شکل دیکھتے ہی ہمارے دل مین فوراً اُسکی نسبت عزت و وقعت کا خیال پیدا ہوجائیگا اسکا کیا سبب ہے سوائے اسکے کچھہ نہین کہ ہمارے دل یورپین اقوام کو اپنی نسبت زیادہ تر معزز و ممتاز سمجھہ چکے ہین۔ یا یون کہئے کہ یورپین اقوام ہمارے دلون مین اپنا تعزز و وقار پیدا کرچکی ہین یہ ہم نے مانا کہ ہندوستانی ہونیکی وجہ سے یورپین اقوام کو اس واسطے بھی معزز مانتے ہون کہ وہ ہم پر فاتح اور ہم اونکے مفتوح ہین۔ لیکن نہین اُن ممالک مین بھی کہ جہان یورپین اقوام بطور ایک رعیت کے رہتی ہین وہان بھی اُنکا وقار اور اُنکی عزت اُس سے کم نہین کیجاتی کہ جس قدر ذاتی اُنکی عزت ہے۔ پس اس صورت مین یہی ماننا پڑتا ہے کہ بیشک قومی عزت اور قومی وقار کوئی چیز ہے اور جسکا اثر بادشاہی یا سلطنت کے بغیر بھی بحیثیت معزز قوم ہونیکے ضرور پڑتا ہے۔ خیر غرضیکہ یہ تو بجائے خود ایک مستقل بحث ہے ہمارا مدعا اس سے یہی ہے کہ جس صورت مین قومی عزت کوئی چیز ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اُسکو حاصل نہ کیا جائے لیکن وہ پیدا کرنیسے ہوسکتی ہے اور مسلمانون کو جہانتک خیال کیا جاسکتا ہے یہ بدرجہ غایت حاصل تھی جس کو خدا جانے کن کن غلط فہمیون اور آپس کی بعض ذاتی اور نفسانی باتون نے اس زمانہ مین صدمہ پہنچاکر منتشر اور پریشان کردیا ہوا ہے جو بہت تھوڑی توجہ سے پھر ایک سلسلہ مین آسکتا ہے اور جس کے واسطے ہندوستان کے مختلف حصون مین مختلف طریقون پر کوششین کیجارہی ہین لیکن وہ ایک تو مختلف طریقون کی وجہ سے نیز کسی بڑی پیمانے پر مجموعی طور پر نہ ہونیکے باعث اسقدر اثر پذیر نہیں ہوسکیں کہ جسکی ضرورت تھی بارے خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ دو تین سال سے جو کوشش جاری کی گئی ہے اور جس کا مبارک نام ندوۃ العلما ہے وہ تمام اصول پر وسعت کیساتھہ حاوی ہونیکے علاوہ تمام فروعی اختلافات کو مٹاکر مسلمانون کو ایک قوم کا مصداق بنانے مین کامیاب ہوتی نظر آتی ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو وہ جس طرح ہندوستان کے کسی خاص حصہ سے متعلق نہین ہے اسیطرح مسلمانون کے کسی خاص خیالی فرقہ یا گروہ سے تعلق نہین رکھتی۔ اسکی نزدیک جس طرح دنیا کے خواہ کسی حصہ کا رہنیوالا کلمہ گو مسلمان ایک پکا مسلمان ہی اسیطرح مسلمانون کے من گھڑت فرقون مین سے ہر ایک فرقہ کا کلمہ پڑھنیوالا ایک سچا مسلمان ہے +

اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جس مین تفرقہ اور اختلاف ہو ہی نہین سکتا فروعی باتون کے جو کچھہ جھگڑے اور تنازعے پیدا کرلئے گئے ہین سب اپنی جہالت اور غلط فہمی کا نتیجہ ہین یہ اہم معاملہ پر بحث کرنا نہین چاہتا۔ کیونکہ یہ بات میرے مضمون نویسی کے منشا سے باہر ہے میرا مدعا اس سے یہی ہے کہ ندوۃ العلما ایک متفقہ شاہراہ ہے کہ جسپر ہر فرقہ کا مسلمان چل سکتا ہے (حالانکہ مجھ کو مسلمانون کیساتھہ ہر فرقہ کا لفظ لکھتے یا کہتے ہوئے سخت تکلیف ہوتی ہے لیکن موجودہ حالت کے لحاظ سے مجبور ہون) اور ندوۃ العلما ایک ایسی مبارک مجلس ہے کہ جس کی آغوش عافیت مین ہر ایک مسلمان کو اپنے تئین سپرد کرکے بالکل مطمئن اور بیخوف ہوجانیکا یقین کامل ہونا چاہیئے +

ندوۃ العلما کی طاقت اور قدرت کی حالت لفظون کے ذریعہ سے بارہا دکھائی جا چکی ہے لیکن خوش نصیب ہونگے وہ لوگ کہ جو اپنی آنکھون سے اسکے کارنامایان دیکھہ کر اس کی قوت اور طاقت سے فایدہ حاصل کرینگے۔ اے خدا تو کچھہ ایسی مہربانی کر کہ ہم کو بھی وہ دن دیکھنا نصیب ہو کہ جس کا نفسہ اور جس کی کیفیت ہمارے دل و دماغ مین بھر رہی ہے +

کسی قومی انسٹیٹیوشن کی ترقی دیر مین یا جلدی مین اُس قوم کے لوگون کی توجہ کے لحاظ سے ہے کسی ایک ہی کام کو ہوتے ہوتے سالہا سال اور صدیان بھی گذر سکتی ہین اور وہی کام چند سال مین بھی پورا ہوسکتا ہے۔ پس اُسکے جلدی یا دیر مین ہونیکا انحصار قوم کی توجہ اور کوشش پر ہے لیکر اسوقت مسلمانون کیواسطے جو کل امراض قومی کی دوا ہے وہ تعلیم ہے۔ یعنی موجودہ والدین اگر اور کچھہ نہ کرین تو اتنا تو کرین کہ اپنے بچون کو لگاتار تعلیم دیئے جائین پھر یہ نسخہ خود بخود آہستہ آہستہ تمام قومی اغراض پر حاوی ہوتا چلا جائیگا لیکن فقط تعلیم ہی سے کچھہ نہین ہوگا بلکہ اُسکے ساتھہ اعلےٰ تربیت ہو اور ان دونون مین قومیت کی چاشنی دیجائے۔ ورنہ خشک تعلیم جیسی کہ کثرت سے آجکل ہندوستان مین دیجارہی ہے۔ ہندوستان مین ہر ایک قوم کیواسطے مضر ثابت ہورہی ہے۔ مسلمانون کو خصوصیت سے ضرورت ہے کہ اپنی قومی مدرسہ اور قومی دارالعلوم بناکر انمین اپنی موافق تعلیم دین جنمین مذہبی تعلیم کہ جو مسلمانون کی ترقی کا جزو اعظم ہے ضرور داخل ہوگی ورنہ موجودہ وضع کی تعلیم بجائے فایدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے پس انہی وجوہات پر غور کرکے ہمارے محترم مجلس ندوۃ العلما نے جو ایک دارالعلوم بنانیکی تجویز کی ہے اور جو ایسی ہی اعلےٰ پیمانہ پر بنانا تجویز کیا گیا ہے جیسے اعلےٰ خیالات کی مسلمانون مین ..... ضرورت ہے اُسکے واسطے اسبات کی سخت ضرورت ہے کہ ندوۃ العلما کی اصلی کیفیت لوگون مین پھیلائی جاوے اور اُسکے ساتھہ لوگون مین ہمدردی اور اعانت کا خیال پیدا کیا جائے پس اس کام کیواسطے علما کا مقدس گروہ ہی زیادہ بااثر اور مفید خیال کیا جاسکتا ہے جسکے عوض مین قوم کے پاس سوائے شکریہ کے اور کیا ہے

باقی آیندہ

راقم خاکسار صادق بلند شہری از سرسہ پنجاب

حیدرآباد [تغیر و تبدل] اخباروں کے ذریعہ سے یا مرہٹہ کے کسی آدمی سے پوشیدہ نہیں رہگیا کہ حضور نظام نے عنان حکومت و مہام سلطنت شروع سال اسلامی سنہ روان

سے اپنی دست قدرت میں لی ہی اور جیسے مدار المہام کے اعتماد پر کلیتہً چھوڑ دیا تھا اب وہ بات نہیں رہی اور نہایت توجہ اور بیدار مغزی سے انتظام ممالک و اصلاح انتظام میں مصروف و مشغول ہیں اور خود دست مبارک سے ہر ایک مسئلہ کی نسبت تحریری حکم نافذ فرماتے ہیں۔ مولوی احمد حسین صاحب مددگار معتمد پیشی کو آجکل باریاب اور پیشی کے کام کی انجام دہی کا صرف اسی قدر موقعہ ملتا ہے کہ عرضداشت معین المہامان و مدار المہام و عرائض رعایا وغیرہ پیشگاہ عالی میں پیش کرتے اور احکام بندگانعالی کی کتبا و اجرائے کرتے ہیں۔ نواب مدار المہام کی پارٹی سے جسقدر ناخوشی کا اظہار ہو رہا ہے اسکے ثبوت کے لئے "باوجود تائید و سفارش نواب صاحب و مسٹر پلوڈن" مسٹر ہرمزجی کا اخراج کافی ہے۔ اور فی الواقع نواب مدار المہام بہادر نے ذاتی کسی احکام میں روگردانی نہیں کی۔ بلکہ بعض بعض معتمدین ناہنجار و مشیران ناکار و بداندیش نے بعض مسئلہ میں خلاف مصلحت کارروائی کی جو صریح حضور نظام کے خلاف منشاء واقع ہوئی یا بعض احکام کی اجراء میں پہلوتہی کی گئی جسکا نتیجہ مشیران بدکردار نے بھگتا اور بھگتینگے جس کی وجہ سے رئیس ہی نہیں بلکہ رعایا بھی رنجیدہ خاطر ہو گئی ہے۔ حضور نظام و اہل ملک کی توجہ انتظام سلطنت کی نسبت کافی ثبوت ملتے جا رہے ہیں چنانچہ مجلس مالگذاری جس کی شکست ہونیکی مدت سے افواہ اڑ رہی تھی۔ اب بندگانعالی نے حکم نافذ فرمایا ہے۔ مگر چونکہ اراکین مجلس کیلئے ہنوز کوئی حکم صادر نہیں فرمایا گیا اسوجہ سے عہدہ دار بدستور قائم اور کارگذار ہیں اور یقین کیا جاتا ہے کہ بہت جلد تفصیلی احکام نافذ ہونگے۔ ہفتہ عشرہ سے بذرائع معتبر مشہور ہو رہا ہے کہ عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر کو پیشگاہ اعلیحضرت حضور نظام سے معین المہامی مال کیلئے حکم نافذ ہوا ہی مگر ہنوز اسکی تعمیل و اجرائے نہیں ہوئی غالباً مجلس مالگذاری و معین المہامی کی اجرائے کے ساتھ ہی ساتھ ہوگی۔ مگر ہم کو تعجب اس امر کا ہے کہ آخر اجراء احکام کیوں نہیں کیگئی تامل کیا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا سمجھا جاتا ہے کہاں تک مناسب کہا جا سکتا ہے۔ یہ ہی قیاس میں نہیں آتا کہ یہ خبریں غلط مشہور ہو گئی ہیں جبکہ ستمبر ذرائع اور بالعموم ملکی اخبارات ان کو تائید سے مؤید ہیں اور اسوجہ سے کوئی قوی وجہ غلط اعلان ہونیکی معلوم نہیں ہوتی۔ بمصالحت انتظامی بندگانعالی نے مولوی علی حسن صاحب معتمد فنانس کو اس خدمت سے علیحدہ کر کے انکی اصلی خدمت نظامت بندوبست پر واپسی کا حکم صادر فرمایا ہی چنانچہ ۲ ستمبر کو مولوی علی حسن صاحب نے نواب عماد جنگ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کو جو حال میں مسٹر ہرمزجی کی جگہ پر مامور ہوئے ہیں چارج دیکر سبکدوشی حاصل کی۔ اور چونکہ ۴ ر کو تعطیل سالگرہ حضور نظام کی ہے۔ اسلئے یکشنبہ ۵ کو نظامت کا چارج مولوی صاحب ممدوح لینگے۔ اسطرح مسٹر برزوجی اپنی اصلی خدمت بندوبست پر اور مولوی ضمیر حسین صاحب مددگاری پر واپس ہونگے۔ نواب عماد جنگ بہادر کا تقرر منصرمانہ ہوا ہے اور عام طور سے یقین کیا جاتا ہے کہ اس بار گراں اور اہم ذمہ واری اور اعلے دماغی اور پوری قوت انتظامیہ اور نہایت سنجیدہ مزاجی کے بغیر نہیں چل سکتا۔ جسکے لئے مولوی صاحب مان لئے گئے ہیں اور نواب صاحب ممدوح کے عدم قیام کی نسبت بالعموم یقینی خیال کیا جاتا ہے کہ اس جگہ پر کوئی بڑا شخص بلایا جائیگا۔ نواب صاحب نے جائزہ لیتے ہی پہلا خیال غیر ملکیوں کی نسبت تعصبانہ ظاہر کیا۔ مولوی خلیل الرحمان صاحب صیغہ دار نگرانی کی انتقال سے انکی جگہ خالی اور سلسلہ میں آخری جائداد تقرر طلب ہے جس کی نسبت ایک کار آزمودہ تجویز کیا گیا۔ آپنے دریافت فرمایا ملکی ہی یا غیر ملکی۔ اعلیحضرت نظام کا یہ ہرگز منشاء نہیں ہی کہ ایسا تعصب کیا جائے ہاں ملکی اور غیر ملکی ہر ایک حیثیت سے ہم پلہ ہوں تو ملکی کو ترجیح دیجائے۔ بنظر انصاف دیکھا جائے کہ اعلیٰ سے ادنیٰ دفاتر کو ہر حیثیت سے کس گروہ نے درست کیا اور کس نے رونق و تہذیب دی۔ اگر نظر انصاف میں سے دیکھا جائے تو غیر ملکیوں کی شکر گذاری و مشکوریت کا موقعہ ہے۔ نواب صاحب مذکور کی جگہ پر فی الحال مولوی عزیز مرزا صاحب منصرماً کارگذار ہیں اور چونکہ نواب صاحب کے قیام معتمدی فنانس پر شک ہے اسلئے انکا تقرر اور نیز انکی جگہ کا منصرمانہ کیا گیا ہے۔ مولوی اکبر علی صاحب مددگار معتمد امور مذہبی کی نسبت قطعی ۲۴ گھنٹہ میں اخراج کا حکم ہوا ہے۔ اور سرکاری افشاء راز وغیرہ کا جرم خیال کیا گیا ہے۔ اور نیز خداداد بیگ مددگار رہوم سیکرٹری کی جانب بھی ایسے ہی خیال ہیں اور انکو ضلع بھیجنے کا حکم ہوا اور ان احکام کی تعمیل بھی ہو چکی +

[فصل و موسم] بارش حسب خواہش اضلاع و بلدہ میں ہوئی اور کئی روز سے متواتر ہو رہی ہے۔ تمام ندی تالاب لبریز اور مویشیوں کے گھاس بکثرت و بافراط دستیاب ہوتی ہے فصل کی حالت بہت اچھی ہے اور نیا غلہ بہت جلد ہونیکی امید ہے مگر گرانی بدستور ہے۔ اور اسکی بھی وجہ ہی کہ سرکار سے اسکی نسبت دکانین سرکاری طور سے کھلنے کے اور کوئی انتظام نہیں ہوا جس سے بنیوں میں ایک قسم کی ضد پائی جاتی ہے۔ زکام۔ درد سر پیچش اور تپ لرزہ کی علی العموم شکایت ہے اور وبا واردات الشاذ کالمعدوم کے مصداق ہیں۔ اضلاع میں ہنوز کسیقدر شکایت پائی جاتی ہے +

بندگانعالی رونق افروز ملک پیٹھ ہیں اور انتظام سلطنت میں مصروف۔ نواب مدار المہام بہادر کوہ مولا پر قیام پذیر ہیں اور احکام حضور نظام کی اجراء میں مصروف۔ مسٹر پلوڈن کی نسبت خبر ہی کہ شملہ جانیوالے ہیں عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر وزیر افواج سرکار عالی نوچندی پنجشنبہ کو شرف الدین بابا کی پہاڑی پر ۴ بجے صبح کو جایا کرتے ہیں۔ اور آمد و رفت میں بہت کچھ خیرات فرماتے ہیں + آجکل جب سے دواخانہ قائم ہوا ہے صیغہ طبابت کی جانب خاص مذاق دیکھا جاتا ہے اور دواخانہ میں اکثر رونق رہتی ہیں مظلومان کریٹ کے لئے ملا عبد القیوم کی سعی سے چندہ فراہم ہو رہا ہے۔ اور بہت کچھ ہو چکا ہی مفصل کیفیت۔ وکیل جریدہ روزگار۔ مخبر دکن وغیرہ کے معائنہ سے معلوم ہو سکتی ہے +

سالگرہ حضور نظام میں روشنی کرنیکے لئے کیبنٹ کونسل میں مسئلہ پیش ہوا ہے جسکی محرک عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر ہیں اور سوال کیا گیا ہے کہ تمام ملک میں عام طور سے کیوں روشنی نہ کی جاوی اور اس مبارک تقریب میں اظہار خوشی سے کیوں دریغ کیا جائے۔ اور مہاراجہ صاحب کی ڈیوڑھی پر بہت اہتمام کیساتھ روشنی کی جاتی ہی اس سال معمول سے زیادہ انتظام ہوا ہی۔ اور تمام علاقہ بازارات پیشکاری میں مہاراجہ صاحب بہادر کیطرف سے روشنی کرنیکا حکم نافذ ہوا ہے اور علی العموم تمام بلدہ میں معمول سے زیادہ انتظام ہو رہا ہے + (ر ک)

بغداد شریف - شب پنجشنبہ بتاریخ ۱۱ ربیع الاول مولود مبارک حضرت سرور کائنات ختم الانبیاء کا بڑی دہوم دہام سے امام اعظم میں ہوا۔ ۱۲ تاریخ سے لیکر ۱۵ تک ہر نماز کیساتھ ۲۱ توپ کی سلامی دولت العالیہ کیطرف سے سر ہوتی رہی۔ اور مخلوق کا بڑا ہجوم تھا جسمیں بغداد والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری بمعہ حضور مشیر بغداد دولتلو رجب پاشا حضرتلری و دیگر پاشاہات عسکریہ رونق افروز تھے۔ امام اعظم رح کا مقبرہ مبارک بغداد سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ یہ دو کوس بجائے رات کے دن ہو رہا تھا۔ آدھی رات کے قریب نصف رات پر گاڑی والونکو چور پڑے اور گاڑی والونپر بندوقوں کے فیر کئے اور لوٹ لیا سنا جاتا ہے کہ ایک شخص کی ۱۵۰ پونڈ عثمانی نقد لئے پولیس چورونکی تلاش میں ہے +

۱۴ تاریخ شب شنبہ کو حضرت مولانا و سیدنا محبوب سبحانی قطب ربانی والہیکل الصمدانی والقندیل النورانی السید الشیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی روضہ مبارک میں مولود تھا۔ یہاں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ سے زیادہ ہجوم تھا۔ کیونکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کا روضہ خاص شہر میں ہے۔ روشنی کا یہ عالم تھا کہ جس طرح فلک ستاروں سے مزین ہے اسیطرح حضرت ممدوح کی کافی جھاڑ فانوسوں سے مزین تھی غرضیکہ روشنی نہایت قابل دید تھی کوٹھوں کی سقف پر ہزارہا عورتیں بیٹھیں تھی اور کافی میں مرد دوش بدوش تھے اور مولود باہر کی مسجد یعنے صحن میں پڑھا گیا۔ سامنے کے حجروں کی سقف پر والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری اور حضور کمانڈر انچیف رجب پاشا مشیر بغداد بمعہ اعلے عہدہ داران اور سادات پناہ نقیب اشرف بغداد و امراء شہر بیٹھے تھے۔ اور مولود سن رہے تھے۔ بعد ختم مولود مٹھائی تقسیم ہوئی۔ تمام خرچ حضرت امام اعظم اور حضرت شیخ میں حضرت خلیفۃ المسلمین کی طرف سے ہوا۔ پختہ ذریعہ سے ابھی تک خبر نہیں ملی کہ کتنے ہزار پونڈ صرف ہوا۔

بغداد کے اخبار میں جو فہرست چندہ عسکریہ شاہانہ کیواسطے اعلے عہدہ داران کیطرف سے شائع ہوئی وہ یہ ہے۔ بغداد والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری ۱۵۰۰ قرش۔ بغداد قاضی فضیلتلو نجم الدین بیگ آفندی ۵۰۰ قرش۔ مفتی آفندی ۵۰۰ قرش۔ عبد القادر آفندی دلہ زادہ تاجر بغداد ۵۰۰ قرش۔ کیخی بلدیہ یعنی بلدیہ نمبر دوم بغداد احمد بیگ آفندی ۳۰۰ قرش

مراسلات

ندوۃ العلما ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کے وکیل مین حاشیہ پر ندوۃ العلما کے عنوان سے تھوڑی سی عبارت لکھی گئی تھی جسمین ندوۃ العلما کیطرف سے بڑے بڑے شہرونمین ڈیپوٹیشن (وفد) بھیجنے کی تجویز منظور ہونیکا ذکر کرکے مولوی غلام محمد صاحب فاضل شاہجہانپوری کی سرگرمی اور انکی وعظ کی کیفیت درج ہے اس مین کیا شک ہے کہ یہ عالمون کی مجلس ہے اور اس مقدس مجلس کیواسطے ہمارے سرتاج عالم لوگ ہی جو کچھ کرینگے وہ ہوسکیگا۔ اب وہ زمانہ گذر گیا ہے کہ جب کسی بات کا مدار شخصی حالت پر ہوا کرتا تھا اب ہر ایک بھلائی برائی کے اندازہ کا مدار قومی حالت پر رہگیا ہے۔ اور مجموعی قومی حالت کی بنا پر ہی کسی قوم کی عزت یا ثروت شمار کی جاتی ہے پس اسواسطے اب لوگون مین یہ خیال پیدا ہونا چاہیئے کہ جو کام ہم کررہے ہین اگرچہ وہ قومی کام ہے لیکن ہمکو اس مین اپنے ذاتی کام سے زیادہ مدد اور اعانت کرنی چاہیئے۔ ہم جبتک اپنی ذاتیات کو قومی اغراض پر قربان نہین کردینگے تب تک قومی بہتری کی صورت نظر آنی ایک امر ناممکن ہے اور قومی بہتری کا پیدا ہوجانا گویا ہر جدا جدا شخص کی ذاتی بہتری کا مجموعہ ہے پس اگر اس قسم کی قومی بہتریون کی کوشش کا نتیجہ آج ہم خود نہین دیکھ سکینگے۔ تو یہ ضروری بات ہے کہ کل کو ہماری آیندہ نسلین اُس سے متمتع ہون۔ قومی کام عموماً اسی قبیل کے ہوتے ہین کہ بنیاد کوئی شخص رکھتا ہے اور اُسکے بار آور ہونیسے اُسکی نسل یا قوم فایدہ اُٹھاتی ہے لیکن اسکو غیر کا فایدہ خیال کرنا اس سے زیادہ حماقت یا غلطی اور کیا ہوسکتی ہے۔ اور اگر یہ خیال کرلیا جاوے تو غالباً دنیا مین کوئی ترقی ہی نہین ہوسکتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ جسنے مسلمانون مین موجودہ ذلیل حالت پیدا کردی ہے مسلمانون نے اخیر مین آکر ذاتی فایدہ اور ذاتی نقصان پر تمام دارومدار رکھلیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ عرصہ بعد آہستہ آہستہ ذاتی تنزل ہوتے ہوتے آخر قومی تنزل ہوگیا۔ قومی عزت یا قومی ترقی کس چیز کا نام ہے۔ زیادہ تر افراد قوم کی ترقی کا نام قومی ترقی اور زیادہ تر افراد قوم کی مفلوک الحالی کا نام قومی تنزل ہے۔

ایک قوم جو معزز یا ترقی یافتہ کہلاتی ہے اس مین کیا ہوتا ہے یہی کہ فرداً فرداً اسکا ہر ایک ممبر یا عضو معزز اور ممتاز ہوتا ہے اور مجموعی حالت مین اُسیکو معزز قوم اور ممتاز قوم کہا جاتا ہے اور پھر جب ایک قوم معزز و ممتاز ہوجاتی ہے تو اُسکا کوئی ایک فرد یا چند افراد خواہ کتنی ہی بُری حالت مین ہون لیکن پھر بھی زمانہ اونکو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ خستہ حال سے خستہ حال انگریز یا یورپین ہمارے پاس آجائے اُسکی شکل دیکھتے ہی ہمارے دل مین فوراً اُسکی نسبت عزت و وقعت کا خیال پیدا ہوجائیگا اسکا کیا سبب ہے سوائے اسکے کچھ نہین کہ ہمارے دل یورپین اقوام کو اپنی نسبت زیادہ تر معزز و ممتاز سمجھ چکے ہین۔ یا یون کہئے کہ یورپین اقوام ہمارے دلون مین اپنا تعزز و وقار پیدا کرچکی ہین یہ ہم نے مانا کہ ہندوستانی ہونیکی وجہ سے یورپین اقوام کو اس واسطے بھی معزز مانتے ہون کہ وہ ہم پر فاتح اور ہم اونکے مفتوح ہین لیکن نہین اُن ممالک مین بھی کہ جہان یورپین اقوام بطور ایک رعیت کے رہتی ہین وہان بھی اُنکا وقار اور اُنکی عزت اُس سے کم نہین کیجاتی کہ جس قدر ذاتی اُنکی عزت ہے۔ پس اس صورت مین یہی ماننا پڑتا ہے کہ بیشک قومی عزت اور قومی وقار کوئی چیز ہے اور جسکا اثر بادشاہی یا سلطنت کے بغیر بھی بحیثیت معزز قوم ہونیکے ضرور پڑتا ہے۔ خیر غرضیکہ یہ تو بجائے خود ایک مستقل بحث ہی ہمارا مدعا اس سے یہی ہے کہ جس صورت مین قومی عزت کوئی چیز ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اُسکو حاصل نہ کیا جائے لیکن وہ پیدا کرنیسے ہوسکتی ہے اور مسلمانون کو جہانتک خیال کیا جاسکتا ہے یہ بدرجہ غایت حاصل تھی جس کو خدا جانے کن کن غلط فہمیون اور آپس کی بعض ذاتی اور نفسانی باتون نے اس زمانہ مین صدمہ پہنچاکر منتشر اور پریشان کردیا ہوا ہے جو بہت تھوڑی توجہ سے پھر ایک سلسلہ مین آسکتا ہے اور جس کے واسطے ہندوستان کے مختلف حصون مین مختلف طریقون پر کوششین کیجارہی ہین لیکن وہ ایک تو مختلف طریقون کی وجہ سے

نیز کسی بڑی پیمانے پر مجموعی طور پر نہ ہونیکے باعث اسقدر اثر پذیر نہیں ہوسکیں کہ جسکی ضرورت تھی بارے خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ دو تین سال سے جو کوشش جاری کی گیگئی ہے اور جس کا مبارک نام ندوۃ العلما ہے وہ تمام اصول پر وسعت کیساتھ حاوی ہونیکے علاوہ تمام فروعی اختلافات کو مٹاکر مسلمانون کو ایک قوم کا مصداق بنانے مین کامیاب ہوتی نظر آتی ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو وہ جس طرح ہندوستان کے کسی خاص حصہ سے متعلق نہیں ہے اسیطرح مسلمانون کے کسی خاص خیالی فرقہ یا گروہ سے تعلق نہیں رکھتی۔ اسکی نزدیک جس طرح دنیا کے خواہ کسی حصہ کا رہنیوالا کلمہ گو مسلمان ایک پکا مسلمان ہی اسیطرح مسلمانون کے من گھڑت فرقون مین سے ہر ایک فرقہ کا کلمہ پڑھنیوالا ایک سچا مسلمان ہے +

اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جس مین تفرقہ اور اختلاف ہو ہی نہین سکتا فروعی باتون کے جو کچھ جھگڑے اور تنازعے پیدا کرلئے گئے ہین سب اپنی جہالت اور غلط فہمی کا نتیجہ ہین یہ اہم معاملہ پر بحث کرنا نہین چاہتا۔ کیونکہ یہ بات میرے مضمون نویسی کے منشا سے باہر ہے میرا مدعا اس سے یہی ہے کہ ندوۃ العلما ایک متفقہ شاہراہ ہے کہ جسپر ہر فرقہ کا مسلمان چل سکتا ہے (حالانکہ مجھ کو مسلمانون کیساتھ ہر فرقہ کا لفظ لکھنے یا کہتے ہوئے سخت تکلیف ہوتی ہے لیکن موجودہ حالت کے لحاظ سے مجبور ہون) اور ندوۃ العلما ایک ایسی مبارک مجلس ہے کہ جس کی آغوش عافیت مین ہر ایک مسلمان کو اپنے تئین سپرد کرکے بالکل مطمئن اور بیخوف ہوجانیکا یقین کامل ہونا چاہیئے +

ندوۃ العلما کی طاقت اور قدرت کی حالت لفظون کے ذریعہ سے بارہا دکھائی جا چکی ہے لیکن خوش نصیب ہونگے وہ لوگ کہ جو اپنی آنکھون سے اسکے کارنمایان دیکھکر اس کی قوت اور طاقت سے فایدہ حاصل کرینگے۔ اے خدا تو کچھ ایسی مہربانی کر کہ ہم کو بھی وہ دن دیکھنا نصیب ہو کہ جس کا لفشتہ اور جس کی کیفیت ہمارے دل و دماغ مین بھر رہی ہے +

کسی قومی اسٹیٹیوشن کی ترقی دیر مین یا جلدی مین اُس قوم کے لوگون کی توجہ کے لحاظ سے کسی ایک ہی کام کو ہوتے ہوتے سالہا سال اور صدیان بھی گذر سکتی ہین اور وہی کام چند سال مین بھی پورا ہوسکتا ہے۔ پس اُسکے جلدی یا دیر مین ہونیکا انحصار قوم کی توجہ اور کوشش پر ہے لیکر اسوقت مسلمانون کیواسطے جو کل امراض قومی کی دوا ہے وہ تعلیم ہے۔ یعنی موجودہ والدین اگر اور کچھ نہ کریں تو اتنا تو کریں کہ اپنے بچون کو لگاتار تعلیم دیئے جائین پھر یہ نسخہ خود بخود آہستہ آہستہ تمام قومی اغراض پر حاوی ہوتا چلا جائیگا لیکن فقط تعلیم ہی سے کچھ نہین ہوگا بلکہ اُسکے ساتھ اعلےٰ تربیت ہو اور ان دونون مین قومیت کی چاشنی دیجائے۔ ورنہ خشک تعلیم جیسی کہ کثرت سے آجکل ہندوستان مین دیجارہی ہے۔ ہندوستان مین ہر ایک قوم کیواسطے مضر ثابت ہورہی ہے۔ مسلمانون کو خصوصیت سے ضرورت ہے کہ اپنی قومی مدرسہ اور قومی دارالعلوم بناکر انمین اپنے موافق تعلیم دین جنمین مذہبی تعلیم کہ جو مسلمانون کی ترقی کا جزو اعظم ہے ضرور داخل ہوگی ورنہ موجودہ وضع کی تعلیم بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے پس انہی وجوہات پر غور کرکے ہمارے محترم مجلس ندوۃ العلما نے جو ایک دارالعلوم بنانیکی تجویز کی ہے اور جو ایسی ہی اعلےٰ پیمانہ پر بنانا تجویز کیا گیا ہے جیسے اعلےٰ خیالات کی مسلمانون مین ..... ضرورت ہے اُسکے واسطے اسبات کی سخت ضرورت ہے کہ ندوۃ العلما کی اصلی کیفیت لوگون مین پھیلائی جاوے اور اُسکے ساتھ لوگون مین ہمدردی اور اعانت کا خیال پیدا کیا جائے پس اس کام کیواسطے علما کا مقدس گروہ ہی زیادہ بااثر اور مفید خیال کیا جاسکتا ہے جسکے عوض مین قوم کے پاس سوائے شکریہ کے اور کیا ہے

باقی آیندہ

راقم خاکسار صادق بلند شہری از سرسہ پنجاب

حیدرآباد [تغیر و تبدل] اخباروں کے ذریعہ سے یہ امر ہند کے کسی آدمی سے پوشیدہ نہین رہگیا کہ حضور نظام نے عنان حکومت و مہام سلطنت شروع سال اسلامی سنہ روان

سے اپنی دست قدرت میں لی ہی اور جیسے مدار المہام کے اعتماد پر کلیتہً چھوڑ دیا تھا اب وہ بات نہیں رہی اور نہایت توجہ اور بیدار مغزی سے انتظام ممالک اصلاح انتظام میں مصروف و مشغول ہیں اور خود دست مبارک سے ہر ایک مسئلہ کی نسبت تحریری حکم نافذ فرماتے ہیں۔ مولوی احمد حسین صاحب مددگار معتمد پیشی آجکل باریاب اور پیشی کے کام کی انجام دہی کا صرف اسی قدر موقعہ ملتا ہے کہ عرضداشت معین المہامان و مدار المہام و عرائض رعایا وغیرہ پیشگاہ عالی میں پیش کرتے اور احکام بندگانعالی کی کتابت و اجرائی کرتے ہیں۔ نواب مدار المہام کی پارٹی سے جسقدر ناخوشی کا اظہار ہو رہا ہے اُسکے ثبوت کے لئے "باوجود تائید و سفارش نواب صاحب و مسٹر پلوڈن" مسٹر ہرمزجی کا اخراج کافی ہے۔ اور فی الواقع نواب مدار المہام بہادر نے ذاتی کسی احکام میں روگردانی نہیں کی۔ بلکہ بعض بعض معتمدین ناہنجار و مشیران ناکار و بداندیش نے بعض مسئلہ میں خلاف مصلحت کارروائی کی جو صریح حضور نظام کے خلاف منشاء واقع ہوئی یا بعض احکام کی اجراء میں پہلوتہی کی گئی جسکا نتیجہ مشیران بدکردار نے بھگتا اور بھگتینگے جس کی وجہ سے رئیس ہی نہیں بلکہ رعایا بھی رنجیدہ خاطر ہو گئی ہے۔ حضور نظام دام ملکہ کی توجہ انتظام سلطنت کی نسبت کافی ثبوت ملتے جا رہے ہیں چنانچہ مجلس مالگذاری جس کی شکست ہونیکی مدت سے افواہ اُڑ رہی تھی۔ اب بندگانعالی نے حکم نافذ فرمایا ہے۔ مگر چونکہ اراکین مجلس کیلئے ہنوز کوئی حکم صادر نہیں فرمایا گیا اسوجہ سے عہدہ دار بدستور قائم اور کارگذار ہیں اور یقین کیا جاتا ہے کہ بہت جلد تفصیلی احکام نافذ ہونگے۔ ہفتہ عشرہ سے بذرائع معتبر مشہور ہو رہا ہے کہ عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر کو پیشگاہ اعلیحضرت حضور نظام سے معین المہامی مال کیلئے حکم نافذ ہوا ہی مگر ہنوز اُسکی تعمیل و اجرائی نہیں ہوئی غالباً مجلس مالگذاری و معین المہامی کی اجرائی کے ساتھ ہی ساتھ ہوگی۔ مگر ہم کو تعجب اس امر کا ہے کہ آخر اجراء احکام کیوں نہیں کیگئی تامل کیا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا سمجھا جاتا ہے کہانتک مناسب کہا جا سکتا ہے۔ یہ ہی قیاس میں نہیں آتا کہ یہ خبریں غلط مشہور ہو گئی ہیں جبکہ مستبر ذرائع اور بالعموم ملکی اخبارات اُن کو اُلف سے مو ہیں اور اسوجہ سے کوئی قوی وجہ غلط اعلان ہونیکی معلوم نہیں ہوتی۔ بمصالحت انتظامی بندگانعالی نے مولوی علی حسن صاحب معتمد فنانس کو اس خدمت سے علیحدہ کر کے اُنکی اصلی خدمت نظامت بندوبست پر واپسی کا حکم صادر فرمایا ہی چنانچہ ۲ ستمبر کو مولوی علی حسن صاحب نے نواب عماد جنگ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کو جو حال میں مسٹر ہرمزجی کی جگہ پر مامور ہوئے ہیں چارج دیکر سبکدوشی حاصل کی۔ اور چونکہ ۴ کو تعطیل سالگرہ حضور نظام کی ہے۔ اسلئے یکشنبہ ۵ کو نظامت کا چارج مولوی صاحب ممدوح لینگے۔ اسطرح مسٹر برزوجی اپنی اصلی خدمت بندوبست پر اور مولوی ضمیر حسین صاحب مددگاری پر واپس ہونگے۔ نواب عماد جنگ بہادر کا تقرر منصرمانہ ہوا ہے اور عام طور سے یقین کیا جاتا ہے کہ اس بار گراں اور اہم ذمہ داری اور اعلے دماغی اور پوری قوت انتظامیہ اور نہایت سنجیدہ مزاجی کے بغیر نہیں چل سکتا۔ جسکے لئے مولوی صاحب مان لئے گئے ہیں اور نواب صاحب ممدوح کے عدم قیام کی نسبت بالعموم یقینی خیال کیا جاتا ہے کہ اس جگہ پر کوئی بڑا شخص بلایا جائیگا۔ نواب صاحب نے جائزہ لیتے ہی پہلا خیال غیر ملکیوں کی نسبت تعصبانہ ظاہر کیا۔ مولوی خلیل الرحمان صاحب صیغہ دار نگرانی کی انتقال سے اُنکی جگہ خالی اور سلسلہ میں آخری جائداد تقرر طلب ہے جس کی نسبت ایک کار آزمودہ تجویز کیا گیا۔ آپنے دریافت فرمایا ملکی ہی یا غیر ملکی۔ اعلیحضرت نظام کا یہ ہرگز منشاء نہیں ہی کہ ایسا تعصب کیا جائے ہاں ملکی اور غیر ملکی ہر ایک حیثیت سے ہم پلہ ہوں تو ملکی کو ترجیح دیجائے۔ بنظر انصاف دیکھا جائے کہ اعلیٰ سے ادنیٰ دفاتر کو ہر حیثیت سے کس گروہ نے درست کیا اور کس نے رونق و تہذیب دی۔ اگر نظر انصاف میں سے دیکھا جائے تو غیر ملکیوں کی شکر گذاری و مشکوریت کا موقعہ ہے۔ نواب صاحب مذکور کی جگہ پر فی الحال مولوی عزیز مرزا صاحب منصرماً کارگذار ہیں اور چونکہ نواب صاحب کے قیام معتمدی فنانس پر شک ہے اسلئے انکا تقرر اور نیز اُنکی جگہ کا منصرمانہ کیا گیا ہے۔ مولوی اکبر علی صاحب مددگار معتمد امور مذہبی کی نسبت قطعی ۲۴ گھنٹہ میں اخراج کا حکم ہوا ہے۔ اور سرکاری افشاء راز وغیرہ کا جرم خیال کیا گیا ہے۔ اور نیز خداداد بیگ مددگار رہوم سیکرٹری کی جانب بھی ایسے ہی خیال ہیں اور اُنکو ضلع بھیجنے کا حکم ہوا اور ان احکام کی تعمیل بھی ہو چکی۔

[فصل و موسم] بارش حسب خواہش اضلاع و بلدہ میں ہوئی اور کئی روز سے متواتر ہو رہی ہے۔ تمام ندی تالاب لبریز اور مویشیوں کے گھاس بکثرت و بافراط دستیاب ہوتی ہے فصل کی حالت بہت اچھی ہے اور نیا غلہ بہت جلد ہونیکی امید ہے مگر گرانی بدستور ہے۔ اور اسکی بھی وجہ ہی کہ سرکار سے اسکی نسبت دکانین سرکاری طور سے کھلنے کے اور کوئی انتظام نہیں ہوا جس سے بنیوں میں ایک قسم کی ضد پائی جاتی ہے۔ زکام۔ درد سر پیچش اور تپ لرزہ کی علی العموم شکایت ہے اور وبا واردات الشاذ کالمعدوم کے مصداق ہیں۔ اضلاع میں ہنوز کسیقدر شکایت پائی جاتی ہے۔

بندگانعالی رونق افروز ملک پیٹھ ہیں اور انتظام سلطنت میں مصروف۔ نواب مدار المہام بہادر کوہ مولا پر قیام پذیر ہیں اور احکام حضور نظام کی اجراء میں مصروف۔ مسٹر پلوڈن کی نسبت خبر ہی کہ شملہ جانیوالے ہیں عالیجناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر وزیر افواج سرکار عالی نوچندی پنجشنبہ کو شرف الدین بابا کی پہاڑی پر ۴ بجے صبح کو جایا کرتے ہیں۔ اور آمد و رفت میں بہت کچھ خیرات فرماتے ہیں۔ آجکل جب سے دواخانہ قائم ہوا ہے صیغہ طبابت کی جانب خاص مذاق دیکھا جاتا ہے اور دواخانہ میں اکثر رونق رہتی ہیں۔ مظلومان کریٹ کے لئے ملا عبد القیوم کی سعی سے چندہ فراہم ہو رہا ہے۔ اور بہت کچھ ہو چکا ہی مفصل کیفیت۔ وکیل جریدہ روزگار۔ مخبر دکن وغیرہ کے معائنہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔

سالگرہ حضور نظام میں روشنی کرنیکے لئے کیبنٹ کونسل میں مسئلہ پیش ہوا ہے جسکی محرک عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر ہیں اور سوال کیا گیا ہے کہ تمام ملک میں عام طور سے کیوں روشنی نہ کی جاوی اور اس مبارک تقریب میں اظہار خوشی سے کیوں دریغ کیا جائے۔ اور مہاراجہ صاحب کی ڈیوڑھی پر بہت اہتمام کیساتھ روشنی کی جاتی ہی اس سال معمول سے زیادہ انتظام ہوا ہی۔ اور تمام علاقہ بازارات پیشکاری میں مہاراجہ صاحب بہادر کیطرف سے روشنی کرنیکا حکم نافذ ہوا ہے اور علی العموم تمام بلدہ میں معمول سے زیادہ انتظام ہو رہا ہے۔ (ر۔ک)

بغداد شریف ۔ شب پنجشنبہ بتاریخ ۱۱ ربیع الاول مولود مبارک حضرت سرور کائنات ختم الانبیاء کا بڑی دہوم دہام سے امام اعظم میں ہوا۔ ۱۲ تاریخ سے لیکر ۵ تک ہر نماز کیساتھ ۲۱ توپ کی سلامی دولت العالیہ کیطرف سے سر ہوتی رہی۔ اور مخلوق کا بڑا ہجوم تھا جسمیں بغداد والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری بمعہ حضور مشیر بغداد دولتلو رجب پاشا حضرتلری و دیگر پاشاہات عسکریہ رونق افروز تھے۔ امام اعظم رح کا مقبرہ مبارک بغداد سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ یہ دو کوس بجائے رات کے دن ہو رہا تھا۔ آدھی رات کے قریب نصف راستہ پر گاڑی والونکو چور پڑے اور گاڑی والونپر بندوقوں کے فیر کئے اور لوٹ لیا سنا جاتا ہے کہ ایک شخص کی ۱۵۰ پونڈ عثمانی نقد لئے پولیس چورونکی تلاش میں ہے۔

۱۴ تاریخ شب شنبہ کو حضرت مولانا و سیدنا محبوب سبحانی قطب ربانی والہیکل الصمدانی والقندیل النورانی السید الشیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی روضہ مبارک میں مولود تھا۔ یہاں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ سے زیادہ ہجوم تھا۔ کیونکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کا روضہ خاص شہر میں ہے۔ روشنی کا یہ عالم تھا کہ جس طرح فلک ستاروں سے مزین ہے اسیطرح حضرت ممدوح کی کافی جھاڑ فانوسوں سے مزین تھی غرضیکہ روشنی نہایت قابل دید تھی کوٹھوں کی سقف پر ہزارہا عورتیں بیٹھیں تھی اور کافی میں مرد دوش بدوش تھے اور مولود باہر کی مسجد یعنے صحن میں پڑھا گیا۔ سامنے کے حجروں کی سقف پر والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری اور حضور کمانڈر انچیف رجب پاشا مشیر بغداد بمعہ اعلے عہدہ داران اور سادات پناہ نقیب اشرف بغداد و امراء شہر بیٹھے تھے۔ اور مولود سن رہے تھی۔ بعد ختم مولود مٹھائی تقسیم ہوئی۔ تمام خرچ حضرت امام اعظم اور حضرت شیخ میں حضرت خلیفۃ المسلمین کی طرف سے ہوا۔ پختہ ذریعہ سے ابھی تک خبر نہیں ملی کہ کتنی ہزار پونڈ صرف ہوا۔

بغداد کے اخبار میں جو فہرست چندہ عسکریہ شاہانہ کیواسطے اعلے عہدہ داران کیطرف سے شائع ہوئی وہ یہ ہے۔ بغداد والیس دولتلو عطاء اللہ پاشا حضرتلری ۱۵۰۰ قرش۔ بغداد قاضی فضیلتلو نجم الدین بیگ آفندی ۵۰۰ قرش۔ مفتی آفندی ۵۰۰ قرش۔ عبد القادر آفندی دلہ زادہ تاجر بغداد ۵۰۰ قرش۔ کیمنجی بلدیہ یعنی بلدیہ نمبر دوم بغداد احمد بیگ آفندی ۳۰۰ قرش۔ بریجی بلدیہ یعنی اول نمبر بلدیہ بغداد مصطفے آفندی (۵۰۰) قرش۔ رسومات ناظری سعادتلو ابراہیم عرفی آفندی (۵۰۰) قرش۔ زیبق زادہ سعادتلو حاجی ابراہیم آفندی (۵۰۰) قرش۔ قدری پاشا زادہ مفتلو نور بیگ (۳۵۰) قرش۔ اوچنجی بلدیہ یعنی نمبر ۴ بغداد محمود چلپی (۵۰۰) قرش۔ قدری پاشا زادہ مفتلو نور بیگ (۳۵۰) قرش۔ ہر ایکسلینسی والی ولایت پناہی عطاء اللہ پاشا حضرتلری امام اعظم رحمۃ اللہ سے بغداد اپنے دولتخانہ میں تشریف فرما ہو گئے (نامہ نگار)

تار کی خبریں معہ مختصر حواشی

لنڈن ۴ ستمبر۔ شاہ اٹلی و قیصر جرمنی قیصر و قیصرہ جرمنی نے بمعہ ڈیوک آف کیمبرج (سابق سپہ سالار افواج انگلشیہ و حضور قیصرہ ہند کا چچازاد بھائی) کل بمقام ہمبرگ (جو جرمنی کا نہایت ہی مشہور تجارتی شہر ہے) شاہ و ملکہ اٹلی سے ملاقات کی۔ اور طرفین سے کمال خلوص و صداقت کا اظہار کیا گیا (لنڈن ۵ ستمبر) جرمن فوج کے عام جائزہ کے بعد جو دعوت ہوئی اُس میں قیصر جرمنی نے شاہ و ملکہ اٹلی کا جام صحت تجویز کر کے کہا کہ ان عزیز مہمانوں کی تشریف آوری سے کل دنیا پر واضح ہو گیا ہے کہ اتحاد ثلاثہ (آسٹریا۔ جرمن۔ و اٹلی) جو قیام امن کیلئے کیا گیا تھا بدستور قائم و مضبوط ہے شاہ ہمبرٹ والی اٹلی نے بجواب کہا کہ میں اس اتحاد کے وجود کی تازہ شہادت دینے کا موقعہ ملنے پر بہت خوش ہوا ہوں اور اتحاد مذکور کا قیام امن کی غرض سے ہمیشہ سچا اور موید و معاون رہونگا +

لنڈن ۵ ستمبر۔ ہسپانیہ اور انارکسٹ۔ ایک انارکسٹ نے بارسیلونا (ہسپانیہ کے مشرقی ساحل کا مشہور شہر اور بندرگاہ) کی افسر اعلے اور نائب افسر پولیس کو جو انارکسٹوں کی گرفتاری میں سرگرمی سے مصروف رہتے تھے گولی سے سخت زخمی کیا ہے اقدام کنندہ قتل گرفتار کر لیا گیا۔ (لنڈن ۶ ستمبر) اس انارکسٹ (مفسد) کو چالیس برس کی قید کی سزا دیگئی ہے +

لنڈن ۶ ستمبر۔ بابعالی و کریٹ۔ بابعالی نے سفراء دول کو مراسلہ بھیجکر مطالبہ کیا ہے کہ کریٹ کا گورنر آئندہ خالص عثمانلی ہوا کریگا۔ اور کہ ترکی فوج وہاں برابر مقیم رہیگی۔ سفراء نے تا تصفیہ گفتگو مصالحت اس مراسلہ پر غور کرنا ملتوی رکھا ہے +

لنڈن ۶ ستمبر۔ سرحدی فساد اور فرانسیسی اخبارات۔ فرانس کے اخبارات لکھ رہے ہیں کہ سرحد ہند کے قبائل کی شورہ پشتی سے گورنمنٹ فرانس کو بھی اندیشہ ہو گیا ہے کہ مذہبی جوش کی یہ لہر کہیں فرانس کی نوآبادیوں (یعنی ٹیونس و الجیریا واقعہ شمالی افریقہ و سینی گال واقعہ مغربی افریقہ و فرانسیسی سوڈان واقعہ شمال مغربی افریقہ وغیرہ وغیرہ) تک نہ پہنچ جائے (شمال مغربی سرحد کے فسادوں کی کہنہ اب عام طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ مذہبی جوش و تعصب انکا اسقدر محرک نہیں ہوا جسقدر کہ پولیٹکل افسروں اور انکے نائبوں کی بیجا دست اندازی اور جابرانہ کارروائی۔ پس فرانس یا کسی اور سلطنت کو آزادی پسند اور مشتعل مزاج رعایا یا رفقا کی شورہ پشتی کی بجائے بمصداق ایک انگریزی مثل "مجھ کو میرے دوستوں سے بچاؤ" زیادہ تر اپنے ہی عمال کی خودسری اور فرعونیت سے پرحذر اور چوکنا رہنا واجب ہے۔ باقی رہا یہ اندیشہ کہ ان فسادوں میں کسی بیرونی اسلامی حکومت کی سازش تھی اور یہی سازش فرانس کے مقبوضات میں بھی شورش برپا کرا سکتی ہے وہ اب قطعی طور پر دور ہو گیا ہے +

لنڈن سے بتاریخ ۲۰ اگست اس تار کے موصول ہونے سے کہ بابعالی نے علانیہ طور پر سرحدی شورش برپا کرانیکے لئے امیر صاحب اور گورنمنٹ عثمانیہ میں کسی قرارداد کے ہونے سے انکار کیا ہے اکثر لوگ حیران ہوتے ہونگے کہ بابعالی کو خواہ مخواہ ایسی تردید کرنے کی کیا ضرورت درپیش آئی تھی۔ مگر ہمارے ناظرین کو آجکے لیڈر سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ سرحدی فسادوں کے ابتدائی زمانہ میں جس طرح ہندوستان کے چند حواس باختہ اینگلو انڈین اخبارات شرکت یا سازش یا تحریک فساد کا الزام اعلیحضرت امیر المومنین پر لگا رہے تھے۔ بعینہ اسی طرح کل یورپ کو یہی خبط ہو رہا تھا حالانکہ اگر ذرا ہوش سے کام لیتے تو اُن کو معلوم ہو جاتا کہ اگر سلطان المعظم کو انگریزوں سے کوئی رنج و کاوش ہے اور وہ اُسکو انگریزوں کو تنگ کر کے نکالنا چاہتے ہیں۔ تو ایسا کرنیکے لئے سب سے عمدہ محل مصر و سوڈان تھا جہاں اُنکو بیشمار آسانیاں حاصل تھیں۔ اور جس جگہ اگر کوئی ایسی کارروائی کی جاتی تو حضور ممدوح معذور بھی سمجھے جا سکتے۔ کیونکہ انگریز خواہ لاکھ دلیلیں قبضہ مصر کیلئے پیش کریں۔ بروئے حقوق ملل و النحل و نیز اخلاقی قانون کے اُنکا تصرف اُسجگہ غاصبانہ قرار دیا جائیگا یا کم از کم جونہی وہ اصل مالک ملک کے خلاف منشاء رکھا جائے غاصبانہ ہو جائیگا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ جب امیر المومنین نے جنکی سلامت روی زہد و اتقا اور اعلے درجہ کے اخلاق حسنہ ایسی خفیہ اور بزدلانہ کارروائیوں کی کبھی اجازت ہی نہیں دے سکتے تھے مصر میں یہ طریق اختیار نہیں کیا تو وہ ہندوستان کی سرحد پر ایسی روش کیوں اختیار کرنے لگے تھے۔ چنانچہ ایسے کمینہ اتہاموں کی تردید اشد ضروری تھی اور کر دیگئی یہ درست ہے کہ انہی تاروں میں ایک تار اسکندریہ کے مسلمانوں میں کسیقدر ہلچل موجود ہونیکی خبر دیتا ہے۔ لیکن بعد میں کسی تصدیق کنندہ تار کا نہ آنا یا کم از کم اس تحریک کے عام ہونیکی خبر کا نہ موصول ہونا ثابت کر رہا ہے کہ یہ خبر درست بھی ہے تو وہ شورش صرف مقامی ہے اور کسی پولیٹکل غرض پر مبنی نہیں ان واقعات سے فرانس کو یقین رکھنا چاہئے کہ اُس کی نوآبادیوں میں بھی کوئی بیرونی سازش کام نہیں کریگی۔ ہاں اگر اُسکے اپنے دل میں چور ہے اور اُنکا ضمیر طرح طرح کے بے اصل توہمات و اندیشوں سے اُنکو ڈراتا رہے تو وہ دوسری بات ہے + وکیل

لنڈن ۶ ستمبر۔ امپیریل سروس ٹروپس اور جنگ۔ ٹائمز کو یقین ہے کہ والیان ریاستہائے ہند کی افواج برائے خدمت شاہی صرف نمائشی سپاہی ہی نہیں بلکہ سلطنت کی حفاظت کے کارآمد بازو ثابت ہونگی اس مضمون میں اخبار ٹائمز اس دلیل کے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے کہ ہماری فارورڈ پالیسی (آگے بڑھے جانے اور پیشقدمی کی حکمت عملی) موجودہ مشکلات کا باعث ہے +

ایضاً۔ سرحدی فساد اور اخراجات کی بھرمار نواب وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص ہندوستان کے بلوں (ہنڈیوں) کو خریدنا چاہیں وہ ۱۴ ستمبر تک درخواست کریں کل ہنڈیوں کی رقم کی مقدار ۲۵ لاکھ پونڈ (پونے چار کروڑ روپیہ) ہے اور انکا روپیہ چھ یا بارہ مہینوں کے بعد ہنڈی خریدنے والوں کو ادا کیا جائیگا (خزانہ ہندوستان سے اُن اخراجات کے لئے جو ولایت میں ہوتے ہیں (مثلاً انگریز عہدہ داروں کی پنشنیں قیمت سامان حرب و ضرب و خرچ دفتر وزیر ہند محاصل ہند میں شاہی خزانہ کا حصہ وغیرہ وغیرہ) نقد روپیہ براہ راست وزیر ہند کو نہیں بھیجا جاتا۔ بلکہ نواب ممدوح اوقات معینہ پر قسط مقررہ کی مقدار کے برابر چند روزہ میعاد کی ہنڈیاں جاری کر دیتے ہیں جنکو ولایت کے متمولین خرید کر روپیہ وزیر ہند کو ادا کر دیتے ہیں اور پھر ان ہنڈیوں کا روپیہ گورنمنٹ ہند سے ہندوستانی بنکوں کے توسط سے وصول کرتے ہیں۔ اسدفعہ جو ہنڈیاں جاری کیگئی ہیں۔ انکا روپیہ چھ یا بارہ مہینہ تک گورنمنٹ ہند سے نہیں مانگا جا سکیگا۔ گویا یہ اسقدر میعاد کیلئے قرضہ بلا سود ہوگا۔ مگر ظاہر ہے کہ ویسی ہی یہ ہنڈیاں دو چار فیصدی گٹھوتی پر یعنے سو پونڈ کی ہنڈی کچھ کم سو پر ملے گی۔ اگر گٹھوتی کی مقدار چار فیصدی بھی رکھی جائے تو خزانہ ہند ۱۵ لاکھ کی لپیٹ میں آجائیگا۔ اور یہ سب نقصان سرحدی فسادوں کی طفیل ہے وکیل۔

ایضاً بحری محاصرہ کریٹ۔ اہالی کریٹ نے چونکہ اندرونی خودمختاری کو قبول کر لیا ہے اسلئے امرائے بحر دول اجنبیہ ۱۰ ماہ حال کو بحری محاصرہ جزیرہ سے اُٹھا لینگے (دول نے باغیوں کو صرف اندرونی خودمختاری پیش کی تھی مگر وہ کامل آزادی چاہتے تھے اور اسپر اتنی مدت جھگڑا رہا تھا۔ اب اکیلے جواد پاشا کی حسن سعی سے وہی کام جسکو یورپین فوجیں اور بیڑے کئی مہینوں میں سرانجام نہ دے سکیں چند ہفتوں میں باحسن وجوہ طے ہو گیا ہے وکیل)

ایضاً۔ اٹلی و جرمنی پرنس وان ہوہن لوہی چانسلر (وزیر اعظم جرمن) و کونٹ بوئیلو وزیر خارجیہ نے بمقام ہمبرگ سائیکز و نوسٹا اطالین وزیر خارجیہ سے تمام متدایرہ مسائل پر صلاح و مشورہ کیا۔ اور معلوم ہوا ہے کہ مسائل مذکورہ کے اصول پر دونوں سلطنتوں نے اتفاق رائے کیا ہے +

ایضاً۔ اسکندریہ میں عام جوش ٹائمز کا نامہ نگار اسکندریہ سے تار دیتا ہے کہ عیسائیوں کی برخلاف دیسیوں (مصریوں) میں عام جوش ہونیکی وجہ سے مصر میں کسیقدر تشویش ہو رہی ہے نامہ نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ گذشتہ ۵ مہینوں میں اسکندریہ کے بندرگاہ میں کوئی انگریزی جنگی جہاز نہیں رہا۔ اسپر عام رائے زنی ہو رہی ہے

پیرس ۵ ستمبر۔ مہم سوڈان اور فرانس کی برافروختگی پیرس کا سربرآوردہ اخبار طمس ....

انگریزی مصری پیشقدمی سوڈان پر لیڈنگ آرٹیکل لکھکر انگلستان کو متنبہ کرتا ہے کہ اگر اُسنے اپنے اقراروں اور معاہدوں کو بہلا دیا۔ تو انجام پر اُسے مجبوراً یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ سوڈان کی آئندہ نظم و نسق اور مستقبلہ حالت کیساتھ اسی اکیلے کے اغراض وابستہ نہیں۔ یعنی اگر انگلستان نے بخیریت تمام سوڈان کو فتح بھی کر لیا۔ تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اُس اکیلے ہی کو وہاں تمام اقتدار حاصل ہوگا۔ بلکہ دوسرے رقیب بھی موجود ہیں ✦

لنڈن ۶ ستمبر۔ بغاوت یوگنڈا جسکی خبر پچھلے ہفتہ درج ہو چکی ہے۔ فقط صوبہ بوڈا تک محدود رہی۔ اور وہ اس طرح سے پیدا ہوئی۔ کہ شاہ یوگنڈا نے محاصل سے بچنے کیلئے جرمنی علاقہ سے ہاتھی دانت کو باہر بھیجنے کی کوشش کی اور اس امر کی جرمنیوں نے برٹش کمشنر کو اطلاع دیدی ✦

لنڈن ۷ ستمبر۔ گفتگوے مصالحت۔ نئی تجویز۔ ٹائمز اپنے نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ کی ایک تار بایں مضمون شائع کرتا ہے کہ کونٹ مورادیف روسی وزیر خارجیہ کی طرف سے روسی سفیر کو یہ مراسلہ موصول ہونے پر کہ صلح کے سرانجام ہونے میں توقف ہونے سے جو خرابیاں نکلیں گی۔ اُنکا ذمہ دار لارڈ سالسبری ہوگا۔ لارڈ ممدوح نے اب یونان کے اس قدر محاصل پر جو پُرانے اور نئے قرضوں کیسالانہ سود اور اصل کی جزوی سالانہ ادائیگی کے لئے کافی ہوں۔ دول عظام کی طرف سے چھہ ممبروں کی مشترکہ کمیشن کی تقرری بایں شرط تجویز کی ہے اسکے ساتھ ہی تھیلی کو بھی فی الفور خالی کر دیا جائے ✦

(لنڈن ۸ ستمبر) نامہ نگار کے بیان کی تصدیق ہو گئی ہے۔ جرمنی اور دوسری سلطنتیں لارڈ سالسبری کی تجویز کو قبول کرنے کی طرف مائل ہیں ✦

ایضاً۔ کریٹ کی فوجی پولیس۔ دول یورپ نے کریٹ کی عثمانیہ جندارمہ (فوجی پولیس) کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیکر اُسکا خرچ بھی اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اس خرچ کے عوض محاصل درآمد و برآمد کی نصف آمدنی اُنکو ملا کریگی ✦

ایضاً سوڈان پر پیشقدمی۔ دریائے نیل کے تمام سٹیمر (دخانی جہاز) ابو حمد پہنچ گئے ہیں اور وہاں سب طرح سے امن ہے (لنڈن ۸ ستمبر) درویشوں نے بربر کو خالی کر دیا ہے اور وہ متمہ کو پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ رفیق عرب گورنمنٹ کی طرف سے بربر کے گودام ہائے غلہ پر قابض ہیں۔ کرنیل ہنٹر چار اگن بوٹ لیکر بربر کو گیا ہے

ایضاً۔ امیر صاحب و سرحدی فساد ٹائمز کا نامہ نگار سملہ سے لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی فوج نے سرحدیوں کی دو جمعیتوں کو منتشر کیا ہے ✦

لنڈن ۸ ستمبر۔ سرحد ہندوستان کی چوبی پلوں وغیرہ کیلئے پلوں اور باربرداری کا آہنی سامان ولایت سے ہندوستان کو بھیجا جا رہا ہے پانچ اور ڈاکٹروں کو ہندوستان جانیکا حکم ہوا ہے

لنڈن ۷ ستمبر۔ جرمن نیوگنی کے گورنر کو دیسیوں نے قتل کر دیا ہے (جرمن نیوگنی جزیرہ نیوگنی کے شمال مشرقی حصہ کا نام ہے۔ یہ جزیرہ آسٹریلیا کے شمال میں بحر الکاہل میں واقع ہے جرمن گورنر کے ماتحت کئی چھوٹے چھوٹے جزیروں کے مجموعے ہیں۔ جن میں جزائر سلیمان اور بسمارک آرکیپلگو بھی شامل ہیں۔ جرمن نے ۱۸۸۴ء میں اس علاقہ پر اپنا تسلط قایم کیا۔ اور انتظام جرمن نیوگنی کمپنی کے سپرد کیا۔ یہ جزیرہ نہایت زرخیز اور جزیرہ سیلون اور ساحل مالابار کے مشابہ ہیں ناریل۔ بانس۔ ساگو۔ اور آبنوس وہاں کی عام پیداوار ہیں۔ تمباکو بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ باشندے تقریباً مطلق وحشی ہیں۔ اور جنوبی جزائر میں ابھی آدم خوری کا بھی رواج ہے۔ سال کے شروع میں ایک انگریز افسر بھی جزیرہ کے اندروں میں قتل کر دیا گیا تھا۔ خاص جرمن نیوگنی کا رقبہ ۷۲ ہزار میل مربع آبادی ایک لاکھ دس ہزار ہے ان جزائر سلیمان کا رقبہ جو جرمن کے ماتحت ہے ۹ ہزار میل مربع اور آبادی اسی ہزار ہے۔ جزائر بسمارک کا رقبہ ۲۰ ہزار میل مربع۔ آبادی ایک لاکھ ۹۰ ہزار ہے اور جزائر مارشل کا رقبہ جو ۱۸۸۵ء میں جرمنی کے ماتحت ہوئے۔ ۱۵۰ مربع میل اور آبادی دس ہزار ہے نیوگنی کے جزیرہ کا کچھ حصہ انگریزوں کے ماتحت ہے۔ جسکا رقبہ ۸۸ ہزار پانچسو میل مربع اور آبادی ساڑھے تین لاکھ ہے۔ باقی ماندہ جزیرہ ڈچ قوم یعنی ہالینڈ کے ماتحت ہے۔ اُسکا رقبہ ڈیڑھ لاکھ مربع میل اور آبادی دو لاکھ ہے۔ اس جزیرہ میں گائے بھینس اور گھوڑے بہت عمدہ پرورش پاتے ہیں۔ مگر بھیڑوں کے لئے آب و ہوا موافق نہیں۔ وکیل)

لنڈن ۸ ستمبر۔ اتحاد روس و فرانس کے مدعا کے متعلق مختلف روائتیں مشہور ہیں۔ ایک روایت ہے کہ ایک سلطنت دوسری کی صرف اُس صورت میں مدد کریگی۔ جبکہ کوئی اور طاقت اُسپر حملہ کرے نہ کہ جب وہ خود کسی غیر پر چڑھائی کرے۔ ٹائمز کا پیرسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ قصر پیٹرہوف میں زیادہ بحث اس معاملہ پر رہی کہ اگر انگلستان اتحاد ثلاثہ سے ملجائے تو پھر اُس کے اس فعل کو بیکار کرنے کیلئے کیا تدابیر کرنی چاہئے ✦

ایضاً۔ گفتگوے مصالحت۔ طاقتوں نے چند ترمیموں کے بعد لارڈ سالسبری کی تجاویز متعلق یونان کو قبول کر لیا ہے ✦

لنڈن ۹ ستمبر۔ **مہم سوڈان** بربر کے مصریوں کے ہاتھ آجانیکی وجہ سے سواکم میں انتظام ہو رہا ہے۔ کہ مہم نیل کی فوج سے سلسلہ آمد و رفت قایم کرنے کیلئے سواکم بربر کا راستہ کھولا جائے درویش اپنے تمام مشرقی (یعنی جو سواکم کے نواح میں ہیں) چوکیوں سے پیچھے ہٹے چلے جا رہے ہیں ✦

ایضاً خلیفۃ المسلمین و امیر صاحب۔ اس امر کی اب قطعی تردید کی گئی ہے کہ حضرت سلطان المعظم نے امیر صاحب کو خط لکھا ہے ✦

ایضاً۔ ڈیوک آف یارک (قیصرہ ہند کی نبیرہ کلان جو اپنے پدر بزرگوار پرنس آف ویلز کے بعد تخت نشین ہونگے) بمعہ بیگم صاحبہ بخیریت تمام آئرلینڈ سے رخصت ہو گئے ہیں حضور قیصرہ ہند نے گورنر آئرلینڈ کو تار بھیجکر آئرلینڈیوں کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اُنہوں نے کمال خلوص و عقیدت سے ڈیوک و ڈچز صاحبہ کا استقبال کیا ✦

ایضاً۔ روس میں قرنطینہ روسی سرکاری گزٹ میں شائع ہوا ہے کہ بمبئی میں ۱۰ جولائی سے لیکر ۳ اگست تک ۲۲۲ آدمی ہیضہ سے مرے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ یہ مرض وہاں وبائی ہو گئی ہے۔ اسلئے حکام قرنطینہ ہندوستان سے آنیوالوں کی احتیاط سے نگرانی کریں ✦

ایضاً۔ اسلامی قاموس پیرس کی کانگرس و ماہرین علوم شرقی نے اسلامی علم ادب اور اسلامی عمارات قدیم کا انسائیکلوپیڈیا (قاموس العلم) شائع کرنے کا انتظام کرنے کیلئے ایک کمیٹی قایم کی ہے (کیا مسلمانوں کو بھی کبھی غیرت آئے گی!)

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ گفتگوے مصالحت۔ تخلیہ تھیلی۔ یونان نے اپنے محاصل پر یورپین نگرانی کا ہونا منظور کر لیا ہے۔ مگر طاقتوں میں ابھی تک اسبارہ میں اختلاف رائے ہے کہ آیا تاوان کی قسط اول تخلیہ تھیلی سے پہلے دیجائے یا بعد؟

ایضاً۔ گورنمنٹ ہند کی علم دوستی کا شکریہ۔ پیرس کی کانگرس ماہران علوم شرقی نے وادی سوات میں قدیمی یادگاروں اور صنعتوں کو محفوظ رکھنے پر گورنمنٹ ہند کا شکریہ ادا کر کے امید ظاہر کی ہے کہ گورنمنٹ موصوف اسبارہ میں اپنی مساعی جمیلہ کو برابر جاری رکھے گی ✦

ایضاً۔ کئی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ سر جارج وہائٹ کے بعد سر ولیم لوکہارٹ سپہ سالار افواج ہند ہونگے ✦

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ **بغاوت کیوبا۔** باغیان کیوبا نے ہسپانویوں سے ایک نہایت ہی مشہور اور قلعہ بند شہر کو فتح کر لیا ہے۔ اس سے صوبجات متحدہ امریکہ اور ہسپانیہ میں تشویش پیدا ہو گئی ہے ✦

ایضاً۔ جوہانزبرگ (ٹرنسوال میں انگریزوں کی بستی) کی ایک کان میں ڈائنامیٹ کا میگزین پھٹنے سے پانچ یورپین اور ۳۵ کافر ہلاک ہو گئے ہیں ✦

ایضاً لنکاشائر (انگلستان کا ضلع جو سوتی کارخانوں کے لئے مشہور ہے) کے قصبہ پرسٹن میں دو بہت بڑے کارخانوں نے یومیہ کارکردگی کا وقت کم کر دیا ہے اور کساد بازاری ہونیکی وجہ سے ۵۰۰ ہزار گھر بیکار پڑے ہیں۔ آثار نہایت تاریک نظر آتے ہیں

ایضاً آسٹریلیا کے صوبہ نیو سوتھ ویلز کی گورنمنٹ کاشت قہوہ کو رواج دینے کی کوشش کر رہی ہے ✦

تار کی خبریں معہ مختصر حواشی

لنڈن ۴ ستمبر۔ شاہ اٹلی و قیصر جرمنی قیصر و قیصرہ جرمنی نے بمعہ ڈیوک آف کیمبرج (سابق سپہ سالار افواج انگلشیہ و حضور قیصرہ ہند کا چچازاد بھائی) کل بمقام ہمبرگ (جو جرمنی کا نہایت ہی مشہور تجارتی شہر ہے) شاہ و ملکہ اٹلی سے ملاقات کی۔ اور طرفین سے کمال خلوص و صداقت کا اظہار کیا گیا (لنڈن ۵ ستمبر) جرمن فوج کے عام جائزہ کے بعد جو دعوت ہوئی اُس میں قیصر جرمنی نے شاہ و ملکہ اٹلی کا جام صحت تجویز کر کے کہا کہ ان عزیز مہمانوں کی تشریف آوری سے کل دنیا پر واضح ہو گیا ہے کہ اتحاد ثلاثہ (آسٹریا۔ جرمن۔ و اٹلی) جو قیام امن کیلئے کیا گیا تھا بدستور قایم و مضبوط ہی شاہ ہمبرٹ والی اٹلی نے بجواب کہا کہ میں اس اتحاد کے وجود کی تازہ شہادت دینے کا موقعہ ملنے پر بہت خوش ہوا ہوں اور اتحاد مذکور کا قیام امن کی غرض سے ہمیشہ سچا اور موید و معاون رہونگا +

لنڈن ۵ ستمبر۔ ہسپانیہ اور انارکسٹ۔ ایک انارکسٹ نے بارسیلونا (ہسپانیہ کے مشرقی ساحل کا مشہور شہر اور بندرگاہ) کی افسر اعلے اور نائب افسر پولیس کو جو انارکسٹوں کی گرفتاری میں سرگرمی سے مصروف رہتے تھے گولی سے سخت زخمی کیا ہے اقدام کنندہ قتل گرفتار کر لیا گیا۔ (لنڈن ۶ ستمبر) اس انارکسٹ (مفسد) کو چالیس برس کی قید کی سزا دیگئی ہے +

لنڈن ۶ ستمبر۔ بابعالی و کریٹ۔ بابعالی نے سفراء دول کو مراسلہ بھیجکر مطالبہ کیا ہے کہ کریٹ کا گورنر آیندہ خالص عثمانلی ہوا کریگا۔ اور کہ ترکی فوج وہاں برابر مقیم رہیگی۔ سفراء نے تا تصفیہ گفتگو مصالحت اس مراسلہ پر غور کرنا ملتوی رکھا ہے +

لنڈن ۶ ستمبر۔ سرحدی فساد اور فرانسیسی اخبارات۔ فرانس کے اخبارات لکھ رہے ہیں کہ سرحد ہند کے قبایل کی شورہ پشتی سے گورنمنٹ فرانس کو بھی اندیشہ ہو گیا ہے کہ مذہبی جوش کی یہ لہر کہیں فرانس کی نوآبادیوں (یعنی ٹیونس و الجیریا۔ واقعہ شمالی افریقہ و سینی گال واقعہ مغربی افریقہ و فرانسیسی سوڈان واقعہ شمال مغربی افریقہ وغیرہ وغیرہ) تک نہ پہنچ جائے (شمال مغربی سرحد کے فسادوں کی کہنہ اب عام طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ مذہبی جوش و تعصب انکا اسقدر محرک نہیں ہوا جسقدر کہ پولیٹکل افسروں اور انکے نائبوں کی بیجا دست اندازی اور جابرانہ کارروائی۔ پس فرانس یا کسی اور سلطنت کو آزادی پسند اور مشتعل مزاج رعایا یا رفقا کی شورہ پشتی کی بجائے بمصداق ایک انگریزی مثل "مجھ کو میرے دوستوں سے بچاؤ" زیادہ تر اپنے ہی عمال کی خودسری اور فرعونیت سے پرحذر اور چوکنا رہنا واجب ہے۔ باقی رہا یہ اندیشہ کہ ان فسادوں میں کسی بیرونی اسلامی حکومت کی سازش تھی اور یہی سازش فرانس کے مقبوضات میں بھی شورش برپا کرا سکتی ہے وہ اب قطعی طور پر دور ہو گیا ہے +

لنڈن سے بتاریخ ۲۰ اگست اس تار کے موصول ہونیسے کہ بابعالی نے علانیہ طور پر سرحدی شورش برپا کرانیکے لئے امیر صاحب اور گورنمنٹ عثمانیہ میں کسی قرارداد کے ہونے سے انکار کیا ہے اکثر لوگ حیران ہوتے ہونگے کہ بابعالی کو خواہ مخواہ ایسی تردید کرنے کی کیا ضرورت درپیش آئی تھی۔ مگر ہمارے ناظرین کو آجکے لیڈر سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ سرحدی فسادوں کے ابتدائی زمانہ میں جس طرح ہندوستان کے چند حواس باختہ اینگلو انڈین اخبارات شرکت یا سازش یا تحریک فساد کا الزام اعلیحضرت امیر المومنین پر لگا رہے تھے۔ بعینہ اسی طرح کل یورپ کو یہی خبط ہو رہا تھا حالانکہ اگر ذرا ہوش سے کام لیتے تو اُن کو معلوم ہو جاتا کہ اگر سلطان المعظم کو انگریزوں سے کوئی رنج و کاوش ہے اور وہ اُسکو انگریزوں کو تنگ کر کے نکالنا چاہتے ہیں۔ تو ایسا کرنیکے لئے سب سے عمدہ محل مصر و سوڈان تھا جہاں اُنکو بیشمار آسانیاں حاصل تھیں۔ اور جس جگہ اگر کوئی ایسی کارروائی کی جاتی تو حضور ممدوح معذور بھی سمجھے جا سکتے۔ کیونکہ انگریز خواہ لاکھ دلیلیں قبضہ مصر کیلئے پیش کریں۔ بروئے حقوق ملل و النحل و نیز اخلاقی قانون کے انکا تصرف اُسجگہ غاصبانہ قرار دیا جائیگا یا کم از کم جونہی وہ اصل مالک ملک کے خلاف منشاء رکھا جائے غاصبانہ ہو جائیگا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ جب امیر المومنین نے جنکی سلامت روی زہد و اتقا اور اعلے درجہ کے اخلاق حسنہ ایسی خفیہ اور بزدلانہ کارروائیوں کی کبھی اجازت ہی نہیں دے سکتے تھے مصر میں یہ طریق اختیار نہیں کیا تو وہ ہندوستان کی سرحد پر ایسی روش کیوں اختیار کرنے لگے تھے۔ چنانچہ ایسے کمینہ اتہاموں کی تردید اشد ضروری تھی اور کر دیگئی یہ درست ہی کہ انہی تاروں میں ایک تار اسکندریہ کے مسلمانوں میں کسیقدر ہلچل موجود ہونیکی خبر دیتا ہے۔ لیکن بعد میں کسی تصدیق کنندہ تار کا نہ آنا یا کم از کم اس تحریک کے عام ہونیکی خبر کا نہ موصول ہونا ثابت کر رہا ہے کہ یہ خبر درست بھی ہے تو وہ شورش صرف مقامی ہے اور کسی پولیٹکل غرض پر مبنی نہیں ان واقعات سے فرانس کو یقین رکھنا چاہئے کہ اُس کی نوآبادیوں میں بھی کوئی بیرونی سازش کام نہیں کریگی۔ ہاں اگر اُسکے اپنے دل میں چور ہے اور اُنکا ضمیر طرح طرح کے بے اصل توہمات و اندیشوں سے اُنکو ڈراتا رہے تو وہ دوسری بات ہے + وکیل

لنڈن ۶ ستمبر۔ امپیریل سروس ٹروپس اور جنگ۔ ٹائمز کو یقین ہی کہ والیان ریاستہائے ہند کی افواج برائے خدمت شاہی صرف نمائشی سپاہی ہی نہیں بلکہ سلطنت کی حفاظت کے کارآمد بازو ثابت ہونگی اس مضمون میں اخبار ٹائمز اس دلیل کے قبول کرنیسے انکار کرتا ہے کہ ہماری فارورڈ پالیسی (آگے بڑھے جانے اور پیشقدمی کی حکمت عملی) موجودہ مشکلات کا باعث ہے +

ایضاً۔ سرحدی فساد اور اخراجات کی بھرمار نواب وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص ہندوستان کی بلوں (ہنڈیوں) کو خریدنا چاہیں وہ ۱۴ ستمبر تک درخواست کریں کل ہنڈیوں کی رقم کی مقدار ۲۵ لاکھ پونڈ (پونے چار کروڑ روپیہ) ہی اور انکا روپیہ چھ یا بارہ مہینوں کے بعد ہنڈی خریدنے والوں کو ادا کیا جائیگا (خزانہ ہندوستان سے اُن اخراجات کے لئے جو ولایت میں ہوتے ہیں (مثلاً انگریز عہدہ داروں کی پنشنیں قیمت سامان حرب و ضرب و خرچ دفتر وزیر ہند محاصل ہند میں شاہی خزانہ کا حصہ وغیرہ وغیرہ) نقد روپیہ براہ راست وزیر ہند کو نہیں بھیجا جاتا۔ بلکہ نواب ممدوح اوقات معینہ پر قسط مقررہ کی مقدار کے برابر چند روزہ میعاد کی ہنڈیاں جاری کر دیتے ہیں جنکو ولایت کے متمولین خرید کر روپیہ وزیر ہند کو ادا کر دیتے ہیں اور پھر ان ہنڈیوں کا روپیہ گورنمنٹ ہند سے ہندوستانی بنکوں کے توسط سے وصول کرتے ہیں۔ اسدفعہ جو ہنڈیاں جاری کیگئی ہیں۔ انکا روپیہ چھ یا بارہ مہینہ تک گورنمنٹ ہند سے نہیں مانگا جا سکیگا۔ گویا یہ اسقدر میعاد کیلئے قرضہ بلا سود ہوگا۔ مگر ظاہر ہے کہ ویسی ہی یہ ہنڈیاں دو چار فیصدی گٹھوتی پر یعنے سو پونڈ کی ہنڈی کچھ کم سو پر ملے گی۔ اگر گٹھوتی کی مقدار چار فیصدی بھی رکھی جائے تو خزانہ ہند ۱۵ لاکھ کی لپیٹ میں آجائیگا۔ اور یہ سب نقصان سرحدی فسادوں کی طفیل ہے وکیل۔

ایضاً بحری محاصرہ کریٹ۔ اہالی کریٹ نے چونکہ اندرونی خودمختاری کو قبول کر لیا ہی اسلئے امرائے بحر دول اجنبیہ ۱۰ ماہ حال کو بحری محاصرہ جزیرہ سے اُٹھا لینگے (دول نے باغیوں کو صرف اندرونی خودمختاری پیش کی تھی مگر وہ کامل آزادی چاہتے تھے اور اسپر اتنی مدت جھگڑا رہا تھا۔ اب اکیلے جواد پاشا کی حسن سعی سے وہی کام جسکو یورپین فوجیں اور بیڑے کئی مہینوں میں سرانجام نہ دیسکیں چند ہفتوں میں باحسن وجوہ طے ہو گیا ہی وکیل)

ایضاً۔ اٹلی و جرمنی پرنس وان ہوہن لوہی چانسلر (وزیر اعظم جرمن) و کونٹ بوئیلو وزیر خارجیہ نے بمقام ہمبرگ سائیکز و نوسٹا اطالین وزیر خارجیہ سے تمام متدایرہ مسائل پر صلاح و مشورہ کیا۔ اور معلوم ہوا ہے کہ مسائل مذکورہ کے اصول پر دونوں سلطنتوں نے اتفاق رائے کیا ہے +

ایضاً۔ اسکندریہ میں عام جوش ٹائمز کا نامہ نگار اسکندریہ سے تار دیتا ہے کہ عیسائیوں کی برخلاف دیسیوں (مصریوں) میں عام جوش ہونیکی وجہ سے مصر میں کسیقدر تشویش ہو رہی ہے نامہ نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ گذشتہ ۵ مہینوں میں اسکندریہ کی بندرگاہ میں کوئی انگریزی جنگی جہاز نہیں رہا۔ اسپر عام رائے زنی ہو رہی ہے

پیرس ۵ ستمبر۔ مہم سوڈان اور فرانس کی برافروختگی پیرس کا سربرآوردہ اخبار طمس ....

انگریزی مصری پیشقدمی سوڈان پر لیڈنگ آرٹیکل لکھکر انگلستان کو متنبہ کرتا ہے کہ اگر اُسنے اپنے اقراروں اور معاہدوں کو بھلا دیا۔ تو انجام پر اُسے مجبوراً یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ سوڈان کی آئندہ نظم ونسق اور مستقبلہ حالت کیساتھ اسی اکیلے کے اغراض وابستہ نہیں۔ یعنی اگر انگلستان نے بخیریت تمام سوڈان کو فتح بھی کر لیا۔ تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اُس اکیلے ہی کو وہاں تمام اقتدار حاصل ہوگا۔ بلکہ دوسرے رقیب بھی موجود ہیں ٭

لنڈن ۶ ستمبر۔ بغاوت یوگنڈا جسکی خبر پچھلے ہفتہ درج ہو چکی ہے۔ فقط صوبہ بوونا تک محدود رہی۔ اور وہ اس طرح سے پیدا ہوئی۔ کہ شاہ یوگنڈا نے محاصل سے بچنے کیلئے جرمنی علاقہ سے ہاتھی دانت کو باہر بھیجنے کی کوشش کی اور اس امر کی جرمنیوں نے برٹش کمشنر کو اطلاع دی ٭

لنڈن ۷ ستمبر۔ گفتگوے مصالحت۔ تئی تجویز۔ ٹائمز اپنے نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ کی ایک تار یہ مضمون شائع کرتا ہے کہ کونٹ مورادیف روسی وزیر خارجیہ کی طرف سے روسی سفیر کو یہ مراسلہ موصول ہونے پر کہ صلح کے سرانجام ہونے میں توقف ہونے سے جو خرابیاں نکلیں گی۔ اُنکا ذمہ دار لارڈ سالسبری ہوگا۔ لارڈ ممدوح نے اب یونان کے اس قدر محاصل پر جو پرانے اور نئے قرضوں کیسالانہ سود اور اصل کی جزوی سالانہ ادائیگی کے لئے کافی ہوں۔ دول عظام کی طرف سے چھ ممبروں کی مشترکہ کمیشن کی تقرری بایں شرط تجویز کی ہے اسکے ساتھ ہی تھیسلی کو بھی فی الفور خالی کر دیا جائے ٭

(لنڈن ۸ ستمبر) نامہ نگار کے بیان کی تصدیق ہوگئی ہے۔ جرمنی اور دوسری سلطنتیں لارڈ سالسبری کی تجویز کو قبول کرنے کی طرف مائل ہیں ٭

ایضاً۔ کریٹ کی فوجی پولیس۔ دول یورپ نے کریٹ کی عثمانیہ جندارمہ (فوجی پولیس) کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیکر اُسکا خرچ بھی اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس خرچ کے عوض محاصل درآمد و برآمد کی نصف آمدنی اُنکو ملا کریگی ٭

ایضاً سوڈان پر پیشقدمی۔ دریائے نیل کے تمام سٹیمر (دخانی جہاز) ابو حمد پہنچگئے ہیں۔ وہاں سب طرح سے امن ہے (لنڈن ۸ ستمبر) درویشوں نے بربر کو خالی کر دیا ہے اور وہ متمہ کو پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ رفیق عرب گورنمنٹ کی طرف سے بربر کے گودام اور غلہ پر قابض ہیں۔ کرنیل ہنٹر جو اگن بوٹ لیکر بربر کو گیا ہے

ایضاً۔ امیر صاحب و سرحدی فساد۔ ٹائمز کا نامہ نگار سملہ سے لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی فوج نے سرحدیوں کی دو جمعیتوں کو منتشر کیا ہے ٭

لنڈن ۸ ستمبر۔ سرحد ہندوستان کے چوبی پلوں وغیرہ کیلئے پلوں اور باربرداری کا آہنی سامان ولایت سے ہندوستان کو بھیجا جا رہا ہے۔ پانچ اور ڈاکٹروں کو ہندوستان جانیکا حکم ہوا ہے

لنڈن۔ ۷ ستمبر۔ جرمن نیوگنی کے گورنر کو دیسیوں نے قتل کر دیا ہے (جرمن نیوگنی جزیرہ نیوگنی کے شمال مشرقی حصہ کا نام ہے۔ یہ جزیرہ آسٹریلیا کے شمال میں بحر الکاہل میں واقعہ ہے جرمن گورنر کے ماتحت کئی چھوٹے چھوٹے جزیروں کے مجموعے ہیں۔ جن میں جزائر سلیمان اور بسمارک آرکیپلگو بھی شامل ہیں۔ جرمن نے ۱۸۸۴ء میں اس علاقہ پر اپنا تسلط قایم کیا۔ اور انتظام جرمن نیوگنی کمپنی کے سپرد کیا۔ یہ جزیرہ نہایت زرخیز اور جزیرہ سیلون اور ساحل مالابار کے مشابہ ہیں ناریل۔ بانس۔ ساگو۔ اور آبنوس وہاں کی عام پیداوار ہیں۔ تمباکو بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ باشندے تقریباً مطلق وحشی ہیں۔ اور جنوبی جزائر میں ابھی آدم خوری کا بھی رواج ہے۔ سال کے شروع میں ایک انگریز افسر بھی جزیرہ کے اندروں میں قتل کر دیا گیا تھا۔ خاص جرمن نیوگنی کا رقبہ ۷۲ ہزار میل مربع آبادی ایک لاکھ دس ہزار ہے ان جزائر سلیمان کا رقبہ جو جرمن کے ماتحت ہے ۹ ہزار میل مربع اور آبادی اسی ہزار ہے۔ جزائر بسمارک کا رقبہ ۲۰ ہزار میل مربع۔ آبادی ایک لاکھ ۹۰ ہزار ہے اور جزائر مارشل کا رقبہ جو ۱۸۸۵ء میں جرمنی کے ماتحت ہوئے ۱۵۰۰ مربع میل اور آبادی دس ہزار ہے نیوگنی کے جزیرہ کا کچھ حصہ انگریزوں کے ماتحت ہے۔ جسکا رقبہ ۸۸ ہزار پانچسو میل مربع اور آبادی ساڑھے تین لاکھ ہے۔ باقی ماندہ جزیرہ پاپوا قوم یعنی ہالینڈ کے ماتحت ہے۔ اُسکا رقبہ ڈیڑھ لاکھ مربع میل اور آبادی دو لاکھ ہے۔ اس جزیرہ میں گائے بھینس اور گھوڑے بہت عمدہ پرورش پاتے ہیں۔ مگر بھیڑوں کے لئے آب وہوا موافق نہیں۔ وکیل)

لنڈن ۸ ستمبر۔ اتحاد روس و فرانس کے مدعا کے متعلق مختلف روائتیں مشہور ہیں۔ ایک روایت ہے کہ ایک سلطنت دوسری کی صرف اُس صورت میں مدد کریگی۔ جبکہ کوئی اور طاقت اُسپر حملہ کرے نہ کہ جب وہ خود کسی غیر پر چڑھائی کرے۔ ٹائمز کا پیرسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ قصر پیٹرہوف میں زیادہ بحث اس معاملہ پر رہی کہ اگر انگلستان اتحاد ثلاثہ سے ملجائے تو پھر اُس کے اس فعل کو بیکار کرنے کیلئے کیا تدابیر کرنی چاہئے ٭

ایضاً۔ گفتگوے مصالحت۔ طاقتوں نے چند ترمیموں کے بعد لارڈ سالسبری کی تجاویز متعلق یونان کو قبول کر لیا ہے ٭

لنڈن ۹ ستمبر۔ **مہم سوڈان**۔ بربر کے مصریوں کے ہاتھ آجانیکی وجہ سے سواکم میں انتظام ہو رہا ہے۔ کہ مہم نیل کی فوج سے سلسلہ آمد و رفت قایم کرنے کیلئے سواکم بربر کا راستہ کہولا جائے درویش اپنے تمام مشرقی (یعنی جو سواکم کے نواح میں ہیں) چوکیوں سے پیچھے ہٹے چلے جا رہے ہیں ٭

ایضاً خلیفۃ المسلمین و امیر صاحب۔ اس امر کی اب قطعی تردید کی گئی ہے کہ حضرت سلطان المعظم نے امیر صاحب کو خط لکھا ہے ٭

ایضاً۔ ڈیوک آف یارک (قیصرہ ہند کے نبیرہ کلاں جو اپنے پدر بزرگوار پرنس آف ویلز کے بعد تخت نشین ہونگے) بمعہ بیگم صاحبہ بخیریت تمام آئرلینڈ سے رخصت ہو گئے ہیں حضور قیصرہ ہند نے لے گورنر آئرلینڈ کو تار بھیجکر آئرلینڈیوں کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اُنہوں نے کمال خلوص و عقیدت سے ڈیوک و ڈچز صاحبہ کا استقبال کیا ٭

ایضاً۔ روس میں قرنطینہ۔ روسی سرکاری گزٹ میں شائع ہوا ہے کہ بمبئی میں ۲۰ جولائی سے لیکر ۳۔ اگست تک ۲۲۲ آدمی ہیضہ سے مرے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ یہ مرض وہاں وبائی ہو گئی ہے اسلئے حکام قرنطینہ ہندوستان سے آنیوالوں کی احتیاط سے نگرانی کریں ٭

ایضاً۔ اسلامی قاموس۔ پیرس کی کانگرس مباحثہ علوم شرقی نے اسلامی علم ادب اور اسلامی عمارات قدیم کا انسائیکلوپیڈیا یا (قاموس العلم) شائع کرنے کا انتظام کرنے کیلئے ایک کمیٹی قایم کی ہے (کیا مسلمانوں کو کبھی غیرت آئے گی!)

لنڈن۔ ۱۰ ستمبر۔ گفتگوے مصالحت۔ تخلیہ تھیسلی۔ یونان نے اپنے محاصل پر پیرس نگرانی کا ہونا منظور کر لیا ہے۔ مگر طاقتوں میں ابھی تک اس بات میں اختلاف ہے کہ آیا یونان کی قسط اول تخلیہ تھیسلی سے پہلے دیجائے یا بعد؟

ایضاً۔ گورنمنٹ ہند کی علم دوستی کا شکریہ۔ پیرس کی کانگرس ماہرین علوم شرقی نے واسطے ان میں قدیمی یادگاروں اور صنعتوں کو محفوظ رکھنے پر گورنمنٹ ہند کا شکریہ ادا کرکے امید ظاہر کی ہے کہ گورنمنٹ موصوف اسبارہ میں اپنی مساعی جمیلہ کو برابر جاری رکھے گی ٭

ایضاً۔ کئی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ سر جارج وائٹ کے بعد سر ولیم لاکہارٹ سپہ سالار افواج ہند ہونگے ٭

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ **بغاوت کیوبا**۔ باغیان کیوبا نے ہسپانویوں سے ایک نہایت ہی مشہور اور مستحکم شہر کو فتح کر لیا ہے۔ اس سے صوبجات متحدہ امریکہ اور ہسپانیہ میں تشویش پیدا ہو گئی ہے ٭

ایضاً۔ جوہانزبرگ (ٹرانسوال میں انگریزوں کی بستی) کی ایک کان میں ڈائنامیٹ کا سیگزین پھٹنے سے پانچ یورپین اور ۳۵ کافر ہلاک ہو گئے ہیں ٭

ایضاً لنکاشائر (انگلستان کا ضلع جو سوتی کارخانوں کے لئے مشہور ہے) کی کنفیڈریشن میں دو بہت بڑی کارخانوں نے یومیہ کارکردگی کا وقت کم کر دیا ہے اور کساد بازاری ہونیکی وجہ سے ۵۰۰ ہزار گھر بیکار پڑے ہیں۔ آثار نہایت تاریک نظر آتے ہیں

ایضاً آسٹریلیا کے صوبہ نیوساؤتھ ویلز کی گورنمنٹ کاشت قہوہ کو رواج دینے کی کوشش کر رہی ہے ٭

ہندوستان کی خبریں

مسٹر تیلک کا مقدمہ مسٹر جسٹس سٹریچی جج ہائیکورٹ بمبئی کے روبرو ۸ ستمبر سے شروع ہو گیا ہے۔ سرکار کیطرف سے ایڈووکیٹ جنرل لیگل ریمبرنسر اور دو نامور یورپین بیرسٹر اور مسٹر نکلسن قائمقام پبلک پروسی کیوٹر پیروکار ہیں۔ آنریبل مسٹر تیلک مالک و اڈیٹر اخبار کیسری کی طرف سے مسٹر پیو اور مسٹر ڈاور اور دو دیسی وکیل پیروی کرتے ہیں۔ کیشو مہادیو بل پرنٹر اخبار کیسری ملزم دوم کی طرف سے کوئی وکیل نہیں۔ مسٹر گارتھہ نے ہر دو ملزموں کی طرف سے پیروی کرنیکی اجازت چاہی تھی۔ جس سے بمبئی ہائیکورٹ نے انکار کر دیا۔ مسٹر گارتھہ اب بالمشافہ درخواست کرنے کے لئے کلکتہ سے بمبئی جائینگے۔

ملزموں پر باضابطہ فرد جرم لگائی گئی۔ اور انہوں نے بیقصور ہونا بیان کیا۔ لمبی چوڑی نکتہ چینیوں کے بعد خاص جوری کا انتخاب ہوا جسمیں ۶ یورپین۔ دو ہندو۔ اور ایک پارسی جنٹلمین شامل ہیں۔

مسٹر لینگ ایڈووکیٹ نے تمہیدی تقریر کر کے مقدمہ کو شروع کیا پہلی دفعہ ۱۲۴ الف کی توضیح کی گئی پھر ۱۵ جون کے کیسری کے مضامین کو مغویانہ بتا کر بیان کیا کہ مرہٹہ اور کیسری اخبارات کے دیگر مضامین کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مضامین زیر بحث بدنیتی اور دلی کاوش سے لکھے گئے ہیں۔ مسٹر پیو نے اعتراض کیا کہ استغاثہ کی طرف سے دوسرے مضامین شہادت میں پیش نہیں ہو سکتے۔ مگر عدالت نے اس اعتراض کو مسترد کر دیا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے خاتمہ پر کہا کہ شاید یہ حجت اٹھائی جائے کہ مقدمہ بنانے میں اسقدر دیر کیوں کیگئی؟ مضمون ۱۵ جون کو شائع ہوئے اور مقدمہ ۲۷ جولائی کو دائر ہوا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ایک تو مضامین کے ترجمہ کے لئے لازمی طور پر کچھ وقت درکار تھا۔ کیونکہ یہ ایسی زبان میں شایع ہوئے ہیں جسکو یورپین نہیں سمجھ سکتے۔ دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر اس قسم کے کسی مضمون کی بنا پر مقدمہ بنایا جائے تو ایسے مضامین کی پہلے سے بدرجہا زیادہ شہرت ہو جاتی ہے اور وہ اس طرح اتنی نظروں سے گذر جاتا ہے کہ سوای اسصورت کے اسکے اسقدر پڑھنے والے کبھی نہ ہوتے۔ اسلئے سب کی یہی رائے ہے کہ جب تک ایسے مضامین سے کوئی زیادہ نقصان نہ پیدا ہو حتی الامکان مقدمہ بنانے سے پرہیز کیا جائے۔ اسکے بعد مسٹر تیلک کے انتخاب ممبری کا مجملاً ذکر کر کے کہ اگر گورنر بمبئی کو ان مضامین کی ۲۴ جون تک خبر پہنچ گئی ہوتی۔ تو وہ تاریخ مذکورہ بالا کو انکا یہ انتخاب کبھی منظور نہ کرتے۔ جوری سے استدعا کی گئی کہ مسٹر تیلک کی ذاتی حیثیت و وجاہت کا کوئی خیال نہ کیا جائے بلکہ صرف اس امر پر غور کریں کہ کیا مضامین زیر بحث سے گورنمنٹ کے برخلاف بددلی پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

تقریر کے ختم ہونے پر پہلا گواہ مسٹر علی بیگ سرکاری مترجم بولایا گیا وہ ابھی کٹہرے میں داخل بھی نہیں ہوا تھا کہ مسٹر پیو نے یہ وہی بیرسٹر ہے جو مسٹر یوسف الدین کیطرف سے پیروکار تھا نے حجت اٹھائی کہ گورنمنٹ نے استغاثہ کی منظوری کے متعلق جو ہدایات افسران ماتحت کو دی ہیں وہ بروے قانون جامع اور کافی نہیں ہیں اور اسپر عرصہ تک بحث کی لیکن جج نے سرکاری وکیل کی جوابی تقریر ختم ہونے سے پہلے ہی اس حجت کو مسترد کر دیا۔ اور مختصر سا فیصلہ کر دیا کہ حکم اجازت میں گورنمنٹ کا ارادہ اور نیت بخوبی واضح ہے۔ مسٹر علی بیگ سے ترجمہ کے متعلق چند سوالات جرح کئے گئے اور اسکی شہادت ختم نہ ہوئی تھی کہ اجلاس برخاست ہو گیا۔

دوسرے دن کی کارروائی بھی بالکل روکھی پھیکی رہی۔ مسٹر پیو نے ایڈووکیٹ جنرل سے باہمی فیصلہ کر کے کثیر التعداد دستاویزات پیش کیں۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ مسٹر علی بیگ کی شہادت لینے سے پہلے انکو یکے بعد دیگرے پڑھکر شامل مسل کیا جاوے۔ ان دستاویزات میں سے اکثر سیواجی کی تاریخ اسکی سمادھی کی موجودہ حالت اور اسکے تخت نشینی کے سالانہ جلسوں کی کیفیت کے متعلق کیسری کے مضامین تھے جو سرکاری طور پر ترجمے کرائے گئے تھے۔ انکے بعد اخبار ٹائمز آف انڈیا کے وہ مضمون اور مراسلتیں جنمیں گدی نشینی کے جلسوں کی غرض و غایت اور مسٹر تیلک کی ان سرگرم کوششوں کا جو اسنے پونا کے انتظام وبا کے متعلق کیں ذکر تھا پیش کیگئیں۔ ان دستاویز کو پہلے مسٹر سٹارلنگ .....

بیرسٹر منجانب سرکار پڑھتا رہا۔ جب وہ تھک گیا۔ تو مسٹر پیو نے جنکی آواز بہت باریک ہے انکو پڑھنا شروع کیا۔ سب لوگ حیران تھے کہ طول طویل اقتباسات کو مغویانہ تحریرات شائع کرنیکے الزام سے کیا تعلق ہے حتی کہ آخر کار جج بھی سوال کرنیپر مجبور ہو گیا اور مسٹر پیو کے جواب سے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈیفنس (ملزم کی بریت) کیلئے یہ روش اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر پیو نے جواب دیا کہ یہ مضامین بتا رہے ہیں کہ مسٹر تیلک ان انتظامات اور تدابیر میں جو اندفاع وبا کیلئے اختیار کیگئیں۔ گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرتا رہا ہے۔ اسپر جج نے کہا کہ کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ یہ غیر اغلب ہے کہ جو شخص گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرتا رہا ہو۔ وہ رعایا کو گورنمنٹ سے برافروختہ کرنے کی کوشش کرے۔ مسٹر پیو نے کہا غیر اغلب ہی نہیں بلکہ یہ غیر ممکن ہے کہ ایکطرف تو مسٹر تیلک عملی طور پر گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرے اور دوسرا طرف اسی زمانہ میں گورنمنٹ کو نیست و نابود کرنیکی کوشش کرتا رہے۔

الغرض چار بجے تک کاغذات پڑھے جاتے رہے بعد ازاں مسٹر علی بیگ کی شہادت شروع ہوئی۔ اور ترجمہ پر بحث کی گئی۔ مسٹر علی بیگ نے اپنے ترجمہ کے درست ہونیکی تائید میں کئی دلیلیں پیش کیں اور چونکہ خود مسٹر مرہٹی زبان سے واقف نہیں انکو مسترد نہ کر سکے مضمون زیر بحث میں ایک لفظ مرہٹی میں "داد" تھا۔ انگریزی میں لفظ اسکی جگہ کہے گئے انکا ترجمہ یہ ہے "انکی اصلاح کرائی جائے" جج نے مترجم سے دریافت کیا کہ "کیا دیسی زبان میں جو لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انکی یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ ان موجبات رنجش اور تکالیف کی اصلاح حکام کو عرضیاں دیکر کرائی جاوے۔ مترجم نے یہ معنی نکالنے سے پس و پیش کیا اور ابھی یہ بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ پانچ بجگئے اور اجلاس برخاست ہوا۔ دوسرا مرہٹی لفظ چلونی تھا جسکے معنی دق کرنا یا ایذا پہنچانیکے ہیں لفظ کریں (بمعنے ہاتھ سے یا محاصل) اور لکشمی (بمعنی دولت یا دیبی) پر بھی غور ہوا

بمبئی میں ایک مہینہ ہوا جو دو برہمن گرفتار ہو کر پونا لائے گئے تھے۔ مگر بعد ازاں چھوڑ دیئے گئے۔ انکو اب نوٹس دیا گیا ہے کہ انسے کیوں حفظ امن کیلئے ایکسال کی میعاد کیلئے ضمانتیں نہ لیجائیں۔

بمبئی بنک نے شرح سود ۴ سے ۶ فیصدی کر دی ہے اور بنگال بنک نے ۵ سے ۶۔

گورنمنٹ ہند کے دفاتر ۱۳ نومبر کو شملہ میں بند ہو کر ۱۵ نومبر کو کلکتہ میں کھلینگے۔

ہندوستان کی گورہ فوج میں کچھ عرصہ سے سکاچ رجمنٹوں کی تعداد بڑھا دیگئی ہے اسلئے نواب وزیر ہند نے گورنمنٹ ہند کو پریس پی ٹیرین پادریوں کی تعداد بڑھا دینے کی اجازت دیدی ہے۔

ہمارے معزز ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے گورنمنٹ کی تعلیمی پالیسی پر ایک قابل قدر آرٹیکل لکھکر موجودہ کالجی تعلیم کے نقصانات اور ملک میں ابتدائی تعلیم کی توسیع کی اشد ضرورت بدلائل شائستہ ظاہر کی ہے۔ اور آخر میں زمینداروں کے فرقہ کی مظلومیت بے بسی اور انکی کارآمدگی کا مجملاً ذکر کر کے انمیں تعلیم کا رواج نہ ہونیپر سخت افسوس ظاہر کیا ہے۔ اسکی تلافی کیلئے وہ یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ کالجی تعلیم کو پرائیویٹ اور امدادی کالجوں کے ذمے ڈالکر وہ کل خرچ جو گورنمنٹ اسپر کر رہی ہے ابتدائی تعلیم پر صرف کرے۔ خاتمہ پر وہ اندیشہ ظاہر کرتا ہے کہ دیسی پریس اسکی تجویز کو پسند کرنیکی بجائے اسکی سخت مخالفت کریگا۔ مگر ہم اپنے معزز ہمعصر کو نہایت ادب سے یقین دلاتے ہیں کہ کانگرس مشرب اور خوبی قسمت سے کانگرس کے سخت مخالف قبلہ سرسید کے سوا وہ کسی دیسی اخبار کو اسبارہ میں مختلف الرائے نہ پائیگا جس مضمون پر وہ اب ۱۱ ستمبر ۱۸۹۷ء کو قلم اٹھاتا ہے اسپر ہم اپریل و مئی ۹۶ء میں زبردست دلیلوں سے جنکا اسنے صرف ایک شمہ بیان کیا ہے مفصل بحث کر کے صنعتی تعلیم کے ضمن میں ابتدائی تعلیم کی عام توسیع اور موجودہ کالجی تعلیم کے رواج کو جو اسوقت ہر ادنے اور اعلے کا مقصد و مدعا بنی ہوئی ہے کم کرنیکی ضرورت ظاہر کر چکے ہیں۔ اور اسوقت ہمارے اکثر معاصرین نے ان مضامین کی نسبت جو رائے ظاہر کی تھی اس سے واضح ہو گیا کہ وہ بھی ملک کیلئے ابتدائی تعلیم کی ضرورت کو بہت سخت محسوس کر رہے ہیں۔ اس مختصر سی التماس کے بعد ہم اپنے ہمعصر کو اس نیک تجویز پر مبارکباد دیکر اس کی مشفقانہ صلاح کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مسٹر مارٹنڈیل مشن جج نے بمقام دہرمسالہ ایک چار کے کارخانہ کے یورپین ایجنٹ کو جسنے دوسرے یورپین ملازم کارخانہ پر خیانت مجرمانہ کے ۱۱ الزام لگائے تھے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ایکہزار روپیہ جرمانہ کیا۔

افسوس بمبئی کے نامور مسلمان لیڈر مسٹر مہر علی دہرمسی ممبر بمبئی کونسل نے ۱۰ ستمبر کو انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

پونا کی قواعد توپخانہ میں ۴ ستمبر کو توپ الٹ گئی۔ ایک گھوڑے کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اسکو گولی مار دیگئی۔ ایک گورہ توپچی بھی کسیقدر زخمی ہوا

پونا کی کپتان پولیس کے حکم سی پولیس نے متوفی باباجی مہاراج (مہارانا کولہاپور کی خاندانی گورو) پروفیسر شروار مسٹر کنتکار وکیل مرحوم اخبار سدھارک کا دفتر۔ اور چترسال بریسی کی تلاشی لی کہ مرہٹی ناٹکوں موسومہ بہوانی تلوار شیو گہر۔ اور باپو گوکہالسی پگدی کے مسودے برآمد کئی جاویں۔ مگر کوئی نہ ملا۔ یہ ناٹک باغیانہ تصور کئی گئی ہیں ✤

بمبئی میں طاعون سی اب بھی چار پانچ آدمی بیمار اور دو تین بالاوسط روز مرتے ہیں ✤

احاطہ بمبئی کی موضع بلی مورا میں پانچ دہقانیوں نی ایک عورت کو ڈائن کے شبہ میں قتل کر دیا۔ پولیس نے انکو ماخوذ کر لیا۔ ملزموں نے ابتدائی عدالت میں جرم سی اقبال کر کے عدالت سشن میں اقبال واپس لے لیا۔ چنانچہ خان بہادر ہرجی وادیا۔ سشن جج دسری نے بعدم ثبوت کل ملزموں کو بری کر دیا ✤

کراچی جیل کی ایک دیوار ۲ ستمبر کو گر گئی۔ ایک قیدی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ کیا انکی ورثا کو معاوضہ دیا جائیگا؟

وزیر نوآبادیہائے انگلستان نے مومباسا یوگنڈا ریلوے (واقعہ مشرقی افریقہ) کیلئے احاطہ مدراس کی مشورہ دینے والے انجنیر ریلوے کی خدمات مستعار مانگی ہیں ✤

سرکاری تمسکات کا بہاؤ اور گر گیا ہی جسکا بازاری نرخ اسوقت ۹۰ فیصدی ہے۔ اور اس خبر سی کہ وزیر ہند ایک کروڑ روپیہ کی چاندی مسکوک ہونیکے لئی بھیجنے والے ہیں۔ چاندی کا بہاؤ چڑھ گیا ہی اور روپیہ کی قیمت میں بھی اضافہ ہو گیا ہی

ستارا کی مضافاتی قصبہ وائی کی اخبار مودا ورتا کی مالک و اڈیٹر کاشی ناتھ وامن کا مقدمہ بھی زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) مسٹر آسٹن سشن جج ستارا کی روبرو پیش ہوا مگر ملزم کی طرف سے درخواست گذرنیپر ہائیکورٹ بمبئی نے مقدمہ کو ستارا سے بمبئی سشن کو منتقل کر دیا ہے۔ انتقال بظاہر گواہوں کی آسائش کیلئی کیا گیا ہی۔ ملزم ابھی تک حوالات میں ہی۔ مقدمہ دو مضامین کی نسبت بنایا گیا ہی۔ ایک کا عنوان ہے "انگریزی حکمت عملی کا ہوت" اور دوسرے کا عنوان "وبا طاعون کا ایک فائدہ" ہے ✤

ضلع کڈاپہ (واقعہ احاطہ مدراس) کی موضع کوٹھاپالی کی دیہاتیوں نے محکمہ نمک کے ایک یورپین انسپکٹر اور اسکی چپراسیونکو جو چند ملزمونکو گرفتار کرنے گئی تھے وہاں کوٹنے کی موسلونسی سخت زخمی کیا۔ پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کیا ہے ✤

موپلہ فراریونکو حکام پہاڑی پانڈو پر فاقہ دیکر گرفتار کرنیکی نیت رکھتی ہیں ضلع ارناد کی موپلے انسی ہمدردی رکھتی ہیں مگر ابھی تک عملی طور سی انکی امداد کرنیپر آمادہ نہیں ہوئے۔ لیکن اگر گرفتاری میں زیادہ دیر ہوئی تو پھر عام فساد کا اندیشہ ہی مفرورین نی جیل سے نکلنے پر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر ولکنسن اور ایک دیسی انسپکٹر کو قتل کرنیکا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ مسٹر مذکور خوش قسمتی سی پنڈی جاڈ کو گئی ہوئی تھی۔ ستمبر کو مفرورین نے رات کے نو بجے پہاڑی سی اتر کر ایک برہمن کی مکان پر چھاپا مارا اور کل نقدی اور اسباب لیکر چلدیئے کلکٹر و پولیس خبر ملتے ہی مانجیری سے روانہ ہوئے اور صبح تک تلاش کرتے رہے۔ آخر بڑی فجر ہوئے چند موپلہ خیرخواہان سرکار نے تین غیر مسلح مفرورین کو بلا مزاحمت گرفتار کر لیا۔ سرکار نے موپلہ آبادی سی گرفتاری ملزمان میں امداد مانگی ہی۔ تعلقہ والاوناد میں قصبہ میلاتھر موپلونکی سخت جرائم پیشہ آبادی ہی۔ دو اور موپلے کنڈونہہ کی قریب پکڑے گئے ہیں تیسری موپلہ نے ایک پولیس رائفل سی خودکشی کر لی۔ یہ تینوں شخص فاقہ سی لاچار تھی۔ تین اور مفرورین مانجیری سی چند میل کے فاصلہ پر دیکھی گئی۔ پولیس نے گولیاں چلائیں۔ ایک زخمی ہو کر اور دوسرا تعاقب سے پکڑا گیا۔ تیسرا بھاگ گیا۔ تین رائفلیں ۱۳۹ بھرے ہوئے اور ۴۰۰ خالی کارتوس بھی پکڑے گئی اور موپلوں کو یورپین فوج نی اولاد اکود کی قریب پکڑا

کلکتہ کی فساد میں مسمی کو ہیں یہودی والینٹر پر ٹیلیفون کی تاریں کاٹنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ عدالت نی اسکو بتاریخ ۶ ستمبر دو برس قید سخت کی سزا دی ✤

گورنمنٹ نی کونین کی تیاری کیلئی نیلگری پہاڑیونپر کارخانہ قائم کر رکھا ہی۔ سرکار آدھ سیر کونین ۱۸ روپیہ کو بیچتی ہے ۱۸۹۶-۹۷ء میں پونی دو لاکھ آمدنی اور ایک لاکھ سی کم خرچ ہوا۔ ۱۸۹۷-۹۸ء میں صرف ۲۴۱ پونڈ کونین فروخت ہوئی اور ۱۸۹۶-۹۷ء میں ۹۶۱۸ پونڈ جو سال ماسبق سے ۱۳ سو پونڈ زیادہ ہیں

گورہ سپاہی جو ترجسپر ۳۱ مئی کو عدن میں ایک پنکھا قلی کو قتل کر دینی کا الزام تھا۔ ۶ ستمبر کو مسٹر سٹریچی جج ہائیکورٹ کے اجلاس سی بری ہو گیا۔ جوری نے شہادت استغاثہ کی ختم ہونے پر شہادت صفائی طلب کرنیکی بغیر ہی بیقصوری کا فتوی باتفاق رائے دیدیا۔ اور جج نے اسے قبول کر لیا ✤

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میرٹھ نے سردار علی نام ایک واعظ کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ایکسال قید کر دیا ہے ✤

بارہ بنکی کی مجسٹریٹ قاضی عزیز الدین احمد نی ایک ذیعزت مسلمان مولوی عبدالحلیم کو جسپر ایک دوسرے مسلمان نے یہ الزام لگایا تھا کہ مینی ملزم کو کچھ پیسے مظلومین کریٹ کے لئے چندہ میں دیئی تھے جنکو وہ خود ہضم کر گیا ہے ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ کی سزا خیانت مجرمانہ میں دی ہی۔ عام خیال ہے کہ اسمعاملہ میں پولیس کو بھی کچھ دخل تھا۔ ملزم ۲۱ دن حوالات میں رہا

ریاست کشمیر نی ایک ملا کو جو راجہ و سرکار انگریزی کی برخلاف اور امیر صاحب کی تعریف میں وعظ کرتا تھا۔ ریاست سے بدر کر دیا ہے

اسلامی خبریں

ترکی اخبارات مورخہ ۱۶ اگست تحریر کرتے ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جسمیں بازار یلدز کوشک کے لئی جو امیر المومنین سلطان کی ظل حمایت میں ترکی مجروحین اور شہداء عساکر قاہرہ کی پسماندگونکی امداد کیلئی تیار ہو رہا ہی کوئی نہ کوئی عجوبہ روزگار چیز بطور ہدیہ موصول نہ ہوتی ہو۔ تازہ ترین نہایت ہی بیش قیمت عطیات میں ایک بینظیر مصنوعی پھولوں کا گلدستہ ہی جو عفت مآب والدہ خدیو المکرم نے ارسال کیا ہے۔ یہ پھول عجیب صناعی ریشم کی بنے ہوئے ہیں۔ وہ ایک ایسی چیز میں رکھے ہوئے ہیں جو بظاہر سفید کاغذ کا لفافہ معلوم ہوتی ہے۔ مگر در اصل وہ خالص چاندی کا ہے۔ اور اس کے کناروں میں عجیب نقاشی اور بیل بوٹے کا کام ہے۔ پھولوں پر شبنم کے قطرے نمودار ہیں اور وہ ریشمی پنکھڑیوں پر کمال آب و تاب سی چمک رہے ہیں۔ مگر یہ ایسی شبنم نہیں جو دھوپ کے پڑنے سے کافور ہو جائے۔ کیونکہ یہ قطرات اکثر دریائی شہوار ہیں اور باقی الماس و زمرد و لعل بدخشانی سے بنی ہوئی ہیں۔ گلدستہ ایک سرخ ریشمی فیتے سے بندھا ہوا ہی جسپر موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے ہیں

جناب ممدوحۃ الشان نے اس تحفہ نادر کے علاوہ تیس صندوق دیگر متفرق اشیا کے فروخت کیلئی روانہ کئی ہیں جنکی تفصیل پھر دیجائیگی ✤

ممالک محروسہ عثمانیہ میں بھی قلت پیداوار کی وجہ سے نرخ اجناس بہت گراں ہو گیا ہی چنانچہ آستانہ علیہ میں جہاں اشیا خوردنی اور روٹی کا نرخ سرکار کیطرف سے مقرر ہوتا ہے اگست کے دوسرے ہفتہ میں دو چار دن کے عرصہ میں روٹی کی قیمت میں چالیس فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے ✤

میجر ثابت آفندی جو ترکی فوج کے لئی گھوڑے خریدنے کیلئے جنوبی روس کو گئے ہوئے تھے۔ ۹ اگست کو اڈیسہ سے قسطنطنیہ واپس آگئے ہیں اب گھوڑوں کی خریداری بند ہو گئی ہے۔ روسی علاقہ سے کل تین ہزار گھوڑے (تقریباً دس لاکھ روپیہ کے عوض) خریدے گئے۔

قسطنطنیہ کی سرکاری انجمن برائے امداد مظلومان کریٹ نی اگست کے شروع میں۔ اور پندرہ ہزار بوری آٹا مفلوک الحال مسلمانان کریٹ کے لئے روانہ کیا۔ وہ کینڈیا۔ کینیا۔ ریتی مو اور لاچینی کے غریب مسلمانوں میں تقسیم کیا جائیگا ✤

ضلع سرفجی (واقعہ مقدونیا) کے موضع لبوجا کے قریب کئی ہفتوں سی ایک کوئلہ کی کان جل رہی ہے جب کوئی اور تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ تو ۱۵ ہزار پیاستر کے خرچ سے وہ تمام راستے اور سوراخ جنسی کان میں ہوا داخل ہو سکتی ہی مٹی سی بند کر دینی کی تجویز کیگئی۔ اس کام کے لئی ۵۰۰۰ مکعب میٹر مٹی ڈالنی ضروری سمجھی گئی تھی۔ یہ آگ ایک شکاری کی غفلت سے جسنے ایک خرگوش پر جو کان کی قریب ایک درز میں گھس گیا تھا بندوق چلائی تھی لگی ✤

ماسکو کی انٹرنیشنل میڈیکل کانگرس (عالمگیر طبی مجلس) نے کل ۳۶۵۰ ٹکٹ ممبروں کے نام جاری کئی تھے۔ روسی گورنمنٹ نی کل شاملین مجلس کے لئی خاص رعایت کی ہی کہ انکو ایکطرف کا کرایہ دیکر اول درجہ کا واپسی ٹکٹ کل روسی ریلوی لائنوں پر ملگیا

وزارت معادن و تجارت نے ایک انگریز مسمی مسٹر جیمز وہٹال کو اعلے قسم کی لوہی کی ایک کان کا جو صوبہ ایدن کے ضلع منتیشی میں برآمد ہوئی ہی ساٹھ برس کیلئی اجارہ دینا منظور کیا ہے۔ اس کان کا رقبہ ۲۸۴۹ جریب ہے ✤ صوبہ مذکور کے ضلع دانسلی کی قضا قرہ آغاز میں اسی دھات کی جو اور چند کانیں معلوم ہوئی ہیں۔ انکی اجارے اسیقدر میعاد کیلئی یحیی حیاہی پاشا محمود بے موسی کاظم آفندی۔ عبدالکریم آفندی مسمات امینہ۔ ظریفہ خانم اور مسمات واصلی خانم کو عطا کئے جائینگے ✤

ہندوستان کی خبریں

مسٹر تیلک کا مقدمہ مسٹر جسٹس سٹریچی جج ہائیکورٹ بمبئی کے روبرو ۸ ستمبر سے شروع ہو گیا ہے۔ سرکار کیطرف سے ایڈووکیٹ جنرل لیگل ریمبرنسر اور دو نامور یورپین بیرسٹر اور مسٹر نکلسن قائمقام پبلک پروسی کیوٹر پیروکار ہیں۔ آنریبل مسٹر تیلک مالک و اڈیٹر اخبار کیسری کی طرف سے مسٹر پیو اور مسٹر ڈاور اور دو دیسی وکیل پیروی کرتے ہیں۔ کیشو مہادیو بل پرنٹر اخبار کیسری ملزم دوم کی طرف سے کوئی وکیل نہیں۔ مسٹر گارتھ نے ہر دو ملزموں کی طرف سے پیروی کرنیکی اجازت چاہی تھی۔ جس سے بمبئی ہائیکورٹ نے انکار کر دیا۔ مسٹر گارتھ اب بالمشافہ درخواست کرنے کے لئے کلکتہ سے بمبئی جائینگے۔

ملزموں پر باضابطہ فرد جرم لگائی گئی۔ اور انہوں نے بیقصور ہونا بیان کیا۔ لمبی چوڑی نکتہ چینیوں کے بعد خاص جوری کا انتخاب ہوا جسمیں ۶ یورپین۔ دو ہندو۔ اور ایک پارسی جنٹلمین شامل ہیں۔

مسٹر لینگ ایڈووکیٹ نے تمہیدی تقریر کر کے مقدمہ کو شروع کیا پہلی دفعہ ۱۲۴ الف کی توضیح کی گئی پھر ۱۵ جون کے کیسری کے مضامین کو مغویانہ بتا کر بیان کیا کہ مرہٹہ اور کیسری اخبارات کے دیگر مضامین کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مضامین زیر بحث بدنیتی اور دلی کاوش سے لکھے گئے ہیں۔ مسٹر پیو نے اعتراض کیا کہ استغاثہ کی طرف سے دوسرے مضامین شہادت میں پیش نہیں ہو سکتے۔ مگر عدالت نے اس اعتراض کو مسترد کر دیا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے خاتمہ پر کہا کہ شاید یہ حجت اٹھائی جائے کہ مقدمہ بنانے میں اسقدر دیر کیوں کیگئی؟ مضمون ۱۵ جون کو شائع ہوئے اور مقدمہ ۲۷ جولائی کو دائر ہوا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ایک تو مضامین کے ترجمہ کے لئے لازمی طور پر کچھ وقت درکار تھا۔ کیونکہ یہ ایسی زبان میں شائع ہوئے ہیں جسکو یورپین نہیں سمجھ سکتے۔ دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر اس قسم کے کسی مضمون کی بنا پر مقدمہ بنایا جائے تو ایسے مضامین کی پہلے سے بدرجہا زیادہ شہرت ہو جاتی ہے اور وہ اس طرح اتنی نظروں سے گذر جاتا ہے کہ سوائے اسصورت کے اسکے اسقدر پڑھنے والے کبھی نہ ہوتے۔ اسلئے سب کی یہی رائے ہے کہ جب تک ایسے مضامین سے کوئی زیادہ نقصان نہ پیدا ہو حتی الامکان مقدمہ بنانے سے پرہیز کیا جائے۔ اسکے بعد مسٹر تیلک کے انتخاب ممبری کا مجملاً ذکر کر کے کہ اگر گورنر بمبئی کو ان مضامین کی ۲۴ جون تک خبر پہنچ گئی ہوتی۔ تو وہ تاریخ مذکورہ بالا کو انکا یہ انتخاب کبھی منظور نہ کرتے۔ جوری سے استدعا کی گئی کہ مسٹر تیلک کی ذاتی حیثیت و وجاہت کا کوئی خیال نہ کیا جائے بلکہ صرف اس امر پر غور کریں کہ کیا مضامین زیر بحث سے گورنمنٹ کے برخلاف بددلی پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

تقریر کے ختم ہونے پر پہلا گواہ مسٹر علی بیگ سرکاری مترجم بولایا گیا وہ ابھی کٹہرے میں داخل بھی نہیں ہوا تھا کہ مسٹر پیو نے یہ وہی بیرسٹر ہے جو مسٹر یوسف الدین کیطرف سے پیروکار تھا نے حجت اٹھائی کہ گورنمنٹ نے استغاثہ کی منظوری کے متعلق جو ہدایات افسران ماتحت کو دی ہیں وہ بروئے قانون جامع اور کافی نہیں ہیں اور اسپر عرصہ تک بحث کی لیکن جج نے سرکاری وکیل کی جوابی تقریر ختم ہونے سے پہلے ہی اس حجت کو مسترد کر دیا۔ اور مختصر سا فیصلہ کر دیا کہ حکم اجازت میں گورنمنٹ کا ارادہ اور نیت بخوبی واضح ہے۔ مسٹر علی بیگ سے ترجمہ کے متعلق چند سوالات جرح کئے گئے اور اسکی شہادت ختم نہ ہوئی تھی کہ اجلاس برخاست ہو گیا۔

دوسرے دن کی کارروائی بھی بالکل روکھی پھیکی رہی۔ مسٹر پیو نے ایڈووکیٹ جنرل سے باہمی فیصلہ کر کے کثیر التعداد دستاویزات پیش کیں۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ مسٹر علی بیگ کی شہادت لینے سے پہلے انکو یکے بعد دیگرے پڑھکر شامل مسل کیا جاوے۔ ان دستاویزات میں سے اکثر سیواجی کی تاریخ اسکی سمادھی کی موجودہ حالت اور اسکے تخت نشینی کے سالانہ جلسوں کی کیفیت کے متعلق کیسری کے مضامین تھے جو سرکاری طور پر ترجمہ کرائے گئے تھے۔ انکے بعد اخبار ٹائمز آف انڈیا کے وہ مضمون اور مراسلتیں جنمیں گدی نشینی کے جلسوں کی غرض و غایت اور مسٹر تیلک کی ان سرگرم کوششوں کا جو اسنے پونا کے انتظام وبا کے متعلق کیں ذکر تھا پیش کیگئیں۔ ان دستاویز کو پہلے مسٹر سٹارلنگ .....

بیرسٹر منجانب سرکار پڑھتا رہا۔ جب وہ تھک گیا۔ تو مسٹر پیو نے جنکی آواز بہت باریک ہے انکو پڑھنا شروع کیا۔ سب لوگ حیران تھے کہ طول طویل اقتباسات کو مغویانہ تحریرات شائع کرنیکے الزام سے کیا تعلق ہے حتی کہ آخر کار جج بھی سوال کرنیپر مجبور ہو گیا اور مسٹر پیو کے جواب سے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈیفنس (ملزم کی بریت) کیلئے یہ روش اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر پیو نے جواب دیا کہ یہ مضامین بتا رہے ہیں کہ مسٹر تیلک ان انتظامات اور تدابیر میں جو اندفاع وبا کیلئے اختیار کیگئیں۔ گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرتا رہا ہے۔ اسپر جج نے کہا کہ کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ یہ غیر اغلب ہے کہ جو شخص گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرتا رہا ہو۔ وہ رعایا کو گورنمنٹ سے برافروختہ کرنے کی کوشش کرے۔ مسٹر پیو نے کہا غیر اغلب ہی نہیں بلکہ یہ غیر ممکن ہے کہ ایکطرف تو مسٹر تیلک عملی طور پر گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرے اور دوسری طرف اسی زمانہ میں گورنمنٹ کو نیست و نابود کرنیکی کوشش کرتا رہے۔

الغرض چار بجے تک کاغذات پڑھے جاتے رہے بعد ازاں مسٹر علی بیگ کی شہادت شروع ہوئی۔ اور ترجمہ پر بحث کی گئی۔ مسٹر علی بیگ نے اپنے ترجمہ کے درست ہونیکی تائید میں کئی دلیلیں پیش کیں اور چونکہ خود مسٹر مرہٹی زبان سے واقف نہیں انکو مسترد نہ کر سکے مضمون زیر بحث میں ایک لفظ مرہٹی میں "داد" تھا۔ انگریزی میں لفظ اسکی جگہ کہے گئے انکا ترجمہ یہ ہے "انکی اصلاح کرائی جائے"۔ جج نے مترجم سے دریافت کیا کہ "کیا دیسی زبان میں جو لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انکی یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ ان موجبات رنجش اور تکالیف کی اصلاح حکام کو عرضیاں دیکر کرائی جاوے۔ مترجم نے یہ معنی نکالنے سے پس و پیش کیا۔ اور ابھی یہ بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ پانچ بجگئے اور اجلاس برخاست ہوا۔ دوسرا مرہٹی لفظ چلونی تھا جسکے معنی دق کرنا یا ایذا پہنچانیکے ہیں لفظ کریں (بمعنے ہاتھ سے یا محاصل) اور لکشمی (بمعنی دولت یا دیبی) پر بھی غور ہوا

بمبئی میں ایک مہینہ ہوا جو دو برہمن گرفتار ہو کر پونا لائے گئے تھے۔ مگر بعد ازاں چھوڑ دیئے گئے۔ انکو اب نوٹس دیا گیا ہے کہ انسے کیوں حفظ امن کیلئے ایکسال کی میعاد کیلئے ضمانتیں نہ لیجائیں۔

بمبئی بنک نے شرح سود ۴ سے ۶ فیصدی کر دی ہے اور بنگال بنک نے ۵ سے ۶۔

گورنمنٹ ہند کے دفاتر ۱۳ نومبر کو شملہ میں بند ہو کر ۱۵ نومبر کو کلکتہ میں کھلینگے۔

ہندوستان کی گورہ فوج میں کچھ عرصہ سے سکاچ رجمنٹوں کی تعداد بڑھا دیگئی ہے اسلئے نواب وزیر ہند نے گورنمنٹ ہند کو پریس پی ٹیرین پادریوں کی تعداد بڑھا دینے کی اجازت دیدی ہے۔

ہمارے معزز ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے گورنمنٹ کی تعلیمی پالیسی پر ایک قابل قدر آرٹیکل لکھکر موجودہ کالجی تعلیم کے نقصانات اور ملک میں ابتدائی تعلیم کی توسیع کی اشد ضرورت بدلائل شائستہ ظاہر کی ہے۔ اور آخر میں زمینداروں کے فرقہ کی مظلومیت بے بسی اور انکی کارآمدگی کا مجملاً ذکر کر کے انمیں تعلیم کا رواج نہ ہونیپر سخت افسوس ظاہر کیا ہے۔ اسکی تلافی کیلئے وہ یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ کالجی تعلیم کو پرائیویٹ اور امدادی کالجوں کے ذمے ڈالکر وہ کل خرچ جو گورنمنٹ اسپر کر رہی ہے ابتدائی تعلیم پر صرف کرے۔ خاتمہ پر وہ اندیشہ ظاہر کرتا ہے کہ دیسی پریس اسکی تجویز کو پسند کرنیکی بجائے اسکی سخت مخالفت کریگا۔ مگر ہم اپنے معزز ہمعصر کو نہایت ادب سے یقین دلاتے ہیں کہ کانگرس مشرب اور خوبی قسمت سے کانگرس کے سخت مخالف قبلہ سرسید کے سوا وہ کسی دیسی اخبار کو اسبارہ میں مختلف الرائے نہ پائیگا جس مضمون پر وہ اب ۱۱ ستمبر ۱۸۹۷ء کو قلم اٹھاتا ہے اسپر ہم اپریل و مئی ۹۶ء میں زبردست دلیلوں سے جنکا اسنے صرف ایک شمہ بیان کیا ہے مفصل بحث کر کے صنعتی تعلیم کے ضمن میں ابتدائی تعلیم کی عام توسیع اور موجودہ کالجی تعلیم کے رواج کو جو اسوقت ہر ادنے اور اعلے کا مقصد و مدعا ہوئی ہے کم کرنیکی ضرورت ظاہر کر چکے ہیں۔ اور اسوقت ہمارے اکثر معاصرین نے ان مضامین کی نسبت جو رائے ظاہر کی تھی اس سے واضح ہو گیا کہ وہ بھی ملک کیلئے ابتدائی تعلیم کی ضرورت کو بہت سخت محسوس کر رہے ہیں۔ اس مختصر سی التماس کے بعد ہم اپنے ہمعصر کو اس نیک تجویز پر مبارکباد دیکر اس کی مشفقانہ صلاح کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مسٹر مارٹنڈیل سشن جج نے بمقام دہرمسالہ ایک چار کے کارخانہ کے یورپین ایجنٹ کو جسنے دوسرے یورپین ملازم کارخانہ پر خیانت مجرمانہ کے ۱۱ الزام لگائے تھے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ایکہزار روپیہ جرمانہ کیا۔

افسوس بمبئی کے نامور مسلمان لیڈر مسٹر مہر علی دہرمسی ممبر بمبئی کونسل نے ۱۰ ستمبر کو انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

پونا کی قواعد توپخانہ میں ۴ ستمبر کو توپ الٹ گئی۔ ایک گھوڑے کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اسکو گولی مار دیگئی۔ ایک گورہ توپچی بھی کسیقدر زخمی ہوا

پونا کے کپتان پولیس کے حکم سے پولیس نے متوفی باباجی مہاراج (مہارانا کولہاپور کے خاندانی گورو) پروفیسر شروار مسٹر کنتکار وکیل مرحوم اخبار سدھارک کا دفتر۔ اور چترسال بریسی کی تلاشی لی کہ مرہٹی ناٹکوں موسومہ بھوانی تلوار شیو گھر۔ اور باپو گوکھلسی پگدی کے مسودے برآمد کئے جاویں۔ مگر کوئی نہ ملا۔ یہ ناٹک باغیانہ تصور کئے گئے ہیں ✤

بمبئی میں طاعون سے اب بھی چار پانچ آدمی بیمار اور دو تین بالاوسط روز مرتے ہیں ✤

احاطہ بمبئی کے موضع بلی مورا میں پانچ دہقانیوں نے ایک عورت کو ڈائن کے شبہ میں قتل کر دیا۔ پولیس نے انکو ماخوذ کر لیا۔ ملزموں نے ابتدائی عدالت میں جرم سے اقبال کر کے عدالت سشن میں اقبال واپس لے لیا۔ چنانچہ خان بہادر ہرجی وادیا۔ سشن جج دسری نے بعدم ثبوت کل ملزموں کو بری کر دیا ✤

کراچی جیل کی ایک دیوار ۲ ستمبر کو گر گئی۔ ایک قیدی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ کیا انکے ورثا کو معاوضہ دیا جائیگا؟

وزیر نوآبادیہائے انگلستان نے مومباسا یوگنڈا ریلوے (واقعہ مشرقی افریقہ) کیلئے احاطہ مدراس کے مشورہ دینے والے انجینیر ریلوے کی خدمات مستعار مانگی ہیں ✤

سرکاری تمسکات کا بہاؤ اور گر گیا ہے جسکا بازاری نرخ اسوقت ۹۰ فیصدی ہے۔ اور اس خبر سے کہ وزیر ہند ایک کروڑ روپیہ کی چاندی مسکوک ہونیکے لئے بھیجنے والے ہیں چاندی کا بہاؤ چڑھ گیا ہے اور روپیہ کی قیمت میں بھی اضافہ ہو گیا ہے

ستارا کے مضافاتی قصبہ وائی کے اخبار مودا ورتا کے مالک و اڈیٹر کاشی ناتھ وامن کا مقدمہ بھی زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) مسٹر آسٹن سشن جج ستارا کے روبرو پیش ہوا مگر ملزم کی طرف سے درخواست گذرنیپر ہائیکورٹ بمبئی نے مقدمہ کو ستارا سے بمبئی سشن کو منتقل کر دیا ہے۔ انتقال بظاہر گواہوں کی آسائش کیلئے کیا گیا ہے۔ ملزم ابھی تک حوالات میں ہے۔ مقدمہ دو مضامین کی نسبت بنایا گیا ہے۔ ایک کا عنوان ہے "انگریزی حکمت عملی کا ہوت" اور دوسرے کا عنوان "وبا طاعون کا ایک فائدہ" ہے ✤

ضلع کڈاپہ (واقعہ احاطہ مدراس) کے موضع کوٹھاپالی کے دیہاتیوں نے محکمہ نمک کے ایک یورپین انسپکٹر اور اسکے چپراسیوں کو جو چند ملزموں کو گرفتار کرنے گئے تھے وہاں کوٹنے کے موسلوں سے سخت زخمی کیا۔ پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کیا ہے ✤

موپلہ فراریوں کو حکام پہاڑی پانڈو پر فاقہ دیکر گرفتار کرنیکی نیت رکھتے ہیں ضلع ارناد کے موپلے انسے ہمدردی رکھتے ہیں مگر ابھی تک عملی طور سے انکی امداد کرنیپر آمادہ نہیں ہوئے۔ لیکن اگر گرفتاری میں زیادہ دیر ہوئی تو پھر عام فساد کا اندیشہ ہے۔ مفرورین نے جیل سے نکلنے پر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر ولکنسن اور ایک دیسی انسپکٹر کو قتل کرنیکا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ مسٹر مذکور خوش قسمتی سے پنڈی جاڈ کو گئے ہوئے تھے۔ ستمبر کو مفرورین نے رات کے نو بجے پہاڑی سے اتر کر ایک برہمن کے مکان پر چھاپا مارا اور کل نقدی اور اسباب لیکر چلدیئے۔ کلکٹر و پولیس خبر ملتے ہی مانجیری سے روانہ ہوئے اور صبح تک تلاش کرتے رہے۔ آخر بڑی فجر ہوئے چند موپلہ خیرخواہان سرکار نے تین غیر مسلح مفرورین کو بلا مزاحمت گرفتار کر لیا۔ سرکار نے موپلہ آبادی سے گرفتاری ملزمان میں امداد مانگی ہے۔ تعلقہ والا ارناد میں قصبہ میلا تھر موپلوں کی سخت جرائم پیشہ آبادی ہے۔ دو اور موپلے کنڈونہہ کے قریب پکڑے گئے ہیں تیسرے موپلہ نے ایک پولیس رائفل سے خودکشی کر لی۔ یہ تینوں شخص فاقہ سے لاچار تھے۔ تین اور مفرورین مانجیری سے چند میل کے فاصلہ پر دیکھے گئے۔ پولیس نے گولیاں چلائیں۔ ایک زخمی ہو کر اور دوسرا تعاقب سے پکڑا گیا۔ تیسرا بھاگ گیا۔ تین رائفلیں ۱۳۹ بھرے ہوئے اور ۴۰۰ خالی کارتوس بھی پکڑے گئے اور موپلوں کو یورپین فوج نے اولاد اکود کے قریب پکڑا

کلکتہ کے فساد میں مسمی کوہین یہودی والینٹر پر ٹیلیفون کی تاریں کاٹنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ عدالت نے اسکو بتاریخ ۶ ستمبر دو برس قید سخت کی سزا دی ✤

گورنمنٹ نے کونین کی تیاری کیلئے نیلگری پہاڑیوں پر کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔ سرکار آدھ سیر کونین ۱۸ روپیہ کو بیچتی ہے سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء میں پونے دو لاکھ آمدنی اور ایک لاکھ سے کم خرچ ہوا۔ سنہ ۱۸۹۹-۹۰ء میں صرف ۲۴۱ پونڈ کونین فروخت ہوئی اور سنہ ۹۶-۹۷ء میں ۹۶۱۸ پونڈ جو سال ماسبق سے ۱۳ سو پونڈ زیادہ ہیں

گورہ سپاہی جو نرجسپر ۳۱ مئی کو عدن میں ایک پنکھا قلی کو قتل کر دینے کا الزام تھا۔ ۶ ستمبر کو مسٹر سٹریچی جج ہائیکورٹ کے اجلاس سے بری ہو گیا۔ جوری نے شہادت استغاثہ کے ختم ہونے پر شہادت صفائی طلب کرنیکے بغیر ہی بیقصوری کا فتوی باتفاق رائے دیدیا۔ اور جج نے اسے قبول کر لیا ✤

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میرٹھ نے سردار علی نام ایک واعظ کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ایک سال قید کر دیا ہے ✤

بارہ بنکی کے مجسٹریٹ قاضی عزیز الدین احمد نے ایک ذیعزت مسلمان مولوی عبدالحلیم کو جسپر ایک دوسرے مسلمان نے یہ الزام لگایا تھا کہ میں نے ملزم کو کچھ پیسے مظلومین کریٹ کے لئے چندہ میں دیئے تھے جنکو وہ خود ہضم کر گیا ہے ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ کی سزا خیانت مجرمانہ میں دی ہے۔ عام خیال ہے کہ اس معاملہ میں پولیس کو بھی کچھ دخل تھا۔ ملزم ۲۱ دن حوالات میں رہا

ریاست کشمیر نے ایک ملا کو جو راجہ و سرکار انگریزی کے برخلاف اور امیر صاحب کی تعریف میں وعظ کرتا تھا۔ ریاست سے بدر کر دیا ہے

اسلامی خبریں

ترکی اخبارات مورخہ ۱۶ اگست تحریر کرتے ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جسمیں بازار یلدز کوشک کے لئے جو امیر المومنین سلطان کی ظل حمایت میں ترکی مجروحین اور شہداء عساکر قاہرہ کے پسماندگوں کی امداد کیلئے تیار ہو رہا ہے کوئی نہ کوئی عجوبہ روزگار چیز بطور ہدیہ موصول نہ ہوتی ہو۔ تازہ ترین نہایت ہی بیش قیمت عطیات میں ایک بینظیر مصنوعی پھولوں کا گلدستہ ہے جو عفت مآب والدہ خدیو المکرم نے ارسال کیا ہے۔ یہ پھول عجیب صناعی ریشم کے بنے ہوئے ہیں۔ وہ ایک ایسی چیز میں رکھے ہوئے ہیں جو بظاہر سفید کاغذ کا لفافہ معلوم ہوتی ہے۔ مگر در اصل وہ خالص چاندی کا ہے۔ اور اس کے کناروں میں عجیب نقاشی اور بیل بوٹے کا کام ہے۔ پھولوں پر شبنم کے قطرے نمودار ہیں اور وہ ریشمی پنکھڑیوں پر کمال آب و تاب سے چمک رہے ہیں۔ مگر یہ ایسی شبنم نہیں جو دھوپ کے پڑنے سے کافور ہو جائے۔ کیونکہ یہ قطرات اکثر دریائے شہوار ہیں اور باقی الماس و زمرد و لعل بدخشانی سے بنے ہوئے ہیں۔ گلدستہ ایک سرخ ریشمی فیتے سے بندھا ہوا ہے جسپر موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے ہیں

جناب ممدوحۃ الشان نے اس تحفہ نادر کے علاوہ تیس صندوق دیگر متفرق اشیا کے فروخت کیلئے روانہ کئے ہیں جنکی تفصیل پھر دیجائیگی ✤

ممالک محروسہ عثمانیہ میں بھی قلت پیداوار کی وجہ سے نرخ اجناس بہت گراں ہو گیا ہے چنانچہ آستانہ علیہ میں جہاں اشیا خوردنی اور روٹی کا نرخ سرکار کیطرف سے مقرر ہوتا ہے اگست کے دوسرے ہفتہ میں دو چار دن کے عرصہ میں روٹی کی قیمت میں چالیس فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے ✤

میجر ثابت آفندی جو ترکی فوج کے لئے گھوڑے خریدنے کیلئے جنوبی روس کو گئے ہوئے تھے۔ ۹ اگست کو اڈیسہ سے قسطنطنیہ واپس آگئے ہیں اب گھوڑوں کی خریداری بند ہو گئی ہے۔ روسی علاقہ سے کل تین ہزار گھوڑے (تقریباً دس لاکھ روپیہ کے عوض) خریدے گئے۔

قسطنطنیہ کی سرکاری انجمن برائے امداد مظلومان کریٹ نے اگست کے شروع میں۔ اور پندرہ ہزار بوری آٹا مفلوک الحال مسلمانان کریٹ کے لئے روانہ کیا۔ وہ کینڈیا۔ کینیا۔ ریتی مو اور لاچیٹی کے غریب مسلمانوں میں تقسیم کیا جائیگا ✤

ضلع سرفجی (واقعہ مقدونیا) کے موضع لبوجا کے قریب کئی ہفتوں سے ایک کوئلہ کی کان جل رہی ہے جب کوئی اور تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ تو ۱۵ ہزار پیاستر کے خرچ سے وہ تمام راستے اور سوراخ جنسے کان میں ہوا داخل ہو سکتی ہے مٹی سے بند کر دینے کی تجویز کیگئی۔ اس کام کے لئے ۵۰۰۰ مکعب میٹر مٹی ڈالنی ضروری سمجھی گئی تھی۔ یہ آگ ایک شکاری کی غفلت سے جسنے ایک خرگوش پر جو کان کے قریب ایک درز میں گھس گیا تھا بندوق چلائی تھی لگی ✤

ماسکو کی انٹرنیشنل میڈیکل کانگرس (عالمگیر طبی مجلس) نے کل ۳۶۵۰ ٹکٹ ممبروں کے نام جاری کئے تھے۔ روسی گورنمنٹ نے کل شاملین مجلس کے لئے خاص رعایت کی ہے کہ انکو ایکطرف کا کرایہ دیکر اول درجہ کا واپسی ٹکٹ کل روسی ریلوے لائنوں پر ملگیا

وزارت معادن و تجارت نے ایک انگریز مسمی مسٹر جیمز وہٹال کو اعلے قسم کے لوہے کی ایک کان کا جو صوبہ ایدن کے ضلع منتیشی میں برآمد ہوئی ہے ساٹھ برس کیلئے اجارہ دینا منظور کیا ہے۔ اس کان کا رقبہ ۲۸۴۹ جریب ہے ✤ صوبہ مذکور کے ضلع دانسلی کی قضا قرہ آغاز میں اسی دھات کی جو اور چند کانیں معلوم ہوئی ہیں انکے اجارے اسیقدر میعاد کیلئے یحیی حیاہی پاشا محمود بے موسی کاظم آفندی۔ عبدالکریم آفندی مسمات امینہ۔ ظریفہ خانم اور مسمات واصلی خانم کو عطا کئے جائینگے ✤

ہندوستان کی خبریں

مسٹر تیلک کا مقدمہ مسٹر جسٹس سٹریچی جج ہائیکورٹ بمبئی کے روبرو ۸ ستمبر سے شروع ہو گیا ہے۔ سرکار کیطرف سے ایڈووکیٹ جنرل لیگل ریمبرنسر اور دو نامور یورپین بیرسٹر اور مسٹر نکلسن قائمقام پبلک پروسی کیوٹر پیروکار ہیں۔ آنریبل مسٹر تیلک مالک و اڈیٹر اخبار کیسری کی طرف سے مسٹر پیو اور مسٹر ڈاور اور دو دیسی وکیل پیروی کرتے ہیں۔ کیشو مہادیو بل پرنٹر اخبار کیسری ملزم دوم کی طرف سے کوئی وکیل نہیں۔ مسٹر گارتھ نے ہر دو ملزموں کی طرف سے پیروی کرنیکی اجازت چاہی تھی۔ جس سے بمبئی ہائیکورٹ نے انکار کر دیا۔ مسٹر گارتھ اب بالمشافہ درخواست کرنے کیلئے کلکتہ سے بمبئی جائینگے۔

ملزموں پر باضابطہ فرد جرم لگائی گئی۔ اور انہوں نے بیقصور ہونا بیان کیا۔ لمبی چوڑی نکتہ چینیوں کے بعد خاص جوری کا انتخاب ہوا جسمیں ۶ یورپین۔ دو ہندو۔ اور ایک پارسی جنٹلمین شامل ہیں۔

مسٹر لینگ ایڈووکیٹ نے تمہیدی تقریر کرکے مقدمہ کو شروع کیا پہلی دفعہ ۱۲۴ الف کی توضیح کی گئی پھر ۱۵ جون کی کیسری کے مضامین کو مغویانہ بتا کر بیان کیا کہ مرہٹہ اور کیسری اخبارات کی دیگر مضامین کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مضامین زیر بحث بدنیتی اور دلی کاوش سے لکھے گئے ہیں۔ مسٹر پیو نے اعتراض کیا کہ استغاثہ کی طرف سے دوسرے مضامین شہادت میں پیش نہیں ہو سکتے۔ مگر عدالت نے اس اعتراض کو مسترد کر دیا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے خاتمہ پر کہا کہ شاید یہ حجت اٹھائی جائے کہ مقدمہ بنانے میں اسقدر دیر کیوں کیگئی؟ مضمون ۱۵ جون کو شائع ہوئے اور مقدمہ ۲۷ جولائی کو دائر ہوا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ایک تو مضامین کے ترجمہ کیلئے لازمی طور پر کچھ وقت درکار تھا۔ کیونکہ یہ ایسی زبان میں شائع ہوئے ہیں جسکو یورپین نہیں سمجھ سکتے۔ دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر اس قسم کے کسی مضمون کی بنا پر مقدمہ بنایا جائے تو ایسے مضامین کی پہلے سے بدرجہا زیادہ شہرت ہو جاتی ہے اور وہ اس طرح اتنی نظروں سے گذر جاتا ہے کہ سوائے اسصورت کے اسکے اسقدر پڑھنے والے کبھی نہ ہوتے۔ اسلئے سب کی یہی رائے ہے کہ جب تک ایسے مضامین سے کوئی زیادہ نقصان نہ پیدا ہو حتی الامکان مقدمہ بنانے سے پرہیز کیا جائے۔ اسکے بعد مسٹر تیلک کے انتخاب ممبری کا مجملاً ذکر کرکے کہ اگر گورنر بمبئی کو ان مضامین کی ۲۴ جون تک خبر پہنچ گئی ہوتی۔ تو وہ تاریخ مذکورہ بالا کو انکا یہ انتخاب کبھی منظور نہ کرتے۔ جوری سے استدعا کی گئی کہ مسٹر تیلک کی ذاتی حیثیت و وجاہت کا کوئی خیال نہ کیا جائے بلکہ صرف اس امر پر غور کریں کہ کیا مضامین زیر بحث سے گورنمنٹ کے برخلاف بددلی پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

تقریر کے ختم ہونے پر پہلا گواہ مسٹر علی بیگ سرکاری مترجم بولایا گیا وہ ابھی کٹہرے میں داخل بھی نہیں ہوا تھا کہ مسٹر پیو نے یہ وہی بیرسٹر ہے جو مسٹر یوسف الدین کیطرف سے پیروکار تھا۔ نے حجت اٹھائی کہ گورنمنٹ نے استغاثہ کی منظوری کے متعلق جو ہدایات افسران ماتحت کو دی ہیں وہ بروئے قانون جامع اور کافی نہیں ہیں اور اسپر عرصہ تک بحث کی لیکن جج نے سرکاری وکیل کی جوابی تقریر ختم ہونے سے پہلے ہی اس حجت کو مسترد کر دیا۔ اور مختصر سا فیصلہ کر دیا کہ حکم اجازت میں گورنمنٹ کا ارادہ اور نیت بخوبی واضح ہے۔ مسٹر علی بیگ سے ترجمہ کے متعلق چند سوالات جرح کئے گئے اور اسکی شہادت ختم نہ ہوئی تھی کہ اجلاس برخاست ہو گیا۔

دوسرے دن کی کارروائی بھی بالکل روکھی پھیکی رہی۔ مسٹر پیو نے ایڈووکیٹ جنرل سے باہمی فیصلہ کرکے کثیر التعداد دستاویزات پیش کیں۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ مسٹر علی بیگ کی شہادت لینے سے پہلے انکو یکے بعد دیگرے پڑھکر شامل مسل کیا جاوے۔ ان دستاویزات میں سے اکثر سیواجی کی تاریخ۔ اسکی سمادھی کی موجودہ حالت اور اسکے تخت نشینی کے سالانہ جلسوں کی کیفیت کے متعلق کیسری کے مضامین تھے جو سرکاری طور پر ترجمہ کرائے گئے تھے۔ انکے بعد اخبار ٹائمز آف انڈیا کے وہ مضمون اور مراسلتیں جنمیں گدی نشینی کے جلسوں کی غرض و غایت اور مسٹر تیلک کی ان سرگرم کوششوں کا جو اسنے پونا کے انتظام وبا کے متعلق کیں ذکر تھا پیش کیگئیں۔ ان دستاویز کو پہلے مسٹر سٹارلنگ .....

بیرسٹر منجانب سرکار پڑھتا رہا۔ جب وہ تھک گیا۔ تو مسٹر پیو نے جنکی آواز بہت باریک ہے انکو پڑھنا شروع کیا۔ سب لوگ حیران تھے کہ طول طویل اقتباسات کو مغویانہ تحریرات شائع کرنیکے الزام سے کیا تعلق ہے حتی کہ آخر کار جج بھی سوال کرنیپر مجبور ہو گیا اور مسٹر پیو کے جواب سے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈیفنس (ملزم کی بریت) کیلئے یہ روش اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر پیو نے جواب دیا کہ یہ مضامین بتا رہے ہیں کہ مسٹر تیلک ان انتظامات اور تدابیر میں جو اندفاع وبا کیلئے اختیار کیگئیں۔ گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرتا رہا ہے۔ اسپر جج نے کہا کہ کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ یہ غیر اغلب ہے کہ جو شخص گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرتا رہا ہو۔ وہ رعایا کو گورنمنٹ سے برافروختہ کرنے کی کوشش کرے۔ مسٹر پیو نے کہا غیر اغلب ہی نہیں بلکہ یہ غیر ممکن ہے کہ ایکطرف تو مسٹر تیلک عملی طور پر گورنمنٹ کیساتھ ملکر کارروائی کرے اور دوسرا طرف اسی زمانہ میں گورنمنٹ کو نیست و نابود کرنیکی کوشش کرتا رہے۔

الغرض چار بجے تک کاغذات پڑھے جاتے رہے بعد ازاں مسٹر علی بیگ کی شہادت شروع ہوئی۔ اور ترجمہ پر بحث کی گئی۔ مسٹر علی بیگ نے اپنے ترجمہ کے درست ہونیکی تائید میں کئی دلیلیں پیش کیں اور چونکہ خود مسٹر مرہٹی زبان سے واقف نہیں انکو مسترد نہ کر سکے مضمون زیر بحث میں ایک لفظ مرہٹی میں "داد" تھا۔ انگریزی میں لفظ اسکی جگہ کہے گئے انکا ترجمہ یہ ہے "انکی اصلاح کرائی جائے" جج نے مترجم سے دریافت کیا کہ "کیا دیسی زبان میں جو لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انکی یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ ان موجبات رنجش اور تکالیف کی اصلاح حکام کو عرضیاں دیکر کرائی جاوے۔ مترجم نے یہ معنی نکالنے سے پس و پیش کیا۔ اور ابھی یہ بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ پانچ بجگئے اور اجلاس برخاست ہوا۔ دوسرا مرہٹی لفظ چلونی تھا جسکے معنی دق کرنا یا ایذا پہنچانیکے ہیں لفظ کریں (بمعنے ہاتھ سے یا محاصل) اور لکشمی (بمعنی دولت یا دیبی) پر بھی غور ہوا

بمبئی میں ایک مہینہ ہوا جو دو برہمن گرفتار ہو کر پونا لائے گئے تھے۔ مگر بعد ازاں چھوڑ دیئے گئے۔ انکو اب نوٹس دیا گیا ہے کہ انسے کیوں حفظ امن کیلئے ایکسال کی میعاد کیلئے ضمانتیں نہ لیجائیں۔

بمبئی بنک نے شرح سود ۴ سے ۶ فیصدی کر دی ہے اور بنگال بنک نے ۵ سے ۶۔

گورنمنٹ ہند کے دفاتر ۱۳ نومبر کو شملہ میں بند ہو کر ۱۵ نومبر کو کلکتہ میں کھلینگے۔

ہندوستان کی گورہ فوج میں کچھ عرصہ سے سکاچ رجمنٹوں کی تعداد بڑھا دیگئی ہے اسلئے نواب وزیر ہند نے گورنمنٹ ہند کو پریس پی ٹیرین پادریوں کی تعداد بڑھا دینے کی اجازت دیدی ہے۔

ہمارے معزز ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے گورنمنٹ کی تعلیمی پالیسی پر ایک قابل قدر آرٹیکل لکھکر موجودہ کالجی تعلیم کے نقصانات اور ملک میں ابتدائی تعلیم کی توسیع کی اشد ضرورت بدلائل شائستہ ظاہر کی ہے۔ اور آخر میں زمینداروں کے فرقہ کی مظلومیت بے بسی اور انکی کارآمدگی کا مجملاً ذکر کرکے انمیں تعلیم کا رواج نہ ہونیپر سخت افسوس ظاہر کیا ہے۔ اسکی تلافی کیلئے وہ یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ کالجی تعلیم کو پرائیویٹ اور امدادی کالجوں کے ذمے ڈالکر وہ کل خرچ جو گورنمنٹ اسپر کر رہی ہے ابتدائی تعلیم پر صرف کرے۔ خاتمہ پر وہ اندیشہ ظاہر کرتا ہے کہ دیسی پریس اسکی تجویز کو پسند کرنیکی بجائے اسکی سخت مخالفت کریگا۔ مگر ہم اپنے معزز ہمعصر کو نہایت ادب سے یقین دلاتے ہیں کہ کانگرس مشرب اور خوبی قسمت سے کانگرس کے سخت مخالف قبلہ سرسید کے سوا وہ کسی دیسی اخبار کو اسبارہ میں مختلف الرائے نہ پائیگا جس مضمون پر وہ اب ۱۱ ستمبر ۱۸۹۷ء کو قلم اٹھاتا ہے اسپر ہم اپریل و مئی ۹۶ء میں زبردست دلیلوں سے جنکا اسنے صرف ایک شمہ بیان کیا ہے مفصل بحث کرکے صنعتی تعلیم کے ضمن میں ابتدائی تعلیم کی عام توسیع اور موجودہ کالجی تعلیم کے رواج کو جو اسوقت ہر ادنے اور اعلے کا مقصد و مدعا ہوئی ہے کم کرنیکی ضرورت ظاہر کر چکے ہیں۔ اور اسوقت ہمارے اکثر معاصرین نے ان مضامین کی نسبت جو رائے ظاہر کی تھی اس سے واضح ہو گیا کہ وہ بھی ملک کیلئے ابتدائی تعلیم کی ضرورت کو بہت سخت محسوس کر رہے ہیں۔ اس مختصر سی التماس کے بعد ہم اپنے ہمعصر کو اس نیک تجویز پر مبارکباد دیکر اس کی مشفقانہ صلاح کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مسٹر مارٹنڈیل سشن جج نے بمقام دہرمسالہ ایک چار کے کارخانہ کے یورپین ایجنٹ کو جسنے دوسرے یورپین ملازم کارخانہ پر خیانت مجرمانہ کے ۱۱ الزام لگائے تھے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ایکہزار روپیہ جرمانہ کیا۔

افسوس بمبئی کے نامور مسلمان لیڈر مسٹر مہر علی دہرمسی ممبر بمبئی کونسل نے ۱۰ ستمبر کو انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

پونا کی قواعد توپخانہ میں ۴ ستمبر کو توپ الٹ گئی۔ ایک گھوڑے کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اسکو گولی مار دیگئی۔ ایک گورہ توپچی بھی کسیقدر زخمی ہوا

پونا کی کپتان پولیس کے حکم سے پولیس نے متوفی باباجی مہاراج (مہارانا کولہاپور کے خاندانی گورو) پروفیسر شروار مسٹر کنتکار وکیل مرحوم اخبار سدھارک کا دفتر۔ اور چتر سال بریسی کی تلاشی لی کہ مرہٹی ناٹکوں موسومہ بھوانی تلوار شیو گھر۔ اور باپو گوکھلسی پگدی کے مسودے برآمد کئے جاویں۔ مگر کوئی نہ ملا۔ یہ ناٹک باغیانہ تصور کئے گئے ہیں ✤

بمبئی میں طاعون سے اب بھی چار پانچ آدمی بیمار اور دو تین بالاوسط روز مرتے ہیں ✤

احاطہ بمبئی کے موضع بلی مورا میں پانچ دہقانیوں نے ایک عورت کو ڈائن کے شبہ میں قتل کر دیا۔ پولیس نے انکو ماخوذ کر لیا۔ ملزموں نے ابتدائی عدالت میں جرم سے اقبال کر کے عدالت سشن میں اقبال واپس لے لیا۔ چنانچہ خان بہادر ہرجی وادیا۔ سشن جج دسری نے بعدم ثبوت کل ملزموں کو بری کر دیا ✤

کراچی جیل کی ایک دیوار ۲ ستمبر کو گر گئی۔ ایک قیدی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ کیا انکے ورثا کو معاوضہ دیا جائیگا؟

وزیر نوآبادیہائے انگلستان نے مومباسا یوگنڈا ریلوے (واقعہ مشرقی افریقہ) کیلئے احاطہ مدراس کے مشورہ دینے والے انجنیر ریلوے کی خدمات مستعار مانگی ہیں ✤

سرکاری تمسکات کا بہاؤ اور گر گیا ہے جسکا بازاری نرخ اسوقت ۹۶ فیصدی ہے۔ اور اس خبر سے کہ وزیر ہند ایک کروڑ روپیہ کی چاندی مسکوک ہونیکے لئے بھیجنے والے ہیں۔ چاندی کا بہاؤ چڑھ گیا ہے اور روپیہ کی قیمت میں بھی اضافہ ہو گیا ہے

ستارا کے مضافاتی قصبہ وائی کے اخبار مودو اور تا کے مالک و اڈیٹر کاشی ناتھ وامن کا مقدمہ بھی زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) مسٹر آسٹن سشن جج ستارا کے روبرو پیش ہوا مگر ملزم کی طرف سے درخواست گذرنیپر ہائیکورٹ بمبئی نے مقدمہ کو ستارا سے بمبئی سشن کو منتقل کر دیا ہے۔ انتقال بظاہر گواہوں کی آسائش کیلئے کیا گیا ہے۔ ملزم ابھی تک حوالات میں ہے۔ مقدمہ دو مضامین کی نسبت بنایا گیا ہے۔ ایک کا عنوان ہے "انگریزی حکمت عملی کا ہوت" اور دوسرے کا عنوان "وبا طاعون کا ایک فائدہ" ہے ✤

ضلع کڈاپہ (واقعہ احاطہ مدراس) کے موضع کوٹھاپالی کے دیہاتیوں نے محکمہ نمک کے ایک یورپین انسپکٹر اور اسکے چپراسیوں کو جو چند ملزموں کو گرفتار کرنے گئے تھے وہاں کوٹنے کے موسلوں سے سخت زخمی کیا۔ پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کیا ہے ✤

موپلہ فراریوں کو حکام پہاڑی پانڈو پر فاقہ دیکر گرفتار کرنیکی نیت رکھتے ہیں۔ ضلع ارناد کے موپلے انسے ہمدردی رکھتے ہیں مگر ابھی تک عملی طور سے انکی امداد کرنیپر آمادہ نہیں ہوئے۔ لیکن اگر گرفتاری میں زیادہ دیر ہوئی تو پھر عام فساد کا اندیشہ ہے۔ مفرورین نے جیل سے نکلنے پر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر ولکنسن اور ایک دیسی انسپکٹر کو قتل کرنیکا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ مسٹر مذکور خوش قسمتی سے پنڈی جاؤ کو گئے ہوئے تھے۔ ستمبر کو مفرورین نے رات کے نو بجے پہاڑی سے اتر کر ایک برہمن کے مکان پر چھاپا مارا اور کل نقدی اور اسباب لیکر چلدیئے۔ کلکٹر و پولیس خبر ملتے ہی مانجیری سے روانہ ہوئے اور صبح تک تلاش کرتے رہے۔ آخر بڑی فجر ہوئے چند موپلہ خیرخواہان سرکار نے تین غیر مسلح مفرورین کو بلا مزاحمت گرفتار کر لیا۔ سرکار نے موپلہ آبادی سے گرفتاری ملزمان میں امداد مانگی ہے۔ تعلقہ والاوناد میں قصبہ میلاتھر موپلوں کی سخت جرائم پیشہ آبادی ہے۔ دو اور موپلے کنڈونہہ کے قریب پکڑے گئے ہیں۔ تیسرے موپلہ نے ایک پولیس رائفل سے خودکشی کر لی۔ یہ تینوں شخص فاقہ سے لاچار تھے۔ تین اور مفرورین مانجیری سے چند میل کے فاصلہ پر دیکھے گئے۔ پولیس نے گولیاں چلائیں۔ ایک زخمی ہو کر اور دوسرا تعاقب سے پکڑا گیا۔ تیسرا بھاگ گیا۔ تین رائفلیں ۱۳۹ بھرے ہوئے اور ۴۰۰ خالی کارتوس بھی پکڑے گئے اور موپلوں کو یورپین فوج نے اولاداکود کے قریب پکڑا

کلکتہ کے فساد میں مسمی کوہین یہودی والینٹر پر ٹیلیفون کی تاریں کاٹنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ عدالت نے اسکو بتاریخ ۶ ستمبر دو برس قید سخت کی سزا دی ✤

گورنمنٹ نے کونین کی تیاری کیلئے نیلگری پہاڑیوں پر کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔ سرکار آدھ سیر کونین ۱۸ روپیہ کو بیچتی ہے ۱۸۹۶-۹۷ء میں پونے دو لاکھ آمدنی اور ایک لاکھ سے کم خرچ ہوا۔ ۱۸۹۷-۹۸ء میں صرف ۲۴۱ پونڈ کونین فروخت ہوئی اور ۱۸۹۶-۹۷ء میں ۹۶۱۸ پونڈ جو سال ماسبق سے ۱۳ سو پونڈ زیادہ ہیں

گورہ سپاہی جونز جسپر ۳۱ مئی کو عدن میں ایک پنکھا قلی کو قتل کر دینے کا الزام تھا۔ ۶ ستمبر کو مسٹر سٹریچی جج ہائیکورٹ کے اجلاس سے بری ہو گیا۔ جوری نے شہادت استغاثہ کے ختم ہونے پر شہادت صفائی طلب کرنیکے بغیر ہی بیقصوری کا فتویٰ باتفاق رائے دیدیا۔ اور جج نے اسے قبول کر لیا ✤

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میرٹھ نے سردار علی نام ایک واعظ کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ایک سال قید کر دیا ہے ✤

بارہ بنکی کے مجسٹریٹ قاضی عزیز الدین احمد نے ایک ذیعزت مسلمان مولوی عبدالحلیم کو جسپر ایک دوسرے مسلمان نے یہ الزام لگایا تھا کہ میں نے ملزم کو کچھ پیسے مظلومین کریٹ کے لئے چندہ میں دیئے تھے جنکو وہ خود ہضم کر گیا ہے ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ کی سزا خیانت مجرمانہ میں دی ہے۔ عام خیال ہے کہ اس معاملہ میں پولیس کو بھی کچھ دخل تھا۔ ملزم ۲۱ دن حوالات میں رہا

ریاست کشمیر نے ایک ملا کو جو راجہ و سرکار انگریزی کے برخلاف اور امیر صاحب کی تعریف میں وعظ کرتا تھا۔ ریاست سے بدر کر دیا ہے

اسلامی خبریں

ترکی اخبارات مورخہ ۱۶ اگست تحریر کرتے ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جسمیں بازار یلدز کوشک کے لئے جو امیر المومنین سلطان کی ظل حمایت میں ترکی مجروحین اور شہداء عساکر قاہرہ کے پسماندگوں کی امداد کیلئے تیار ہو رہا ہے کوئی نہ کوئی عجوبہ روزگار چیز بطور ہدیہ موصول نہ ہوتی ہو۔ تازہ ترین نہایت ہی بیش قیمت عطیات میں ایک بینظیر مصنوعی پھولوں کا گلدستہ ہے جو عفت مآب والدہ خدیو المکرم نے ارسال کیا ہے۔ یہ پھول عجیب صناعی ریشم کے بنے ہوئے ہیں۔ وہ ایک ایسی چیز میں رکھے ہوئے ہیں جو بظاہر سفید کاغذ کا لفافہ معلوم ہوتی ہے۔ مگر در اصل وہ خالص چاندی کا ہے۔ اور اس کے کناروں میں عجیب نقاشی اور بیل بوٹے کا کام ہے۔ پھولوں پر شبنم کے قطرے نمودار ہیں اور وہ ریشمی پنکھڑیوں پر کمال آب و تاب سے چمک رہے ہیں۔ مگر یہ ایسی شبنم نہیں جو دھوپ کے پڑنے سے کافور ہو جائے۔ کیونکہ یہ قطرات اکثر دریائے شہوار ہیں اور باقی الماس و زمرد و لعل بدخشانی سے بنے ہوئے ہیں۔ گلدستہ ایک سرخ ریشمی فیتے سے بندھا ہوا ہے جسپر موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے ہیں

جناب ممدوحۃ الشان نے اس تحفہ نادر کے علاوہ تیس صندوق دیگر متفرق اشیا کے فروخت کیلئے روانہ کئے ہیں جنکی تفصیل پھر دیجائیگی ✤

ممالک محروسہ عثمانیہ میں بھی قلت پیداوار کی وجہ سے نرخ اجناس بہت گراں ہو گیا ہے چنانچہ آستانہ علیہ میں جہاں اشیا خوردنی اور روٹی کا نرخ سرکار کیطرف سے مقرر ہوتا ہے اگست کے دوسرے ہفتہ میں دو چار دن کے عرصہ میں روٹی کی قیمت میں چالیس فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے ✤

میجر ثابت آفندی جو ترکی فوج کے لئے گھوڑے خریدنے کیلئے جنوبی روس کو گئے ہوئے تھے۔ ۹ اگست کو اڈیسہ سے قسطنطنیہ واپس آگئے ہیں اب گھوڑوں کی خریداری بند ہو گئی ہے۔ روسی علاقہ سے کل تین ہزار گھوڑے (تقریباً دس لاکھ روپیہ کے عوض) خریدے گئے۔

قسطنطنیہ کی سرکاری انجمن برائے امداد مظلومان کریٹ نے اگست کے شروع میں۔ اور پندرہ ہزار بوری آٹا مفلوک الحال مسلمانان کریٹ کے لئے روانہ کیا۔ وہ کینڈیا۔ کینیا۔ ریتی مو اور لاچیٹی کے غریب مسلمانوں میں تقسیم کیا جائیگا ✤

ضلع سرفجی (واقعہ مقدونیا) کے موضع لبوجا کے قریب کئی ہفتوں سے ایک کوئلہ کی کان جل رہی ہے جب کوئی اور تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ تو ۱۵ ہزار پیاستر کے خرچ سے وہ تمام راستے اور سوراخ جنسے کان میں ہوا داخل ہو سکتی ہے مٹی سے بند کر دینے کی تجویز کیگئی۔ اس کام کے لئے ۵۰۰۰ مکعب میٹر مٹی ڈالنی ضروری سمجھی گئی تھی۔ یہ آگ ایک شکاری کی غفلت سے جسنے ایک خرگوش پر جو کان کے قریب ایک درز میں گھس گیا تھا بندوق چلائی تھی لگی ✤

ماسکو کی انٹرنیشنل میڈیکل کانگرس (عالمگیر طبی مجلس) نے کل ۳۶۵۰ ٹکٹ ممبروں کے نام جاری کئے تھے۔ روسی گورنمنٹ نے کل شاملین مجلس کے لئے خاص رعایت کی ہے کہ انکو ایکطرف کا کرایہ دیکر اول درجہ کا واپسی ٹکٹ کل روسی ریلوے لائنوں پر ملگیا

وزارت معادن و تجارت نے ایک انگریز مسمی مسٹر جیمز وہٹال کو اعلیٰ قسم کے لوہے کی ایک کان کا جو صوبہ ایدن کے ضلع منتیشی میں برآمد ہوئی ہے ساٹھ برس کیلئے اجارہ دینا منظور کیا ہے۔ اس کان کا رقبہ ۲۸۴۹ جریب ہے ✤ صوبہ مذکور کے ضلع دانسلی کی قضا قرہ آغاز میں اسی دھات کی جو اور چند کانیں معلوم ہوئی ہیں انکے اجارے اسیقدر میعاد کیلئے یحییٰ حیاہی پاشا محمود بے موسیٰ کاظم آفندی۔ عبدالکریم آفندی مسمات امینہ۔ ظریفہ خانم اور مسمات واصلی خانم کو عطا کئے جائینگے ✤

انجمن اسلامیہ لندن نے ۱۲ اگست کو زیر صدارت مولوی رفیع الدین احمد صاحب عام جلسہ کرکے سرحد ہندوستان پر شورش برپا ہوجانے پر افسوس ظاہر کیا اور مسلمانون کے لیڈرون کو جو ملکہ معظمہ کے زیر سایہ کمال عیش و آرام سے بسر اوقات کر رہے ہین۔ ایسی شورشون کے انطفاء مین کوشش کرنے کی تاکید کی اور اس ریزولیوشن مین انگلش گورنمنٹ اور سلطان المعظم سے باہمی موجبات رنجش کو دور کرکے وہی سابقہ اتحاد و موانست قایم کرنیکے استدعا کی +

فہرست زر چندہ مظلومین کریٹ و مجروحین عساکر عثمانیہ جو ابتک دفتر وکیل مین موصول ہوا۔

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۹۷ء	۷۳۵	۱۳	۳
سید فضل شاہ صاحب	۳	۰	۰
مولوی برکت علی صاحب	۵	۰	۰
منشی محمد عظیم صاحب	۲	۰	۰
معرفت قاضی عبد العزیز صاحب سودہرہ	۳	۴	۰
میزان	۷۴۹	۱	۳

مسٹر گتھری صاحب یورپین ایجنٹ امیر صاحب نے جنکا ذکر پہلے بہی کئی دفعہ ہوچکا ہے۔ ایک اخبار نویس سے ذکر کیا کہ مین ۱۲ اپریل ۱۸۹۷ء سے اخیر مئی تک کابل مین رہا ہون۔ یہ سارا عرصہ مین امیر صاحب کا مہمان رہا۔ اور ہر تیسرے دن تین گھنٹون سے لیکر چھ گھنٹہ تک امیر صاحب کے دربار مین حاضر رہتا۔ ان ملاقاتون مین امیر صاحب ہمسایہ سلطنتون کے تعلقات پر مجہہ سے بحث کرتے رہتے تھے۔ اور مین پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ امیر صاحب کی خواہش اور نیت سلطنت برطانیہ سے نہایت ہی دوستانہ تعلقات پیدا کرنے اور اونکو قایم رکہنے کی ہے +

ترکی مجروح سپاہیون کو اعلیحضرت امیر المومنین کے روبرو ۱۹ اگست کو تمغے اور نقدی عطا کی گئی حضور ممدوح بمعہ وزیر صیغہ جنگ۔ وزیر صیغہ بحری۔ اور دیگر اعلی عہدہ دارون کے محلسرائے ہمایون کے ایک جہروکہ مین رونق افروز رہے۔ تحسین بے اول سکرٹری دربار ہمایون نے حضرت جلالت مآب کی طرف سے تقریر کرکے سپاہیون کی شجاعت اور سلامت روی پر حضور ممدوح کی دلی مسرت کا اظہار کیا۔ انعام تقسیم ہوچکنے کے بعد امیر المومنین کے لئے بصدق دل دعا مانگی گئی۔ اور فوج صف بستہ آداب بجالاتی ہوئی حضور انور کے سامنے سے ہوکر بارکون کو رخصت ہوگئی +

اگست کے تیسرے ہفتہ مین جو بمب کے گولہ قسطنطنیہ مین پہٹی تہی بابعالی نے ان جرمون اور اسی طرح کے دیگر جرایم کو کل ارمنی قوم کی شرارت نہ خیال کرنیکا تصفیہ کرکے اونکو محض انارکسٹی بدذاتی تصور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ ایسے مجرم فی الفور پہانسی چڑہا دئے جائین گے۔ قوم پر کوئی شک نہین کیا جائیگا۔ پہلا گولہ ۱۸ اگست کو پھٹا تہا۔ مگر حکام نے ایسا قابل تعریف انتظام کیا کہ شہر مین کسی طرح کی تشویش نہ پہیلنے پائی۔ کل یورپین اخبارات اس حسن انتظام کے معترف ہین +

سمرنا ایدن ریلوے کو ہفتہ مختتمہ ۷ اگست ۱۸۹۷ء مین ۷۸۴۸ پونڈ آمدنی ہوئی۔ سال گذشتہ کی اسی ہفتہ مین ۶۴۰۹ پونڈ ہوئی تہی۔ یہ اضافہ کئی ہفتون کے بعد ہوا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ تجارت اب پہر رونق پر آگئی ہے۔

آبنائے ڈارڈنیلز کی مورچہ بندی۔ ترکی اخبارات راوی ہین کہ جنگی انجنیر چند دنون سے آبنائے مین پہاڑی ڈارڈنیلز ٹیپ پر جو کیپاز کے قریب واقع ہے۔ مورچے اور دمدمے بنانے مین بڑی سرگرمی سے مصروف ہین یہ مورچے چار نہایت ہی گران وزن اور قلعہ شکن جلد جلد چلنے والی توپون کی باتری کی حفاظت اور پناہ کے لئے تیار کئے جارہے ہین۔ آبنائے کے دیگر قلاع اور مورچون کو بہی بڑی مستعدی کے ساتھ مضبوط کیا جارہا ہے +

شاہ ایران نے عزت بے دوم سکرٹری دربار ہمایون کو شمشیر و آفتاب کا تمغہ اعلی عطا کیا ہے +

یلدز محل کا بازار جسکا متعدد دفعہ ذکر آچکا ہے۔ اعلیحضرت امیر المومنین کی تخت نشینی کے دن یعنے ۳۱ اگست کو کہولدیا گیا +

وولو کے پرمٹ خانہ کو جب سے وہ ترکون کے قبضہ مین آیا اسوقت سے لیکر نصف اگست تک محصول درآمد برآمد سے ۲۶۷۹۹۸۰ پیاستر (تقریباً ۴ لاکھ روپیہ) آمدنی ہوئی +

بابعالی نے آبنائے ڈارڈنیلز اور باسفرس مین لگانے کے لئے تین سو مزید تارپیڈو خرید کئے ہین +

قسطنطنیہ کے کارخانہ ظروف بلورین واقع پاشا باغچہ کے گودام کوئلہ مین ۱۳ اگست کو آگ لگی جو بمشکل ۱۵ اگست تک فرو ہوسکی +

محل سرائے یلدز کے فوجی ہسپتالون مین ۱۶ اگست کو ابہی پانچسو مجروح زیر علاج باقی تھے +

قسطنطنیہ کے بندرگاہ مین ۹ لغایت ۱۵ اگست کے عرصہ مین ۵۷ تجارتی سٹیمر جنمین ۳۸ انگریزی تھے داخل اور ۳۴ جنمین ۹ انگریزی تھے روانہ ہوئے +

تارپیڈو کشتیان موسومہ اجیر و سہام امپریل عثمانیہ بیڑہ کے دوسرے دستہ کو بحیرہ روم مین جا ملنے کے لئے ۱۴ اگست کی شام کو گولڈن ہارن (شاخ زرین قسطنطنیہ کا بندرگاہ) سے روانہ ہوئین۔ اجیر ۱۵۲½ فیٹ لمبی ۱۸¾ فیٹ چوڑی ۱۵۰ ٹن وزنی اور ۲۳۰۰ گہوڑون کی طاقت کے انجن رکہتی ہے رفتار فی گہنٹہ ۲۳ میل ہے اور کم سے کم ۷ فیٹ پانی مین چل سکتی ہے۔ یہ ۱۸۹۰ء مین تیار ہوئی تہی۔ دو تارپیڈو نالون کے علاوہ پانچ تین پونڈ گولہ کی جلد جلد چلنے والی توپین رکہتی ہے۔ دوسری کشتی اس سے کسی قدر چہوٹی ہے۔ وہ ۱۸۹۰ء مین خاص سلطانی کارخانہ مین تیار ہوئی تھی +

اعلیحضرت امیر المومنین بروز جمعہ ۱۳ اگست کو حسب معمول کمال تزک و احتشام سے نماز دوگانہ ادا کرنیکے لئے جامع مجیدیہ کو تشریف لے گئے پچہلے چند ہفتے حضور ممدوح سلطانی گاڑی پر اکیلے تشریف لیجاتے رہے تھے۔ اس دفعہ پہر مشیر اعلی دربار ہمایون شیر پلیونا غازی عثمان نوری پاشا حضور ممدوح کے مقابل فٹن پر سوار تھے۔ نماز سے فارغ ہوکر حضرت خلیفہ اعظم چہوٹی گاڑی پر تنہا سوار ہوکر گھوڑون کی باگ دست مبارک مین لئے ہوئے محل کو مراجعت فرما ہوئے۔ دفتر صرف خاص کی کوشک کی دریچون سے جن نامور اصحاب نے اس مبارک جلوس سلاملق کا معاینہ کیا افغانستان کے رئیس اعظم شیخ سید یحیی (جنکو رائیٹر ایجنسی غلطی سے میر سعید۔ و شیخ سید لکہتی رہی ہے) بہی اونمین شامل تہے +

میجر احمد بے یاور سلطانی افواج شاہانہ مقیمہ تہیسلی مین تقسیم کرنے کے لئے دس ہزار جنگی تمغے لیکر ۱۵ اگست کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوئے +

شاہ مینی ایک کا سفیر آٹو یوسف بارگاہ سلطانی مین حاضر ہونے کے لئے ۱۳ اگست کو اسکندریہ سے روانہ ہوا وہان خدیو المکرم نے اوسکی کمال خاطرداری کی اور نجاشی نے علاوہ دیگر بیش بہا تحائف کے جو چند بادپا گھوڑے سلطان المعظم کے لئے ارسال فرمائے ہین۔ انکو خاص اپنے اصطبل مین بند ہوا کر اونکی پوری نگہداشت کی۔ روسی کونٹ لیونٹیف نے جو سفارت کے ہمراہ آیا ہے اور جسکو نجاشی نے اپنے استوای علاقجات کا گورنر مقرر کیا ہے۔ بیان کیا ہے کہ یہ سفارت بہت اہم مقاصد و اغراض رکہتی ہے۔

شاہزادہ بلگیریا جسکی سہ روزہ اقامت قسطنطنیہ کی خبر پچہلے دو ہفتون مین لکہی جاچکی ہے۔ جبتک دار الخلافہ مین رہا۔ ترکی مارشل کی وردی اور طبقہ امتیاز و عثمانیہ کے نشان زیب تن کئے رہا۔ شاہزادہ موصوف اوسکے وزیر اعظم اور دیگر اعلی عہدہ داران ہمرکاب نے ۱۰ اگست کی شام کو حضور خلیفۃ المسلمین کی دسترخوان پر کہا تناول کیا۔ عثمانیہ وزیر اعظم اور چند دیگر اراکین دولت سنیہ بہی اس شاہی ضیافت مین شریک تھے۔ بعض یورپین اخبارات نے پرنس فرڈینیڈ کے اظہار اخلاص و عقیدت سے کہسیانہ ہوکر یہ لکہدیا کہ وہ اس لئے قسطنطنیہ گیا تہا کہ بابعالی کو بلگیریا کی کامل آزادی پر راضی کرے۔ اور اوس نے اوس کے عوض ترکی کے فوجی قرضہ کا ایک حصہ اپنے ذمہ لینے خراج مشرقی رومیلیا کے عوض یکمشت رقم کثیر ادا کرنے اور بوقت جنگ ترکی کو فوجی امداد دینے کا وعدہ کیا مگر اس مزخرفات کی آج کے لیڈر سے پوری تردید ہورہی ہے۔ شہزادہ موصوف نے ۱۱ اگست کو مسجد ایا صوفیا سلطانی محل بیلربے اور دیگر اسلامی عمارت کی سیر کی +

ریاست پٹیالہ کی پہلی پیدل رجمنٹ دو سپیشل ٹرینون پر بمعہ ضروری سامان باربرداری ۶ ستمبر کی دوپہر کو پٹیالہ سے سرحد کو روانہ ہوئی۔ مہاراجہ صاحب نے کسولی سے اپنی فوج کو حوصلہ بڑھانیوالا پیغام بھیجا۔ کپتان کاکس اور لفٹنٹ ڈیوڈسن اس فوج کے ہمراہ گئے ہین۔ سردار سنگھ رجمنٹ کا کمانڈر ہے۔

ریاست نابھہ کی فوج خدمت شاہی بھی ۶ ستمبر کی شام کو پشاور کو روانہ ہوگئی۔

پاراچنار (وادی کورم) سے ۵ ستمبر کو خبر بھیجی گئی کہ کمکی فوج پندرہوین سکھ پلٹن اور دو توپین ۴۹ میل ۴ گھنٹون مین طے کرکے ۳ ستمبر کو دوآبہ سے سدا پہونچگئی۔ اُس وقت تین ہزار آفریدی اور اورک زیئی حملہ کی تیاریان کر رہے تھے جو کمکی فوج کے آتے ہی رفوچکر ہوگئے۔ اِس فوج کے آنیسے جنوبی کورم دشمن کی دستبرد سے محفوظ ہوگیا ہے۔ خیبر کے ملکون نے اعلان دیا ہے کہ جو شخص کسی یورپین کو زندہ پکڑکر لائیگا اُسے انعام دیا جائیگا۔ ملک ان یورپینون کو بطور یرغمال رکھنا چاہتے ہین۔

شنبہ گذشتہ کو جن مجرمون نے بولان مین تار کاٹا تھا وہ رائفلون سے مسلح تیس کس پائے گئے۔ قبیلہ والون نے اونکو سخت تعاقب کے بعد گرفتار کیا۔ ملزمون نے اقبال کرلیا ہے اور تحقیقات کے لئے کوئٹہ بھیجے گئے ہین۔

علاقہ مہمند پر پیشقدمی کرنیکے لئے دوم وسوم بریگیڈ ۶ ستمبر کو پنجکورہ پل سے گذر گیا۔ وہ اکیس دن کا راشن ساتھہ لیگیا ہے۔ پہلا بریگیڈ بھی بارہ دنون کا راشن لیکر تیار ہو رہا ہے۔ چکدرہ مین ۶ ستمبر کو چار ہزار سپاہی۔ ۲۴ سو خچر۔ اور ۱۵ سو اونٹ موجود تھے۔ خان نواگئی کی نسبت شک ہے کہ وہ خیرخواہ سرکار نہین۔

سمانہ (وادی کورم) کو ایک دستہ مہینہ کا راشن لیکر روانہ ہوا ہے۔ فوج اور شاگرد پیشہ کو راشن سرکاری ملیگا۔ گورنمنٹ ہند نے پہلے ایک ہزار بیلون سے علاوہ بیلون کے ریزرو کو مکمل کرنیکے لئے دو ہزار بیل اور خریدے جانیکا حکم دیا ہے۔ ادنٹون۔ خچرون اور یابوون کے ریزرو بھی مکمل کئے جائینگے۔ گورنمنٹ نے کوہاٹ اور ہنگو کے درمیان تار برقی کا دوہرا سلسلہ قایم کئے جانے کی منظوری دیدی ہے۔

جنرل سر نیول چیمبرلین سابقہ سرحدی معرکون کے مشہور بہادر کمانڈر نے ولایت کے ایک اخبار کو چٹھی لکھی ہے کہ کل فسادون کی جڑ گورنمنٹ کی فارورڈ پالیسی ہے۔ سول کا ایک انگریز نامہ نگار بھی گورنمنٹ پر الزام لگاتا ہے کہ ایک طرف تو امیر کو دوست کہا جاتا ہے اور اوسکو روپیہ اور اسلحہ جدیدہ بہم پہونچائے جاتے ہین کہ وہ روس اور ہندوستان کے درمیان بفر یا سد کا کام دیسکین۔ اور دوسری طرف خود پیشقدمی کرکے ایسے علاقون پر قبضہ کیا جاتا ہے جس سے امیر کو خود اپنی سلامتی کا ہماری طرف سے شک پیدا ہوجائے۔ یہی ہمصراب پیہر ایک اڈیٹوریل نوٹ مین کل الزام مالاکہنڈ کے پولیٹیکل افسر کے ذمہ لگاتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سلطانی فتوحات کی مبالغہ آمیز خبرون۔ امیر صاحب کی مذہبی سرگرمی اور مسلمانان پنجاب کی عام تحریک (؟) نے بھی اس فساد کے برپا کرانے مین شاید کچھہ حصہ لیا ہو۔ مگر زیادہ باعث پولیٹیکل افسر کی بھی دخل دہی اور نواب دیر کی معرفت رعایا کو تنگ کرنا ہے۔ گورنمنٹ کو دو جہتا کہ یا تو ہم چترال کے بعد کل ملک پر باقاعدہ تسلط قایم کرکے رعایا سے ہتیار لے لیتی یا ان لوگون کو نرم سلوک سے ہر وقت اپنا ہوا خواہ بنائے رکھتی۔ پولیٹیکل افسرون کی زیادتیون سے سوا تی ایسے برافروختہ ہو رہے تھے کہ مجذوب فقیر کا وعظ خشک بارود پر چنگاری کا کام کرگیا۔ مہمندی بھی اس اندیشہ سے بگڑ اٹھے کہ سرکار ہمارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ اور پھر جیسے خربزہ سے خربزہ رنگ پکڑتا ہے۔ آفریدی اور اورکزئی بھی اپنے بھائیون کے ساتھہ شامل ہوگئے۔

مہاراجہ پٹیالہ نے بھی سرحد پر جانے کی اجازت مانگی ہے۔ اور مہاراناد ہولپور نے بھی جو سنٹرل انڈیا ہارس (بیقاعدہ رسالہ وسط ہند) کے آنریری میجر ہین ایسی ہی درخواست کی ہے۔

ریاست جے پور کی پلٹن ٹرانسپورٹ کا ایک حصہ ۸ ستمبر کی رات کو سپیشل ٹرین پر لاہور سے کوہاٹ کی طرف گذرا۔ کل پلٹن ۸ ٹرینون مین جائے گی۔ پلٹن مین آٹھہ دستے ہین اور ہر ایک دستہ مین ۵۰ یابو اور ۴۲ ہلکے چھکڑے ہین۔ ٹٹو ہانکنے والے سب مسلح اور قواعد دان ہین۔ ٹٹوون کی زینین ایسی ہین کہ بارکشی اور چھکڑے کھینچنے کے برابر دونون کام دیسکتی ہین۔ کپتان کو کس افسر اعلے اور لفٹنٹ میک موہن اوسکے نایب ہین۔

خان نواگئی بمعہ اپنے فرزند محمد علی کے جو کچھہ عرصہ امیر افغانستان کے پاس رہچکا ہے۔ اور صلابت خان والی جہاڑ اور عبدالمجید والی قلعہ منداہ۔ ۹ ستمبر کو میجر ڈین پولیٹیکل افسر کو ملنے کے لئے کیمپ گوشم مین آئے اور ہر طرح سے امداد دینے کا وعدہ کیا۔ قلعہ منداہ وہی مقام ہے جہان عمراخان نے فولر اور ایڈورڈس دو انگریز افسرون کو قید رکھا تھا۔ اور پھر وہان سے اونکو انگریزی لشکر مین بمقام سادہ بھیجدیا تھا۔ دوم و سوم بریگیڈ دریائے پنجکورہ سے گذر چکے ہین۔ اول بریگیڈ ۱۱ ستمبر کو گذر گیا ہوگا۔

۱۰ ستمبر کو شملہ سے خبر آئی کہ جمرود یا بارا پر حملہ کرنیکی نیت سے آفریدی لوگ بازار گہاٹی مین جمع ہو رہے ہین۔ تالار زیئون کے دو قبایل عیسی خیل و برمان خیل نے ملاہاڈا سے مدد مانگی ہے کہ وہ تن تنہا انگریزی فوج کا مقابلہ نہین کرسکتے۔ کہا جاتا ہے کہ دو سو غنیم درہ گندب کی اور ایک دوسری جماعت راستہ علی کنڈی (باڑہ کنڈی) کی نگرانی کر رہا ہے۔ افواہ ہے کہ پانچہزار غنیم اوبلان یا مرائی پر حملہ کرنیوالے ہین۔ بنابرین ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کی درخواست پر کچھہ فوج اُس طرف آفریدیون پر حملہ آور ہونیکے لئے بھیجی گئی ہے۔ ہنگو سے ۱۱ ستمبر کو معتبر خبر موصول ہوئی کہ آفریدیون کی چودہ جماعتین گلستان کے نیچے خانکی گہاٹی مین بمقام خان گلبور اور کزیئون کے لشکر سے آملی ہین۔ اور وہ سمانہ اور ہنگو کے پر حملہ کرنا چاہتے ہین۔

ریاست مالیر کوٹلہ کی درخواست منظور ہونے پر پچاس جوان سفر مینا پلٹن کے ۱۰ ستمبر کی صبح کو سیشن ڈھوری سے سپیشل ٹرین پر سرحد کو روانہ ہوئے۔ ۹ کو انکا پریڈ ہوا جس مین شانزدہ سالہ نوجوان ولیعہد ریاست شریک تھا۔ لفٹنٹ سنگر اس فوج کے ہمراہ گئے ہین۔ اسکے کمانڈنٹ محمد خان ہین جو نواب صاحب کے داماد ہین۔ بمبئی احاطہ کی چند اور یورپین پلٹنون کو ۲۰ ستمبر سے پہلے راولپنڈی جہلم۔ کوہاٹ اور کورم پہونچ جانے کا حکم صادر ہوا ہے۔

۱۰ ستمبر کو پشاور مین افواہ مشہور تھی کہ ملاہاڈا کو امیر صاحب نے سخت تنبیہ کردی ہے اسلئے وہ انگریزی فوج کی پیشقدمی کی مزاحمت نہین کریگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ سابقہ تجویز کے مطابق جمعہ گذشتہ کو شبقدر پر حملہ نہین کیا گیا تھا۔ سول کا پشاوری نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس سے ظاہر ہوگیا ہے کہ امیر صاحب کو روسیا مین اول درجہ کے مسلمان فرمانروا ہونیکی وجہ سے ایک طرح مذہب اسلام کے مقتدا ہین اور صرف یہی ایک وجہ اونکو مسلمانون پر بہت بڑا رسوخ یافتہ ہونیکے لئے کافی ہے) سرحدی قبایل پر پورا قابو رکھتے ہین۔ اور کاشکے وہ اس رسوخ سے پہلے کام لیتے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کو اس قدر سردردی نہ کرنی پڑتی۔ +

اِس ہفتہ کی آخری خبرین جو بروز اشاعت اخبار موصول ہوئین حسب ذیل ہین:-

(از شملہ ۱۱ ستمبر) مہمندی اورک زیئی اور دیگر درون کے پہرونکو جو اونکے ملک کو جاتے ہین مضبوط کر رہی ہین۔ بارا گہاٹی کے سر پر پانچہزار آفریدیون کے جمع ہونیکی خبر غلط ہے۔ جنرل میک گریگر مہمند کے دوسرے بریگیڈ کو لیکر ۱۱ ستمبر کو پشاور سے اوزئی کو روانہ ہوئے۔

گلستان کے مورچے مضبوط کئے جارہے ہین۔ شب گذشتہ اسپر آفریدیون و اورکزیئون کے حملہ آور ہونیکا احتمال تھا۔ ان لوگون کی فوج عظیم جسمین ۲۹ جھنڈے ہین خانکی گہاٹی مین بمقام خان صغور جمع ہے۔ کلدار دو توپ بمقام دوآبہ پہونچگئی ہے۔

ملاؤن کی چالاکی

(از قلعہ لوکہارٹ براہ ہنگو ۱۱ ستمبر) آفریدی جنگی جماعتین خانہ سر گنڈاکی کھیوا اور کھدر مین پہونچگئی ہین۔ آخر الذکر مقام مین ملاؤن نے ۱۰ ستمبر کو امیر صاحب کا ایک خط پڑھکر سنایا جسکا مضمون یہ تھا کہ امیر صاحب نے آفریدیون کو ایک لاکھہ رائفل اور گولی بارود کی مقدار کثیر دینے کا وعدہ کیا ہے سرحدی علاقہ مین کارتوسون کی قیمت گھٹ گئی ہے۔ پہلے بھرے ہوئے کارتوس ۲ روپیہ کے دو بکتے تھے۔ اب پانچ ملتے ہین۔ آج (۱۱ ستمبر) کو آیندہ کی کارروائی کی نسبت تصفیہ کرنیکے لئے جرگہ جمع ہوگا۔ مندرجہ بالا اطلاع کی تصدیق تین آدمیون نے کی ہے جو جرگہ کے قریب رہتے ہین۔ ملا سید اکبر۔ میر بشیر اور قاضی نور احمد آفریدی لشکر کے ساتھہ ہین۔ ملاؤن کا بیان ہے کہ امیر صاحب کی رائفلین ڈاکا (دیکھو نقشہ) پہونچگئی ہیں اور شنواری کی ایک قلیل جماعت بھی لشکر کے ہمراہ بتائی جاتی ہے۔ +

مطبع روزبازار امرتسر مین منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا۔

عجیب غریب مرادآبادی پارہ کی قلعی و سیاہ قلم ظروف

یہ مرادآبادی ظروف ایک عالم مین مشہور ہین جو سادہ اور منقش اور سیاہ قلم ہر قسم کے تیار ہوتے ہین اور ہفت اقلیم مین تحفۃً جاتے ہین انکی صناعی قابل دید ہونیکی وجہ سے مقبول عالم ہوگئے ہین تاجرانہ تہذیب کے اقتضا سے ہر قسم کے اسباب کی فہرستین سوداگر شایع کرتے ہین مگر انکی ابتک کوئی فہرست نہ تھی۔ عام کی آسانی کیواسطے کہ بذریعہ ریل یا ڈاک خرید سکین یہ فہرست مشتہر کیجاتی ہے۔ بہ ارسال زر نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوتے ہین۔ خریدار صاحب اپنا نام اور پتہ اسٹیشن ریل۔ یا ڈاکخانہ تحریر فرماوین۔ جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ عہ روپے سے زاید کے خریدار کو ۱ آنہ فیروپیہ کمیشن دیا جاویگا۔ بڑی فرمائش کے ساتھ کسیقدر روپیہ پیشگی آنا چاہئے ✤

گنج یعنی جملہ ظروف سامان سفر کا یکجائی سٹ۔ اسمین پانچ چھ آدمیوں کے کھانا پکانے اور دسترخوان کی آرائش کا سامان یکجا ہے۔ اور بہ شکل ایک ڈول کے اسمین ۲۱ برتن ہر قسم کے ہین۔ بشرط ناپسند واپس ہوسکتا ہے۔ قیمتی ہر وزن کے بحساب عہ فی سیر پختہ تیار ہوسکتا ہے ✤

نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی	نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی	نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی	نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی	نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی
پائے پلنگ سنہری سیاہ قلم	[illegible]	[illegible]	اوگالدان حیدرآبادی کلان	[illegible]	[illegible]	حقہ کلان کھڑا	[illegible]	[illegible]	کلی پتلی کمر کی	فی سیر [illegible]	[illegible]	پہولدان یعنی گلدستہ سیاہ قلم	[illegible]	[illegible]
پائے پلنگ گول کلان	[illegible]	[illegible]	" مجہولہ	[illegible]	[illegible]	" مجہولہ	[illegible]	[illegible]	کلی معہ گڑگڑہ	[illegible]	[illegible]	"	فی جوڑ [illegible]	[illegible]
"	[illegible]	[illegible]	" خرد	[illegible]	[illegible]	" خرد	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	صراحی فی جوڑہ	[illegible]	[illegible]
" مجہولا	[illegible]	[illegible]	اوگالدان گہٹیا معمولی کلان	[illegible]	[illegible]	فرشی اعلی قسم کلان	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	آبخورہ	[illegible]	[illegible]
"	[illegible]	[illegible]	" مجہولہ	[illegible]	[illegible]	" مجہولہ	[illegible]	[illegible]	کٹورہ بہاولپوری	۱۰ر	۱۲ر	بویام	[illegible]	[illegible]
"	[illegible]	[illegible]	" خورد	[illegible]	[illegible]	" خرد	[illegible]	[illegible]	.	.	.	مرتبان	[illegible]	[illegible]
" خورد	[illegible]	[illegible]	خاصدان بڑہیا	[illegible]	[illegible]	فرشی معمولی کلان	[illegible]	[illegible]	تہالی اعلے قسم کلان	[illegible]	[illegible]	تہالی سیاہ قلم	[illegible]	[illegible]
آفتابہ نمبر ۱	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	" مجہولہ	۱۴ر	[illegible]	" مجہولہ	[illegible]	[illegible]	شمعدان مورو بچہو	[illegible]	[illegible]
" نمبر ۲	[illegible]	[illegible]	" گہٹیا	[illegible]	[illegible]	" خرد	۱۲ر	۱۴ر	" خورد	[illegible]	[illegible]	گلاس بڑہیا ۷ انچہ	[illegible]	[illegible]
" نمبر ۳	[illegible]	[illegible]	"	۱۲ر	[illegible]	"	۱۰ر	۱۲ر	"	[illegible]	[illegible]	" ۶ انچہ	۱۲ر	[illegible]
" نمبر ۴	[illegible]	[illegible]	پٹاری پاندان ہشت پہل برسیا	[illegible]	[illegible]	گلاب پاش اعلی قسم کا	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	" ۵ انچہ	۱۰ر	۱۳ر
سلیچی نمبر ۱	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	تہالی سیاہ قلم گہٹیا	[illegible]	[illegible]	" ۵ انچہ	۸ر	۱۰ر
" نمبر ۲	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	بدہنی کلان	۱۴ر	[illegible]	گلاس گہٹیا کلان	۶ر	۷ر
" نمبر ۳	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	ڈبیہ پان اعلی قسم	[illegible]	[illegible]	" مجہولہ	۱۲ر	۱۴ر	" مجہولہ	۵ر	۶ر
طشت ہاتھ دہونیکا	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	" مجہولہ	[illegible]	[illegible]	" خورد	۸ر	۱۰ر	" خرد	۱ر	۵ر
"	[illegible]	[illegible]	پٹاری گول	[illegible]	[illegible]	"	۱۲ر	[illegible]	کٹورہ کلان یعنی بادیہ	۱۰ر	۱۲ر	صندوقچہ سیاہ قلم	[illegible]	[illegible]
"	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	"	۸ر	۱۲ر	کٹورہ مجہولہ	۶ر	۷ر	قلمدان	[illegible]	[illegible]
اوگالدان بڑہیا	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	پرچ پیالہ	[illegible]	[illegible]	کٹورہ خرد	۴ر	۶ر	انگریزی قلمدان	[illegible]	[illegible]
"	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible]	"	۳ر	۴ر	"	[illegible]	[illegible]

المشتہر

حاجی محمد عاشق علی سوداگر ظروف مرادآبادی مرادآباد مفتی ٹولہ متصل شفاخانہ مصرانی